فہرست کتاب ناصر السلطنتہ

تمت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ العزیز

کتاب ہذا تالیف منیف البحر العلامہ و نحریر الفہامہ فقیہ عصر وحید دہر
افضل العلما العالمین اکمل الفضلا الکاملین مولانا مولوی سید
ابوتراب صاحب جعفری نائب اول عدالت دیوانی بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

بناصر السلطنۃ

بیان الشہادت

بمطبع عزیز دکن واقع حویلی رجب ۱۳۱۲ مرحوم
نواب مختار الملک
طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام حمد مالک زمین و آسمان کو ہے کہ آدم و حوا سے ذریات کثیرہ وجود مین لایا او
اونمین عداوت و محبت ڈالکر معاملات جاری کیا و صلوۃ کاملہ نازل ہو اوپر سردار
کائنات کے کہ دعوئی نبوت و رسالت کرکے اوپر تصدیق اپنی اللہ جلشانہ سے
بینہ و برہان لائی اور ہمارے پروہ حضرت اور قرآن کریم شاہد ہوکر ہمکو
اوپر امم ماضیہ کے شہداء کئی اور اوپر آل و اصحاب ون کے کہ طریقہ اسلام
کو ہمپر منکشف کئے و وجوہ قبولیت شہود و تردید بیان کئے۔ **امابعد**
کہتا ہے بندہ محتاج رحمت رب غنی سید ابوتراب جعفری کہ اولا دافضل العلماء
المتاخرین قدوۃ الاولیاء الکاملین امام المدرسین سید شاہ حسین مدرس مدرسہ
بیدرا فاض علینا من علومہ العلی الاکبر سے ہے کہ اس زمانہ مین بریاست نواب

سکندر سیرت سلیمان حشمت بادشاہ دکن نواب محبوب الدولہ نظام الملک آصف جاہ
بہادر دام اللہ اقبالہم وزاد عمرہم و اجلالہم زور عدالت ہوا کہ امیر و فقیر مین
فرق نرہا و بعض وکلاء شریعت شعار فضیلت دثار نے اس حقیر سے تالیف
کتاب شہادت بزبان مروجہ حیدر آباد دکن چاہئے و یہ احقر نے باوجود
ہجوم امراض و کثرت اشغال استدعا کو اونکی قبول کرکے ماہ تیر ۱۳۰۲ فصلی
مین کہ سرکار عالی دام اقبالہم سے بسبب گرما رخصت ہوی تالیف اس
کتاب کی کتب معتبرہ فقہ سے کہ نزدیک احقر موجود تھی شروع کیا و بفضل خدا
جلیل ماہ دی ۱۳۰۲ فصلی مین صورت اختتام پائی و نام کتاب ماخوذ منہ بختم
قاعدہ و مسئلہ تحریر کردیا و نام اس کتاب کا **ناصر السلطنۃ فی بیان**
الشہادۃ رکھا اسلئے کہ جب عمل قوانین شہادت اسلامیہ پر ہوا تو
فساد جہان سے دفع ہوتا ہے و امید علماء ناظرین سے یہہ ہے کہ اگر ترجمہ
کتب مین غلطی پاوین تو براہ عنایت درست فرماوین و خدا کریم سے چاہتا ہون
کہ اس کتاب سے نفع عام بخشی و مقبول انام کرے بحرمتہ رسولہ و صحبہ و آلہ

مقدمہ شہادت زبان عرب مین خبر یقینی کو کہتے ہین ۱۲ در مختار
و شریعت مین خبر سانچی دینا واسطے ثابت کرنے حق غیر کے اوپر دوسرے کے
مجلس قاضی مین بلفظ شہادۃ عالمگیری و برجندی و شہادت ماخوذ مشاہدہ
سے ہے کیونکہ شاہد مجلس قاضی کو بوجہ معاینہ معاملہ واسطے ادا شہادت کے

آتا ہے اسلیئے نام ادار کا شہادت رکہی ۱۲ خلاصہ برجندی سبب اداء
شہادت دوام مین شہادت فرض ہے وشہود کوادا اوسکی
لازم ہے جب مدعی سنے اون سے طلب شہادت کیا تو وپوشیدہ کرنا
گواہی کا جائز نہین ہے ۱۲ ہدایہ۔

دوسرا خوف فوت حق مدعی ہو جب مدعی نے شاہد ہونیکو اوسکی نجانا تہا تو
اوس گواہ کو بلا طلب مدعی شہادت دینا جائز ہے ۱۲ عالمگیری ودرمختار
وحکم شہادت کا واجب ہونا حاکم پر حکم کرنا موافق شہادت کے ہے ۱۲ عالمگیری

فائدہ اگر تاخیر کردیا شاہد نے اداء شہادت کو بغیر عذر ظاہر کے
باوجود طلب مدعی کے دمن بعد ادار شہادت کیا تو گواہی اوسکی قبول نکیا جائے ۱۲ برجندی

فائدہ جب شاہد بنایا گیا اوپر کسی شئے کے من بعد ادار شہادت سے
باز رہا و جانتا ہے کہ اگر گواہی ندیویگا تو حق مشہود لہ فوت ہوتا ہے تو شاہد
فاسق ہوتا ہے ۱۲ برجندی۔

ورکن شہادت لفظ اشہد ہے یعنی گواہی دیتا ہون مین کیونکہ اوسمین معنی
مشاہدہ وقسم وخبر دینا حال کا ہے پس گویا شاہد کہتا ہے کہ قسم کرتا ہون بخدا
کہ مین مطلع ہوا اسپر وخبر دیتا ہون اوسکی ۱۲ ردالمحتار

فائدہ شہادت بصیغہ ماضی دینا درست نہین ہے ۱۲ ردالمحتار

فائدہ اگر کہا شاہد نے کہ گواہی ساتہ ایسی کے دیتا ہون کہ اوسمین جو جانتا

تو گواہی قبول نکیا جاوے و ایسا ہے اگر کہا کہ جو میری گمان مین ہے ۱۲ ردمختار

فائدہ اگر شاہد نے لفظ شہادت ذکر نکیا ولکن کہا جانتا ہون و یا یقین کرتا ہون تو گواہی قبول نکیا جاوے ۱۲ قدوری و ہدایہ

باب بیان مین شروط شہادت کے

قاعدہ شرائط دو قسم ہین ایک شرط تحمل شہادت ہے و دوسری شرط ادا شہادت ہے نوع اول تین ہین اول عقل کامل ہونا وقت تحمل شہادت کے یعنی تمیز کرنا درمیان مدعی و مدعی علیہ کے پس تحمل شہادت دیوانہ و بچہ بے عقل سے صحیح نہین ہے دوسری یہ شاہد بینا ہونا پس شاہد کرنا اندھا کو نادرست ہے تیسرے تحمل شہادت بمعاینہ مشہود بہ اپنی ذات سے ہونا نہ بمعاینہ غیر اپنی مگر جن اشیاء مین گواہی بہ تسامع جائز ہے ۱۲ عالمگیری و درمختار و فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۲ واسطے تحمل شہادت کے بلوغ و حریت و اسلام و عدالت شرط نہین ہے یہانتک کہ اگر وقت شاہد ہونیکے صبی عاقل و یا غلام و یا کافر و یا فاسق تھا من بعد صبی بالغ ہوا و غلام آزاد ہوا و کافر اسلام لایا و فاسق توبہ کیا و قاضی کے پاس گواہی دے تو شہادت اونکی قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۳ قسم ثانی جو شرط ادا ہے ستر نوع ہے دس شامل جمیع انواع شہادت کو ہین و ساتہ خاص ہین جو عام ہین وہ شاہد کا عاقل ہونا

وبالغ وآزاد ہونا وبینا وگویا ہونا ومحدود فی قذف نہونا اور نہ کھینچنا شاہد کا
بطرف نفس اپنے غنیمت کو اور دفع نکرنا اپنی نفس سے تاوان کو ومدعی نہونا نہ
وصی یتیم ووکیل کے اور جاننے والا ہونا شئے مشہود کو وقت ادا ویاد کرنیوالا
ہونا وعادل ہونا ۱۲ عالمگیری درالمختار ۔

قاعدہ جو نوع کہ خاص ہین سات ہین اسلام شاہد کا اگر مشہود
علیہ مسلم ہے تو اور مذکر ہونا شاہد کا شہادت حدود وقصاص مین وپیش
ہونا دعوی کا حقوق عباد مین جانب مدعی ویا نائب سے اور شہادت موافق
دعوی ہونا اور قائم رہنا بوے بد کا وقت شہادت کے اوپر شرب خمر کے
اور اصول گواہان ہونا شہادت حدود وقصاص مین اور محال ہونا حاضر ہونا
اصل شاہد کا مجلس قضا کو شہادت علی الشہادت مین ۱۲
ردمحتار شرح درالمختار ۔

فائدہ عدالت استقامة ہے یعنی مضبوط رہنا اپنی دین پر گناہان
کبیرہ سے پرہیز کرنا وگناہان صغیرہ پر ہمیشگی نکرنا ونیکی شاہد زائد از بدی
ہونا وصواب اوسکا اکثر خطا سے ہونا ۱۲ نورالانوار وعالمگیری ۔

فائدہ گناہان کبیرہ مین اختلاف ہے مروی ابن عمر سے یہہ ہے کہ وہ
سات ہین شریک کرنا اللہ کے ساتھہ کسیکو عبادت مین وقتل جان مومن
اور بہتان کرنا پرہیزکارہ کا بزنا اور فرار ہونا جہاد سے اور کہانا مال یتیم کا

اور نافرمانی والدین کی جو مسلمان ہین اور ملحد ہونا حرم کعبہ مین ور روایت کئے ابو ہریرہ نے ہمراہ اونکے سود خواری کو و حضرت علی نے زیادہ کیے دزدی و شرب خمر کو اور بعض نے زائد کئے زنا و لواطنہ و جادو و گواہی دروغ و قسم کاذب و راہ زنی و غیبت وجوہ بازی کو و کہا گیا کہ ہر دو امر اضافی ہین ہر گناہ باعتبار ماتحت اپنی کبیرہ ہے و باعتبار ما فوق اپنے صغیرہ ہے ۱۲ انور الانوار جو فعل کہ ترک مروت و کرم کرتا ہے وہ کبیرہ ہے ۱۲ در مختار

قاعدہ کہے امام ابو حنیفہ نے کہ حاکم اوپر ظاہر عدالت کے مسلم شاہدین اقتصار کرے وقت عدم طعن خصم کے اوسمین مگر حدود و قصاص مین ۱۲ قدوری و ہدایہ ۔

فصل بیان فوائد شروط

فائدہ گواہی بچگان و دیوانہ نا قبول نکیا جاے و معتوہ بمنزلہ مجنون ہے ۱۲ قاضی خان

فائدہ شہادت غلام کی مقبول نہو برابر ہے کہ غلام قن ہو یا مدبر و یا مکاتب و یا ام ولد و ایسا ہے معتق البعض قول امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ مین ۱۲ فتاوی قاضی خان ۔

فائدہ قن اوس غلام کو کہتے ہین کہ جسکو کوئی جہت آزادی نہو و مدبر

اوس غلام کو کہتے ہین کہ مولی نے آزاد ی اوسکے بعد موت اپنی کہا ہو و مکاتب
وہ غلام ہے کہ مالک نے آزادی اوسکے اوپر کسب کرکے لانے مال معین کے
مقرر کیا ہو و ام ولد وہ لونڈی ہے کہ مالک سے بچہ جنے ہے معتق البعض وہ
ہے کہ بعض اوسکا آزاد کیا گیا ہے ۱۲

فائدہ گواہی اندھا کی قبول نلیا جائے کہ اوسنے تمیز پر درمیان مدعی
و مدعی علیہ کے قدرت نہین رکہتا ہے اور اشارہ اونکی طرف نہین کرسکتا ہے
پس کلام اوسکا شہادت نہوگا و نکاح روبروئی نابینا منعقد نہوگا ۱۲
فتاوی قاضی خان ۔

فائدہ شہادت گنگہ مقبول نہو کیونکہ قدرت اوپر تلفظ کے نہین رکہتا ہے
جس لفظ پر شہادت خاص ہے ۱۲ فتاوے قاضی خان و بعض قیود کا بیان
بتفصیل آجاویگا انشاء اللہ تعالے

فائدہ وجوب اداء شہادت شاہد پر اوسوقت ہے کہ قاضی عادل
ہو اور مکان شاہد مجلس قضا سے قریب ہو پس اگر بعید ہے اسطور سے کے
اوسکو قاضی کے پاس آنا اول روز واسطے اداے شہادت کر رجوع کرنا
بطرف اہل اپنی اوس روز نہین ہوسکتا ہے تو فقہا کہے کہ گنہگار نہوگا کیونکہ
فرمایا خدا نے ولا یضار کاتب ولا شہید اور شاہد جانی کہ گواہی
اپنی قبول ہوتی ہے و یا بزودی مقبول ہوتی ہے و بدل شاہد نہین پایا جاتا ہے

کیونکہ شہادت فرض کفایہ ہے اگر مدعی کو بہت سے شہود ہون وبعض کو طلب کیا تو دیکھا جاوے کہ اگر غیر اوس بعض کا کافی ہے تو شاہد کو اجابت نکرنا جائز ہے ورنہ سوائے دو شاہد کے واسطے تحمل وادا کے نہین ہے تو شہادت اونپر لازم ہے وشاہدان متعین ہوونگی وشاہد کو اجرت لینا بلا عذر درست نہین ہے باین طور کہ اونکو طاقت مشی ہے ویا مال ہے کہ جس سے کرایہ چارپایہ کر سکتے ہین یہانتک اگر مشہود لہ نے اونکو بلا عذر سوار کیا تو گواہی اونکی قبول نکیا جائے وبعذر قبول کیا جاوے وامام ابو یوسف رحمہ اللہ نے شاہد کو طعام مشہود لہ کہانا درست رکہی ہین برابر ہی اونکی لئے تیار کیا ہو یا نہین واوسی پر فتوی ہے اور شہود بہ کو باطل نجانے ۱۲ درمختار وردالمحتار وبرجندی۔

فائدہ اس زمانہ مین جو عدالت مین طلب شہود بتر سبیل خرچہ کرتے ہین اغلبکہ بر قول امام ابی یوسف رحمہ اللہ ہے ۱۲

فصل بیان مین سترِ شہادت کے

قاعدہ ۶ شہادت حدود وقصاص مین شاہد کو درمیان اخفا یعنی پوشیدہ کرنے شہادت کے وظاہر کرنے مین اختیار ہے واخفا افضل ہے ۱۲ ہدایہ۔

مسئلہ کہے شاہد سرقہ مین اخذ یعنی لیا واسطے حفاظت حق مالک کے

ونہ کہے سرق یعنی چرایا تاکہ سارق پر حد واجب نہو کہ قطع نتیجہ دست ہے ۱۲ برجندی ہدایہ

فصل بیان مراتب شہادت

قاعدہ مراتب شہادت سے شہادت فی الزنا ہے معتبر ہے اوسمین چار مرد بشرطیکہ اونمین ابن شوہر نہو جب باپ مدعی ہو ۱۲ ہدایہ و درمختار وردالمحتار

فائدہ خدا تعالے نے سوائے زنا کے چار گواہ شرط نکیا کیونکہ زنا اشد فحش ہے واللہ نے ارادہ کیا کہ اوسکو مستور کرے اپنی عباد پر بطور احسان کے اپنے سے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۲ زنا مین شہادت عورتان قبول نکیا جاسے واسطے ساقط کرنے حد کے بقدر امکان کے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۳ ایک مرد کے دو زوجہ ہین و یک زوجہ کو پانچ پسر ہین و چار اونمین سے گواہی دئے اپنے بہائی پر کہ اوسنے دوسری زوجۂ پدر سے زنا کیا ہے تو قبول کیا جائے مگر جب پدر مدعی ہو ویا مادر اونکی زندہ ہو ۱۲ ردالمحتار

قاعدہ مراتب شہادت سے شہادت بہ باقی حدود مانند حد سرقہ و حد قطع طریق و حد قذف وغیر اونکی و شہادت بقصاص نفس و طرف ہے اوسمین شہادت دو مرد قبول کیا جائے و شہادت نسا قبول نکیا جاے ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ اگر گواہی دئی یک مرد و دو عورت بقتل خطا و یا بقتل کہ موجب

قصاص نہین ہے تو شہادت اونکی قبول کیا جاے ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۹ جس موضع مین مردان مطلع نہین ہوتے ہین اوسمین شہادت ایک عورت قبول کیا جائیگا بشرط آزادی و عقل و اسلام و بلوغ و عدالت ولفظ شہادت کے مانند بکارت و ولادت و عیوب زنا کے و دو عورت و تین عورت احتیاط ہے و چار عورت ہوی تو خلاف سے خارج ہوتا ہے ۱۲ برجندی و قدوری و ہدایہ

فائدہ جب ایسی جائے ہے کہ جس پر مردان مطلع ہوتے ہین مانند انگشت زائدہ کے اوسمین شہادت تنہا زنان کے بغیر مرد کے قبول نکیا جاے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵ اگر گواہی دیا ایک مرد نے ولادت پر باینطور کہ مین نے عورت کے پاس آیا و یکایک نظر میری اوسکی طرف واقع ہوی تو گواہی ایک مرد بدرجۂ اولی قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری ورد المحتار

مسئلہ ۶ اوستاد نے جب گواہی دیا تنہا حادثات صبیان مین تو شہادت اوسکی قبول کیا جاے ۱۲ برجندی

قاعدہ ۱۰ جو سواے مذکور ہے حقوق سے برابر ہے کہ حق مال ہو و یا غیر مال مانند نکاح و طلاق و عتاق و وکالت و وصیت و آواز گریہ مین صبی کے و مدت و شرط خیار و مانند اونکے تو اوسمین شہادت دو مرد و یا یک مرد و دو عورت قبول کیا جائیگے ۱۲ ہدایہ و در مختار و عالمگیری ورد المحتار

مسئلہ اگر کہا مدعی علیہ نے قبل گواہی کہ فلان جو گواہی دیویگا مجھے قبول ہے و بعد گواہی اوسکے کہا کہ مجھے منظور نہین ہے تو یہ بات مدعی علیہ کو جائز ہے و گواہی لازم ہوگی ۱۲ قاضی خان

فائدہ گواہی دو عورت کی بوقت واحد بلا تفریق لینا چاہیے حکایت ہے کہ ام بشر نے شہادت نزدیک حاکم دی و حاکم کہا کہ تفریق کرو درمیان دو عورت کے پس ام بشر کہے کہ تجھکو یہہ بات نہین پہونچتی ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ان تضل احدٰىهما فتذكر احدٰىهما الاخرى یعنی ایک سہو کی تو دوسری یاد دلاویگی پس حاکم خاموش ہوا ۱۲ ردالمحتار و درمختار

مسئلہ خنثے مشکل مانند یک عورت ہے ۱۲ برجندی

فائدہ اگر سواے حقوق ہے تو شہادت ایک مرد کی قبول کیا جائے مانند رویت ہلال رمضان کہ قول واحد مقبول ہے دیانتی امور مین ۱۲ برجندی و در اشباہ مین تحریر ہے کہ قول واحد عدل مقبول ہوگیا راموضع مین تقویم شئے تلف کردہ اور جرح مین و تعدیل مین و ترجمہ مین و مسلم فیہ کے جید و ردی ہونین اور اخبار مین بمفلسی بعد گذرنے مدت کے اور ایلچی قاضی بطرف مزکی کے اور اثبات عیب مین اور رویت ہلال رمضان کے وقت عذر کے اور خبر دینے مین شاہد کے موت اور اندازہ کرنیمین دیت شئی تلف کردہ کے اور صاحب اشباہ کہا ہے کہ مین نے اور ایک زائد کیا وہ ہے کہ قاضی نے جب امین کو بھیجا تا کہ خبر دیوے

کہ شہود نے کس مکان کی گواہی دے ہین

فصل بیان مین تحمل شہادت کے

قاعدہ ۱۱ شاہد جو متحمل گواہی ہوتا ہے دو قسم ہے ایک وہ چیز ہے جسکا حکم بنفس اوسکے ثابت ہوتا ہے بغیر گواہ رکھنے کے مانند بیع وشراء واقرار وغصب وقتل وحکم حاکم کے پس جب شاہد نے سماعت کیا ان امور کو یا دیکھا تو شاہد کو جائز ہے کہ گواہی دیوے اگرچہ اوسپر گواہ بنایا نگیا وشاہد کہے کہ اوسنے بیع کیا و نہ کہے کہ مجھے شاہد رکہا ہے ۱۲ ہدایہ

فائدہ حکم بیع وشراء ملک ہے وحکم غصب تاوان وحکم قتل قصاص ہے ۱۲

مسئلہ ۹ اگر سماعت کیا شاہد نے پس پردہ سے تو گواہی دینا جایز نہین ہے وگر بیان کردیا قاضی سے کہ مین پس پردہ سے سنا ہون تو قاضی قبول نکریگا ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۱۰ جب گہر مین شاہد گیا وجانا کہ سواے مقر کے کوئی نہین ہے ودروازہ پر بیٹہا وگہر کو سواے اوس دروازہ کے راستہ نہین ہے واقرار داخل بیت سنا وحالانکہ اوسکو دیکہتا نتہا تو گواہی اوسکی جائز ہے وگر یہ حال بیان کردیا تو قاضی کو سزاوار ہے کہ قبول شہادت اوسکے کرے ۱۲ ہدایہ وعالمگیری

مسئلہ ۱۱ اگر شاہد پوشیدہ ہے وصورت مقر کو دیکہتا ہے وسنتا ہے قول مقر کو کہ واسطے فلان کے میرے پر لیا ہے تو گواہی جائز ہے ۱۲ درمختار وردمختار

مسئلہ ۱۲ جب اقرار کی عورت نے پس پردہ سے وگواہی دئے نزدیک اوسر شاہد کے دو مرد کہ وہ فلانہ ہے تو سامع کو گواہی اوپر اقرار فلانہ دینا جائز نہین ہے مگر جب جثہ اوس زن کا وقت اقرار دیکھا تو اوسکو شہادت دینا اوپر اقرار اوسکے جائز ہے ۱۲ عالمگیری۔

مسئلہ ۱۳ اگر عورت نے اپنا چہرہ کھولی وکہی کہ مین فلانہ بنت فلان ہون ہبہ کی مین واسطے زوج میرے مہر میرا تو شہود محتاج شہادت دو عادل کے نسب اوسکے نہوینگی ۱۲ ردمحتار

قاعدہ ۱۲ دوسری قسم وہ ہے کہ جسکا حکم بنفسہ ثابت نہین ہوتا ہے مانند شہادت علی الشہادت کے جب سنا شاہد کو کہ گواہی بشئی دیتا ہے تو سامع کو شہادت دینا جائز نہین ہے مگر یہ کہ اوسکو شاہد بناوے ۱۲ ہدایہ

فصل بیان مین اوسکی جس بات کی گواہی شاہد کو دینا درست ہے یا نادرست

قاعدہ ۱۳ جو اقرار کہ سبب اوسکا باطل و حرام ہے اوسمین شہادت دینا ناجائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۴ ایک مرد آیا دو مرد کے پاس وہمراہ اوسکے مددگاران پادشاہ تہی واقرار کیا روبروی مرد کے کہ فلان کے میرے پر لیا ہے وحالانکہ فلان اعوان پادشاہ سے ہے من بعد مقر لہ نے طلب شہادت کیا اوس اقرار پر ومقر کہتا ہو کہ

مین بخوف اوسکے اقرار کیا تہا تو فقہا کہے کہ شاہدان کو لازم ہے کہ جستجو اس حال کی کرین پس اگر آگاہ ہوی کہ اقرار بوجہ خوف واکراہ تہا تو گواہی ندیوین وگر واقف نہوی تو گواہی دیوین اوسکے اقرار پر قاضی سے کہین کہ اوسنے اقرار کیا وہمراہ اوسکے اعوان سلطان تہی تا قاضی تامل کرے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۵ ایک عورت نے اقرار کی اوپر نفس اپنے بمال واسطے دختر اور بہن اپنی وحالانکہ ارادۂ ضرر رسانی باقی ورثہ کرتے ہے وشہود اس بات کو جانتے ہین تو کہے فقہانے کہ جائز ہے شہود کو کہ متحمل شہادت ہون وشہادت دیوین اوسکی مگر عورت کو ایسی بات کرنا مکروہ ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۶ جب کہا اقرار کرنیوالا واسطے سامع اقرار اپنے کہ تو گواہی میری ندے تو سامع کو جائز ہے کہ گواہی دیوی ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۱۷ ایک مردنے وصیت نامہ لکہا وشہود سے کہا کہ گواہ ہو اوسکی جو اوسمین ہے ومضمون وصیت اونپر نہ پڑہا تو شہود کو شہادت دینا جائز نہین ہے وہی صحیح ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۴ اگر لکہا غیر مقرنے وکہا مقرنے کہ گواہ ہو تو تم میرے پر بقسے جو اوسمین ہے تو شہود کو گواہی دینا جائز نہین ہے مگر اونکو سنادی پڑہکر یا جو کاتب ہے اوسنے پڑہکر سنادی ومقر کہے کہ تم میرے پر گواہ ہو ویا دو برو گواہ کے لکہی وکہی کہ تو گواہ ہو اوسپر وحالانکہ شاہد دانا ہے مضمون کتابت سے

تو گواہی دینا درست ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۸ قوم نے دیکھی ایک مرد کو کہ تمسک اپنی نفس پر ایک مرد کے لئے تحریر کیا ہے و اونکو گواہ اپنی نفس پر نکیا تو شاہدان کو شہادت دینا سزاوار نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۹ اگر لکھا ایک مرد نے چک اپنی ہاتھ سے اپنی ذات پر روبروی شہود کے من بعد اوسکو نزدیک شاہد امانت رکھا و شاہد نے اوسکی مضمون کو نجانا و کاتب نے شاہد کو بگواہی دینی کے امر کیا تو شاہد کو شہادت دینا جائز ہے کیونکہ مکتوب جب اوسکی دست مین ہے تو تبدیل و زیادت و نقصان سے محفوظ ہوگا ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۰ اگر لکھا چک کو روبروی قوم ناخواندہ کے و اونکو پڑہکر سنایا و کہا کہ تم گواہ ہو تو اونکو شہادت دینا درست نہین ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۱۵ اگر کتاب مکتوب بطور رسم ہے و روبروی شہود لکھا و شاہد نے مطلب کتاب کو جانتا ہے تو ایسے شاہد کو گواہی دینا جائز ہے اگرچہ کاتب نے گواہ رہو نکہے ۱۲ قاضی خان

فائدہ کتابۃ مستبین مرسوم یہ ہے کہ اوپر صحیفہ کے لکھے و عنوان اوسکا ایسے طور پر لکھے کہ غائب کو لکھتا ہے اگر کہا کہ مجھی اقرار منظور نہ تہا تو قضاءت مین تصدیق نکیا جاسے و شاہد کو گواہی دینا جائز ہے برابر ہے کہ شاہد سے گواہ ہونے

دیا نکہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۱ ایک مرد نے لکہا کتاب رسالت بطرف ایک مرد کے لکہا فلان بن فلان بطرف فلان بن فلان سلام علیک اما بعد پس تو نے لکہا تہا بہ تقاضا ایک ہزار جو تیرے میرے پر تہے و حالانکہ مین نے اوس سے پانسو ادا کردیا تہا و تیرے میرے پر پانسو باقی ہے تو جسنے جانا اوسکو گواہی دینا جائز ہے اوس مقر پر اگرچہ اوسنے شاہد ہونکہے ۱۲ عالمگیری و قاضی خان

مسئلہ ۲۲ اگر لکہا رسالہ روبرو دو آدمی کہ نوشت و خواند نہین جانتے ہین و تمسک کو نزدیک اونکے رکہا و شہادت اوسکی دئے تو نزدیک طرفین ہے ۱۲ عالمگیری

فائدہ طرفین امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمہما اللہ کو کہتے ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کو جہت اوستادی ہے و محمد رحمہ اللہ کو طرف تلمیذی ہے ۱۲

قاعدہ ۱۶ کتاب غیر مرسوم یہ ہے کہ زمین پر یا پارچہ یا تختہ پر یا کاغذ پر بلا سیاہی لکہے اگر ظاہر ہے و کہا شاہد سے کہ تم گواہ ہو تو اونکو جائز ہے گواہی دینا و گر شاہد ہونکہا تو گواہی دینا جائز نہین ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۷ کتابت غیر مستبین وہ ہے کہ ہوا دیا پانی پر لکہے من بعد کہے تم گواہ ہو تو شاہدان کو جائز نہین کہ اوسپر گواہی دیوین اگرچہ جانین کہ کیا لکہا ہے کیونکہ جو کتابت ظاہر نہین ہے مانند اوس کلام کے ہے جو فہم نہین

نہین آتا ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۳ صراف نے اپنی نفس پر بمال معلوم لکھا و خط اوسکا درمیان تجار و اہل بابہ معلوم ہے من بعد مرگیا و قرضخواہ اوسکا آیا و طالب مال ورثہ سے ہوا و خط مردہ پیش کیا و آدمیان نے خط اوسکا پہچانا نے تو قاضی بمال معلوم متروکہ مین اوسکے حکم کرے اگر ثابت ہوا کہ خط اوسکا ہے تو و عادۃ مردمان جاری ہے کہ مثل اوسکے حجت ہے ۱۲ رد المختار

مسئلہ ۲۴ دعوی کیا ایک مرد نے اوپر یک مرد کے مال کا و مدعی نے خط اقرار مدعی علیہ نکالا و مدعی علیہ نے اپنا خط ہونے سے انکار کیا و لکھا کر دیکھا گیا و مدعی علیہ نے لکھا و درمیان ہر دو خط کے مشابہت ظاہر ہے کہ دلالت کرتی ہے اثبات پر کہ دونون خط یک کاتب کے ہین تو مدعی علیہ پر حکم بمال نکیا جاوے وہی صحیح ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان و درمختار

مسئلہ ۲۵ اگر کہا مدعی علیہ نے یہ خط میرا ہے و مین نے اوسکو لکھا ہون لاکن میرے پر یہ مال نہین ہے تو مال واجب نہین ہوتا ہے و قول قول مدعی علیہ ہے ۱۲ اشباہ و قاضی خان

فائدہ اس زمانہ مین عدالتہا مین اقرار خط کو اقرار بمال قرار دیتی ہین حسب دفعہ ۱۰۲ قانون شہادت حالانکہ مضمون دفعہ مذکور بذہن مولف ایسا آتا ہے کہ مدعی علیہ پر اثبات فریب ضرور ہے کیونکہ اوسمین تحریر ہے کہ مدعی علیہ بیان کیا کہ بفریب

تحریر ہوا ہے پس مانند اکراہ ہوا کہ بصورت بیان مدعی علیہ اکراہ مدعی کو اثبات
اکراہ بجانب مدعی علیہ ہوتا ہے ۱۲ و فتاوی انقرویہ کے کتاب الاقرار مین
لکھا ہے کہ ایک نے یک کاغذ بخط اپنے لکھا کہ میرے ذمہ مین دوسرے شخص کے
ایسا ہے من بعد اوسپر دعوی کیا گیا و مبلغ کا انکار و خط کا اقرار کیا وگواہان
نہ رکھا گیا اوسپر تو جواب دیا کہ جب مکتوب اوپر طور چلکہا کے ہو تو اوسکو مال
لازم ہے وہ طور یہ ہے کہ لکھے فلان بن فلان الفلانے کے ذمہ مین واسطے
فلان بن فلان الفلانے کے ایسا و ایسا ہے تو وہ اقرار ہے مال بسبب اوسکے لازم
ہوگا وگر ایسے طرز پر تحریر نہو تو پس قول قول اوس کاتب کا مع الیمین ہے قاری
الہدایہ حاشیہ مین اوسکے ہے کیا قول ہے مولانا شیخ الاسلام کا مسئلہ مین
جو مذکور ہے عمادیہ مین کہ اگر کہا خط میرا ہے و میرے پر یہ مال نہین ہے تو قول
قول اوسکا ہے و اوسپر کچھہ شے نہین ہے آیا فتوی دیا جاسے اس مسئلہ پر کہ قول
اقرار بمال نہین ہوتا ہے جواب ہان فتوی بمسئلہ مذکورہ دیا جاسے ۱۲ و ظاہر
یہ ہے کہ ہمارے ملک مین تمسکات معمولی پیش از لینے قرضہ کے لکھا جاتے ہین
پس اقرار دروغ ہوا ۱۲ اور مانند دعوی مدعی علیہ ایصال کو ہو کہ بینہ اوپر مدعی علیہ
کے ہے چنانچہ درمختار و ردالمحتار مین کتاب الدعوی مین لکھا ہے کہ مدیون نے
دعوی ایصال کیا و مدعی نے منکر ہوا و بینہ مدعی علیہ ایصال کو نہین ہے و طلب
حلف کیا الخ ۱۲

مسئلہ ۲۶ اگر کہا مدعی علیہ کہ یہ خط میرا ہے لاکن میرے پر یہہ مال نہین ہے
اگر خط بوجہ رسالت مصدر و عنوان ہو تو سچا یا نجاوسی و مال لازم ہوتا ہے ۱۲
درمختار بطور نقل شرح وہبانیہ ، ملتقط و فتاوی قاری الہدایہ سے
فائدہ رد محتار مین لکہا ہے کہ مسئلہ اولی بصورت نہونے معنونکر ہے ۱۲
فائدہ اشباہ و نظائر و فتاوی قاضی خان مین ہے کہ عمل بدفتر بیاع
وسمسار و صراف کیا جائے کہ خط حجت ہے اوسپر مواخذہ کیا جاے ۱۲
قاعدہ ۱۸ عمل نکرے شاہد و قاضی و راوی بخط اپنے اگر حادثہ کو یاد نکیا تو
کنز الدقائق و درمختار و ایسا ہے اگر مجلس یاد ہے و حادثہ یاد نہین ۱۲ ہدایہ
مگر عالمگیری مین مذکور ہے کہ متاخرون ہمارے اصحاب سے کہے کہ جب شاہد کو
اپنا خط ہونیمین شبہہ نہین ہے تو جائز ہے کہ گواہی دیوے اگرچہ حادثہ کو یاد نکرے
برابر ہے کہ تمسک دست مدعی مین دیا غیر مین اوسکی ہو اوسی پر فتوی ہے
ایسا ہی ہے اختیار شرح مختار مین و قاضی کو جائز ہے کہ سوال کرے شاہد
سے کہ تو نے گواہی اپنی علم سے دیتا ہے یا خط سے اگر کہا شاہد نے علم سے
گواہی دیتا ہون تو قاضی قبول کرے وگر کہا خط سے تو قبول نکرے ایسا ہی
بحر رائق مین ہے ۱۲
مسئلہ ۲۷ اگر شاہد یاد رکہتا ہے اقرار کو و مقر کو پہچانتا ہے و اپنا خط پہچانتا ہے
مگر وقت و مکان یاد نہین رکہتا ہے تو گواہی دینا جائز ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۸ ایک نے کوئی شے خرید کیا و دعوی کیا بالغ پر کہ اوسمین عیب ہے و عیب ثابت نہوا وشئے کو یک مرد سے فروخت کردیا و مشتری ثانی نے اوسپر اوس عیب کا دعوی کیا و بائع دوم نے منکر عیب ہوا تو جو لوگ سُنی ہین اونکو شہادت عیب پر دینا درست ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۹ جسکے قبضہ مین کوئی شے ہے سواے غلام و لونڈی کے کہ بالغ ہین و یا تعبیر اپنی نفس سے کرتے ہین تو جائز ہے کہ تو گواہی دیوے کہ وہ شئے ملک قابض ہے ۱۲ ہدایہ و برجندی اگر تیرے دل مین آیا کہ وہ ملک اوس قابض کی ہے وہی صحیح ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

فائدہ قید بالغ و تعبیر اسلئے ہے کہ اونہون نے اپنا حال بیان کرسکتے ہین و قبضۂ غیر کو دفع کرسکتے ہین و گر صغیر ہین کہ تعبیر اپنی ذات سے نہین کرسکتے ہین برابر آزاد ہین و یا غلام تو مانند دابہ و متاع ہین ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۲۹ جو شخص دیکھا چارپایہ کو کہ عقب چارپایہ چلتا ہے و دودھ اوسکا نوش کرتا ہے تو دیکھنے والہ کو جائز ہے کہ گواہی دیوے بدابۂ شیرخوار واسطے صاحب دابۂ دوسری کے ۱۲ انقراوی

مسئلہ ۳۰ جب دیکھا عورت و مرد کو کہ یک گھر مین رہتے ہین و ہریک نے دوسری سے انبساط ازدواج کرتا ہے تو دیکھنے والہ کو جائز ہے کہ گواہی دیوے کہ وہ عورت زوجہ اوس مرد کی ہے واسطے عمل کے بظاہر ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۳۱ جب دیکھا گھر کو ویا متاع کو قبضۂ یک آدمی مین من بعد اوسکو بقبضہ غیر اوسکے دیکھا تو جائز ہے شاہد کو کہ گواہی دیوی کہ وہ واسطے پہلے کے ہے ۱۲ قاضی خان -

مسئلہ ۳۲ مرد کو جائز ہے کہ بہ نکاح مشہور گواہی دیوے اگرچہ حاضر مجلس نکاح نہوو شہرت نکاح باستماع جماعت کثیرہ سے ویا دو شاہد عادل سے ہوتی ہے ۱۲ فتاوی عالمگیری -

قاعدہ ۲۰ کیکو جائز نہین ہے کہ شہادت دیوی اوس چیز کی جسکو دیکھا نہین ہے بالاجماع ۱۲ در مختار

قاعدہ ۲۱ صورت موت مین یک عدل کافی ہے اگرچہ مونث ہووہی مختار ہے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۳۳ جب گواہی دیا عدل نے نزدیک دو مرد کے اوپر موت مرد غائب کے تو ان دو کو جائز ہے کہ گواہی اوپر موت اوسکی دیوین ۱۲ رد المختار

قاعدہ ۲۲ اگر شاہد نے قاضی سے بیان کیا کہ اوسنے بتسامع و معاینۂ قبضہ گواہی دیتا ہے تو گواہی اوسکی قبول نکیا جاوے ۱۲ ہدایہ و در مختار مگر موت و وقف مین جب بیان کردے و کہے کہ ہمکو خبر دیا ہے وہ شخص کہ جسپر ہم اعتماد کرتے ہین تو قبول کیا جاوے وہی اصح ہے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۳۴ اگر کہا شاہد نے کہ اوسنے دفن فلان کو حاضر ہوا تھا ویا نماز

جنازہ پر اوسکے پڑا ہے تو یہ گواہی معاینہ ہے قاضی اوسکو قبول کرے ۱۲ درمختار

فائدہ جسمین شہادت بتسامع جائز ہے عتق و ولا ہے نزدیک امام ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور مہر و نسب و موت و نکاح و دخول بزوجہ و ولایت قاضی و اصل وقف ہے اور شرائط وقف ہے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۵ ایک نے دوسرے ملک سے آیا و محلہ قوم مین نازل ہوا و حالانکہ قوم اوسکو پہچانتے نہین ہین و کہا کہ فلان بن فلان ہون تو کہے امام محمد رحمہ اللہ نے کہ قوم کو شہادت دینا اوپر نسب اوسکے جائز نہین ہے یہانتک کہ ملاقات کرین دو مرد کو اہل بلد سے اوسکے کہ گواہی دیوین نزدیک قوم اوپر نسب اوسکی و کہے خصاف وہی صحیح ہے ۱۲ ردالمحتار

باب بیان مین صفت اداء شہادۃ و کونسی کہنے بطرف مشہود کے

قاعدہ ۲۳ جب گواہی اوپر حاضر کے ہو تو شاہد کو اشارہ کرنا بطرف مدعی و مدعی علیہ و مشہود بہ کے اگر عین ہے تو ضرور ہے سوائے دین کے و گر گواہی اوپر غائب و یا میت کے ہے و وصی و وکیل جواب دہی کو آیا ہے تو شاہد محتاج ہوگا کہ نام مردہ و نام غائب و نام پدر و جد کا بیان کرے نزدیک امام ابی حنیفہ کے وہی صحیح ہے و اوسپر فتوی ہی ۱۲ عالمگیری و درمختار و فتاوی القروی

مسئلہ ۳۶ اگر شاہد نے نام غائب و میت و پدر اونکا و حرفہ بیان کیا تو

کافی نہین ہے مگر جب بحر ذمت مشہور ہو تو کافی ہے ۱۲ فتاوی انقروی

مسئلہ ۳۷ اگر شاہدنے نام مشہود علیہ و نام پدر و قبیلہ اوسکا و حرفہ اوسکا بیان کیا و محلہ مین مشہود علیہ کے سوا کوئی دوسرا اس نام و حرفہ کا نہین ہے تو کافی ہے و گر دوسرا ہے تو کافی نہین ہے بلکہ حاجت تمیز بشئے دوسری ہوگی ۱۲ فتاوی انقروی

قاعدہ ۲۴ معتبر تعریف ہے زائد کرنا حروف کا ضرور نہین ہے پس سزاوار ہے کہ ذکر شئے جس سے تعریف ہو کافی ہے یہانتک کہ اگر مشہود علیہ مشہور بنام اوسکے ہو فقط یا بلقب ویا بجد ویا بصفت تو ذکر اوسکا کافی ہے ۱۲ در مختار و انقروی ورد المحتار

مسئلہ ۳۸ اتفاق کئے ہین فقہا نے کہ مرد جب مشہور مانند ابی حنیفہ وابن ابی لیلی ہو تو حاجت ذکر اسم ونسب نہین ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۳۹ گواہی دیا کہ عورت نے جو قتل کیا گئے فلان بازار مین فلان روز فلان وقت اوسکو فلان نے قتل کیا ہے تو قبول کیا جاے بغیر بیان نام زن و پدر اوسکی جب وہ عورت مشہور تہی و شریک اوسکا اس بات مین غیر اوسکا نتہا ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۲۵ قاضی نے اگر بلا ذکر جد حکم کر دیا تو جائز ہے کہ مختلف فیہ ہے نزدیک امام ابی یوسف رحمہ اللہ کے ذکر پدر کافی ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۲۶ جب گواہی دی شہود نے اوپر اقرار مرد کے بخرید ی معین و یا بیع اوسکی و یا مثابہ اوسکی تو ضرور ہے کہ شہادت مین ذکر کرین کہ اوسنے اقرار اپنی نفس پر کیا ہے و یا کہین کہ اقرار شرا بنفسہٗ یا بیع بنفسہ کیا ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۲۷ جب دعوی کیا دوسری پر کہ اوسنے چارپایہ میری ہلاک کیا من بعد معلوم ہوا و اوسپر بینہ قایم کیا تو سزاوار ہے شہود کو کہ مذکر و مونث بیان کرین و شہادت اونکی جائز ہو گی و حاجت ذکر رنگ نہین ہے و نیز ذکر نوع کرین کہ اسپ ہے و یا گدھا و مانند اوسکے ہے و کفایت بذکر نام دابہ نکیا جاوے وہی اصح ہے ۱۲ خلاصۂ عالمگیری ۔

قاعدہ ۲۸ شہادت اوپر فلاس کے یہہ ہے کہ کہین شاہدان نہین جانتے ہین ہم سواے پارچجات رات و دن اوسکی ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۲۹ جب واقع ہوے بیع بتعاطی درمیان دو مرد کے و حاجت شہادت واقع ہوی تو شہود اوپر لینے و دینے کے گواہی دیوین و بیع پر گواہی نہ دیوین ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۳۰ اگر شہو نے اپنی گواہی مین کہے کہ یہ شئے دعوی ملک مدعی ہے و نہ کہے کہ ہاتھہ مین مدعی علیہ کے بنا حق ہے تو صحیح یہ ہے کہ اگر مدعی نے قاضی سے حکم بملک طلب کیا تو قاضی بینہ کو قبول کرے و کر دلانا شئے کا چاہا تو حکم نکرے جب تک شہود نکہین کہ دست مدعی علیہ مین بنا حق ہے و گر کہے کہ ملک

مدعی ہے و قبضہ مدعی علیہ مین بنا حق ہے و کبھی کہ تسلیم اوسکی بطرف مدعی واجب
ہے مدعی علیہ پر تو حاجت ذکر اوسکی نہین ہے اوسی پر اکثر مشایخ مین ۱۲ خلاصہ عالمگیری

قاعدہ ۳۱ جب کہے شہود بفارسی کہ ما گواہی دہیم کہ این عین مدعی
ملک این مدعی ست تو سزاوار ہے کہ گواہی قبول نکیا جاے کہ گواہی دہم عرف مین
واسطے استقبال کے ہے و واسطے حال کے ما گواہی میدہیم ہے ۱۲ خلاصہ عالمگیری

قاعدہ ۳۲ اگر کہے شہود کہ فلان چیز از آن فلان است و یا حق اس
مدعی کی ہے تو قاضی کو لازم ہے کہ استفسار کرے کہ اوس سے ارادہ ملک کرتی
ہین یا امر دیگر پس جیسا بیان کرین اوسپر بنا امر کرے و گر تفسیر نکرے و غائب
ہووے و یا مر گئے تو قاضی حکم بباطل شہادت اونکی کرے ۱۲ خلاصہ عالمگیری

قاعدہ ۳۳ اگر گواہی دیا شاہد نے و بیان شہادت کیا من بعد
دوسرا گواہی دیا و کہا کہ مین موافق شہادت صاحب میری گواہی دیتا ہون
تو قاضی قبول نکرے یہانتک کہ ہر شاہد شہادت اپنی کلام کری ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۳۴ جب شاہد عاجز بیان سے ہے و یا شہادت طویلہ ہو تو گواہی
بکتابت جائز ہے ۱۲ انقروی

مسئلہ ۴۰ لکہا گئے شہادت شاہد کی کاغذ مین و بعض نے اوسکو پڑھا پس
کہا شاہد نے کہ گواہی دیتا ہون کہ واسطے اس مدعی کے اوپر اس
مدعی علیہ کے تمام اوس چیز کا ہے جو نام لیا گیا اس کتاب مین و صف

کیا گیا ہے یا یہ کہا کہ یہ مدعی بہ جو اس کتاب مین قرارت وہ وصف کیا گئے قبضہ
مین اس مدعی علیہ کے بنا حق ہے اور مدعی علیہ پر تسلیم اوسکے بطرف اس
مدعی کے واجب ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ و تقراوی و عالمگیری

مسئلہ ۴۱ لکہا گئے گواہی دو شاہد کی یک کاغذ مین و حالانکہ ہر دو شاہد
بے علم ہین و غیر شاہد نے جو نسخہ مین تہا قرارت کیا و ہر دو شاہد کہے کہ ہم
ایسی گواہی دیتے ہین کہ جو اوسنے پہڑا ہے واسطے اس مدعی کے اوپر اس
مدعی علیہ کے تو گواہی قبول کیا جاسے ۱۲ جامع الفصولین

قاعدہ ۳۵ اشارہ کرنا شاہد کا بسوے کاغذ معلوم کافی واسطے شہادت
کے ہے ۱۲ انقراوی و جامع الفصولین

مسئلہ ۴۲ دعوی کیا گہر کا و کہا کہ گہر جسکی حدود مکتوب ہین اس محضر مین ملک
میری ہے و شہود کہی کہ جس گہر کے حدود اس محضر مین لکہی ہوی ہین ملک
مدعی ہے تو دعوے و شہادت صحیح ہے ۱۲ انقراوی

مسئلہ ۴۳ یک مردنے دعوی دار یک مکتوب سے ویا چک سے کیا و شہود
کہے حالانکہ وہ بے علم ہین کہ ہم ایسا ہے گواہی دیتے ہین واسطے اس مدعی کے
اوپر اس مدعی علیہ کے تو شہادت اونکی درست و صحیح ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۴ جب گواہی دے کہ جو مال اس چک مین مکتوب ہے واسطے اس مدعی کے اوپر اس
مدعی علیہ کے ہے تو شہادت صحیح ہے ۱۲ انقراوی

قاعدہ ۳۶ دعوی و شہادت مجہولہ قابل سماعت قبول نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۵ دعوی کیا دوسری پر دس درہم کا و شہود نے گواہی دیے کہ کہ اس مدعی کے اوپر اس مدعی علیہ کے مبلغ دس درہم ہین تو قبول کیا جاوے وہی اصح ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۶ دعوی کیا بفارسی دوازدہ درہم کا و گواہی دیے شہود نے کہ واسطے اس مدعی کے اوپر اس مدعی علیہ کے دہ دوازدہ درہم ہے تو قبول نکیا جاے واسطے جہالت کے و ایسا ہی جب دعوی کیا دہ دوازدہ درہم کا تو دعوی سماعت نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۷ ایسا ہی حکم ہے جب ذکر کیا تاریخ کو دعوی مین اسطور سے کہ کہا کہ یہ شے ملک میری ہے دس بارا برس سے تو دعوی سماعت نکیا جاے و ایسا ہی جب بیان کیے گواہان نے تاریخ کو اپنی شہادت مین اس طور پر تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۳۷ تین شخصون نے ایک حادثہ مین گواہی دیے من بعد ایک اونکا کہا قبل حکم قاضی استغفر اللہ بتحقیق کاذب تہا مین اپنی شہادت مین و قاضی نے اس قول کو سنا و نجانا کہ کسنے یہ کہا پس قاضی نے اون سے سوال کیا تو ہر یک نے کہا کہ ہم اپنے شہادت پر ہین کہی فقہانے کہ قاضی شہادت اونکی حکم نکرے و اپنی پاس سے دور کرے پس اگر مدعی دو کو اونسے بروز دیگر لایا کہ گواہی بحادثہ دیتے ہین تو گواہی اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۳۸ ایک مرد نے گواہی دیا واپنی جا سے نگیا تہا من بعد کہا
کہ بعض گواہی مین وہم کیا ہون یعنے جس چیز کا ذکر میرے پر واجب تہا ترک
کردیا ہون ویا جو جائز نہ تہا اوسکو بیان کیا ہون تو دیکہا جاے کہ اگر عادل
نہین ہے تو شہادت اوسکی مطلقا رد کیا جاے برابر ہے مجلس قاضی مین
کہی ویا بعد اوسکے موضع شبہہ مین ہو ویا غیر مین وگر عادل ہے تو شہادت
اوسکی قبول کیا جاے غیر موضع شبہہ مین مانند اوسکے کہ ترک کری لفظ شہادت کو
ویا ترک کری ذکر نام مدعی ویا نام مدعی علیہ کو ویا اشارہ کو طرف کوئی یک کی مدعی و
مدعی علیہ سے برابر ہے کہ مجلس قضا مین ہو ویا بعد اوسکے لاکن جاے شبہہ
مکر و فریب کے جیسا جب گواہی دیا بہزار من بعد کہا کہ غلطی کیا بلکہ پانسو مین ویا
بالعکس تو قبول کیا جاے جب مجلس قضا مین کہا تو وحکم کیا جاے بآن قدر کہ نفی
وزائد کیا نزدیک بعض مشایخ کے واسی طرف مائل ہوے شمس الائمہ السرخسی نے
وبعد قیام کے مجلس قضا سے کہا تو قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۳۹ مقید کرنا مطلق کا ومعین کرنا محتمل کا شہود سے صحیح ہے اگرچہ
بعد حکم قاضی ہو ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۸ یک مرد نے دعوی کیا یک گہر کا جو قبضہ یک مرد مین ہے وو دو شاہد
لایا وہر دو نے گواہی دے کہ خانہ مدعی کا ہے تو قاضی حکم بہ بنا رو دار واسطے
مدعی کے کرے پس اگر کہی قبل حکم قاضی کہ عمارت اوسکی نہین ہے و بنا مشہود علیہ

کی ہے تو قبول کیا جاے یہ بات گواہان سے و حکم کیا جاے زمین واسطے مدعی
کے سواے عمارت کے و گر کہے اسباب کو بعد حکم قاضی کے تو شاہدان پر قیمت
بنا ر واسطے مدعی علیہ کے ہوگی کیونکہ اسم دار شامل بنا کو ہے تبعاً و شاہدان نے
جب اسباب کو قبل قضا بیان کئے تو بمنزلہ تعیین محتمل ہوا ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۴۰ دو مرد کہے کہ واسطے فلان کے ہمارے پاس گواہی نہین ہے
من بعد اوسکے لئے گواہی دی تو منتقی مین مذکور ہے کہ گواہی اونکی جائز ہے
و روایت ہے امام محمدؒ سے نوادر مین کہ جب کہا شاہد نے کہ فلان کے لئے میری پاس
گواہی نہین ہے کسی امر مین و یا کہا کہ مجھے علم اوسکا نہین ہے من بعد گواہی دیا تو
شہادت اوسکی جائز ہی ۱۲ فتاوی قاضی خان ۔

قاعدہ ۴۱ اگر دو مرد نے کہے کہ جو شہادت کہ واسطے فلان کے اوپر فلان
کے ہم دیوینگے تو زور ہی یعنی دروغ ہی من بعد ہر دو آئے و گواہی دے
و کہے کہ جس وقت ہم گواہی زور کہے تھے ہمکو یاد نہ تہا من بعد یاد کئے ہم تو شہادت
اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۴۲ یک مرد نے دعوی کیا گہر کا و بینہ قائم کیا و قاضی نے بینہ کو
اوسکے رد کر دیا و بعد بیس برس کے وہ مدعی آیا و گواہی دیتا ہے کہ وہ گہر ملک
دوسری کی ہے تو گواہی اوسکی قبول نکیا جاے و ایسا ہی ہے اگر کہا کہ یہ خانہ
فلان کا ہے میرا حق اوسمین نہین ہے من بعد گواہی دیا کہ وہ مکان فلان دوسرے کا

ہے تو قبول نکیا جاوے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۴۳ لکہا شاہد نے گواہی اپنی قبالہ مین کہ اوسمین مکتوب تہا کہ اپنی ملک کو فروخت کیا و یا بیع نافذ و یا بات کیا تو ایسے تحریر تسلیم بیع ہے اور دعوی اوسکا اپنی نفس کے لئے من بعد صحیح نہین ہے ۱۲ درمختار کتاب الکفالۃ

قاعدہ ۴۴ جب کہا مدعی نے قاضی سے کہ میرے پاس بینہ نہین ہے و طلب یمین مدعی علیہ سے کیا و قاضی نے حلف لیا من بعد بینہ لایا اپنے دعوی پر تو بینہ قبول کیا جائے و ایسا ہی ہے اگر کہا مدعی کہ جو بینہ لاونگا وہ شہود زور مین تو اصح قبول ہے واسطے جائز ہونے نسیان کے و من بعد یاد کرنیکی ۱۲ درمختار کتاب الدعوی و عالمگیری

قاعدہ ۴۵ اگر کہا مدعی نے کہ میرے لئے فلان کے پاس شہادت نہین ہے من بعد فلان کو لایا و شہادت دیا تو شہادت قبول نکیا جاوے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۴۶ گواہی دئے دو شاہد نے کہ واسطے اس مدعی کے اس گہر مین یک ہزار گز زمین ہے و حالانکہ مکان پانسو گز ہے تو شہادت باطل ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۴۷ جب گواہی دیا گئے ایک مرد پر کہ اوسنے اقرار کیا کہ نام اپنا عاریت ہے دین مین و مال مدعی کا ہے تو گواہی جائز ہے ۱۲ عالم گیری

ایسا ہی ہے اگر کہا دائن نے کہ نام میرا عاریت ہے کتاب دین مین تو صحیح ہے ۱۲

در مختار کتاب الاقرار

فصل بیان مین تزکیہ شہود کے

فتاوی قاضی خان مین لکہا ہے کہ ہمارے زمانہ مین تزکیہ علانیہ کو ترک کر دیں و
کفایت بتزکیہ پوشیدہ کئے ہین وابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ نے کہی کہ اگر مدعی
یہ ایسا حق ہے کہ ثابت باوجود شبہات ہوتا ہے تو بظاہر عدالت قاضی حکم کرے
جب تک کہ مدعی علیہ شہود مین طعن نکرے واون کے قول پر فتوی ہے و در مختار
مین ہے کہ بحر رائق مین تہذیب سے نقل کیا ہے کہ ہمارے زمانہ مین شہود سے
حلف لیا جاوے واسطے محال ہونے تزکیہ کے کہ شخص مجہول تعریف مجہول نہین
کرسکتا ہے و مصنف نے اوسکو ثابت رکھا ہے وہمار ہی زمانہ مین اسی روایت پر
عمل ہے لہذا ہمنے بیان تزکیہ کو ترک کردیا و تزکیہ علانیہ یہ ہے کہ مزکی کو عدالت
مین طلب کرکے روبروے شاہد حال اوسکا دریافت کرین و تزکیہ سر یہ کہ پوشیدہ
بترسیل یک کس نزدیک اوسکے دریافت کرین فقط

باب بیان مین اونکی جنکی گواہی قبول ہوتی ہی و جنکی نہین ہوتی ہی

مولف نے بیان شروط مین ذکر بعض فوائد قیود کردیا ہے لہذا جملہ عود نہین کرتا ہے
مگر بعض مین جسمین زیادت ہے ذکر کردیتا ہے کہ بغیر اوسکے چارہ نہین ہے

فصل بیچ انمین او نکی جنکی شہادت بسبب نااہل ہونیکی واسطی شہادت کے قبول نہین کیا جاتی ہے

قاعدہ ۴۸ شہادت نابینا قبول نکیا جاسے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۴۹ نابینا نے جب شہادت دیا و گواہی اوسکی مردود ہوی من بعد بینا ہوا اوسی حادثہ مین گواہی دیا تو قبول کیا جاسے ۱۲ عالمگیری بشرطیکہ تحمل شہادت حالت بصارت مین ہو بایںطور کہ تہا بصیر من بعد نابینا ہوا و من بعد بینا ہوا ادا شہادت کیا ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۴۹ معتوہ مانند مجنون ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۰ جب مرد ایسا ہے کہ ایک ساعت مجنون رہتا ہے و یک ساعت مین آرام پاتا ہے و حالت افاقہ مین گواہی دیا تو گواہی اوسکی مقبول ہو د شمس الائمہ الحلوانی سنے اوسکا اندازہ کئے بدو روز و کہے کہ جب دیوانگی اوسکی دو روز دیا کم رہتی ہے و افاقہ بہی ایسا ہے ہوتا ہے و حالت افاقہ مین گواہی دیا تو قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۵۰ گواہی محدود فی قذف قبول نکیا جاسے اگرچہ توبہ کرے ۱۲ ہدایہ مگر جب چار گواہ گذرانے اوپر زنا زانی کے دیا دو گواہ اوپر اقرار زانی کے

بعد حد مارنے کے جیسا قبل حد زنے کے تو صحیح یہ ہے کہ قبول الشہادت ہوتا ہے ۱۲ عالمگیری و درمختار

فائدہ محدود فی قذف اسکو کہتے ہین کہ زن محفوظ کو زنا سے بہتان بزنا کیا و ثابت نکیا و قاضی نے اوسکو حد مارا ۱۲

مسئلہ ۵۱ اگر کافر نے بسبب قذف حد مارا گیا و من بعد اسلام لایا تو گواہی قبول کیا جاے اگرچہ اکثر حد مارا جاتا بعد اسلام اوسکی واقع ہوا ہو ۱۲ ہدایہ و درمختار

مسئلہ ۵۲ غلام اگر حد قذف مارا گیا و آزاد کیا گیا تو گواہی اوسکی مقبول نہو کہ غلام اہل شہادت نہین ہے و تمام حد برد شہادت اوسکی بعد عتق تاہو ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۵۱ جسکی گواہی مردود ہو ی بسبب غلامیت دیا کفر دیا صبا من بعد یہ موانع جاتی رہی و بعد بلوغ و حریت و اسلام اداء شہادت کرے تو قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری و درمختار

مسئلہ ۵۳ گواہی صبیان اوس چیز مین جو لہو و لعب مین واقع ہو قبول نکیا جاے ۱۲ درمختار

فصل بیا نمین اونکی جنکی گواہی بسبب فسق قبول نہین کیا جاتی ہے

قاعدہ ۵۲ فسق مانع اہلیۃ شہادت نہین ہے کہ نکاح روبرو فاسق منعقد ہوتا ہے و مانع اداء شہادت ہے صرف واسطے تہمت کذب کے ۱۲ قاضیخان

قاعدہ ۵۳ فاسق اگر اعلان بگناہ کبیرہ کرتا ہے تو اعلان مانع شہادت ہے

وصغائر مین اگر ایسا فسق کرتا ہے کہ اوس سے آدمیان نے اوسکو فاسق کہتے ہین تو شہادت اوسکی قبول نکیا جاے وگر ایسا نہین ہے بلکہ حسنات اوسکی غالب بدیہا سے ہون وپرہیز گناہان کبیرہ سے کرتا ہے تو گواہی اوسکی قبول کیا جاے اگرچہ گناہ صغیرہ کیا ہوا ۱۲ فتاوی قاضی خان وہدایہ

مسئلہ ۵۴ گواہی سود خور کی جو مشہور ہے بسود خوری وہمیشگی اوسپر کرتا ہے تو قبول نکیا جاے کہ گناہ کبیرہ ہے ۱۲ عالم گیری وبرجندی

مسئلہ ۵۵ گواہی اوس شخص کی جو مشہور بحرام خوری ہے مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۶ گواہی خورندہ مال یتیم کی مقبول نہو ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۵۷ شہادت ہمیشہ شراب خوار وہمیشہ نشان کرنیوالہ کی قبول نکیا جاسے وشرط یہ ہے کہ بسبب ہمیشگی کی یہ بات نزدیک مردمان ظاہر ہو ویا نشا،دارہ بیرون آدے مکان سے کہ بچکان اوس سے مسخری کرین کہ کذب سے پرہیز نکریگا ۱۲ فتاوی قاضی خان وعالم گیری۔

مسئلہ ۵۸ جب شراب پوشیدہ اپنی مکان مین نوشش کیا تو مسقط عدالت نہین ہے وگر واسطے دوا اوکے استعمال کیا تو جائز ہے ۱۲ قاضی خان وعالم گیری

مسئلہ ۵۹ گواہی اوسکی جو مجلس غنا، یعنی راگ مین جلوس کرتا ہے ویا سنتا ہے ویا مجلس فجور وشرب مین نشست کرتا ہے قبول نکیا جاے اگرچہ شرب نکرے ۱۲ عالمگیری ودر مختار

مسئلہ ٦٠ شہادت غناء کرنیوالہ کی واسطے مردمان کی قبول نکیا جاے کہ غناء حرام ہے وگر اپنی واسطے غناء کرتا ہے کہ دفع وحشت ہو تو عدالت اوس کی ساقط نہین ہوتی ہے ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ٦١ مرد صالح نے جب غناء بشعر جسمین فحش ہے کیا تو عدالت اوسکی باطل نہین ہوتی کیونکہ فحش غیر اپنی کو نقل کیا ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ٦٢ اگر غناء مین وعظ و حکمت ہے تو اتفاقاً جائز ہے و غناء کو بعض نے مباح کہا و بعض مکروہ جانا و بعض نے شادی مین جائز رکہا جیسا ضرب دف یعنی جہانج جائز ہے ۱۲ در مختار

مسئلہ ٦٣ جو فرض کا وقت معین ہے مانند نماز و روزہ کے اگر بلا عذر تاخیر کر دیا تو عدالت اوسکی ساقط ہوی و جسکو وقت معین نہین ہے جیسا حج و زکوۃ تو عدالت کو تاخیر اوسکی ساقط نہین کرتی ہے ۱۲ عالمگیری و قاضی خان

مسئلہ ٦٤ اگر نماز جمعہ کو ترک کیا بلا عذر تو عدالت ساقط ہوی و اوسی پر فتوی ہے مگر جب اوسکو بعذر بیمار ہے و یا بعد مسافت و یا بتاویل کہ امام کو فاسق جانتا ہی یا گمراہ ترک کیا تو عدالت اوسکی باطل نہین ہوتی ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ٦٥ ایسا ہے حکم ترک نماز بجماعت ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ٦٦ شہادت جوہ باز کی قبول نکیا جاے برابر ہے کہ شطرنج و چوسر و یا غیر سے قمار بازی کرے کیونکہ جوہ حرام ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۶۷ اگر شطرنج سے کھیل کیا اور شرط جوہ بازی نکیا تو دیکھا جاوے کہ اگر مداومت کیا اوسپر یہانتک کہ اوسکو نمازات سے بے پروا کر دیا ویا اوسمین یمین باللہ سے حلف کرتا ہے تو گواہی اوسکی قبول نکیا جاوے ۱۲ فتاوی قاضی خان ویا راستہ پر کھیلتا ہے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۶۸ اگر لہو کیا بکوہی سے کہ مانع فرائض سے نہین تو عدالت اوسکی باطل نہین ہوتی ہے والیسا ہی ملاعبہ لبشتر و فرس و کمان مبطل عدالت نہین ہے جب تک مانع فرائض سے نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۵۴ جو شخص مرتکب اوسکا ہوتا ہے جس سے حد مارا جاتا ہے مانند قطع طریق و سرقہ و زنا تو گواہی اوسکی قبول نہو کیونکہ فسق ہے ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۶۹ گواہی رقاص و مشعوذ مقبول نہو ۱۲ عالمگیری مشعوذ شعبدہ باز ۱۲ صراح

قاعدہ ۵۵ جبکو سہو و غفلت شدیدہ ہو گواہی اوسکی قبول نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۷۰ گواہی اوسکی جو کبوتران سے لہو لعب کرتا ہی مقبول نہو کیونکہ غفلت کو پیدا کرتا ہے اور بلندی پر واسطے طیران اوسکے صعود کریگا تو نظر اوسکی اوپر شرمگاہ زنان کے واقع ہوگی وہ فسق ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان و ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۷۱ اگر کبوتران کو واسطے انست کے اپنی گھر مین رکھا ہے و طیران نہین کراتا ہے تو وہ عدل مقبول الشہادت ہے کیونکہ امساک کبوتران خانہ مین مباح ہے مگر جب کبوتران مملوکہ غیر کو کھینچتا ہے واونکو کھاتا ہے و فروخت

کرتا ہے ۱۲ عالمگیری و برجندی

مسئلہ ۵۲ لعب بہ بلبل سزاوار ہے کہ مانند کبوتر ہو ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵۳ شہادت راگ گانیوالی عورت کی قبول نکیا جاے برابر ہے کہ اپنی واسطے غنا کرے و مردمان آواز اوسکا سنین ویا آدمیان کے واسطے غنا کرے کیونکہ مجالس فساق مین اکثر نشست اوسکی ہوتی ہے ۱۲ عالمگیری و برجندی بشرطیکہ مداومت کرے تا نزدیک قاضی ظاہر ہو ۱۲ در مختار

مسئلہ ۵۴ گواہی بکار کرنے والے کی مصیبت غیر مین کہ بکار کو کسب بأجرت ٹہیراے قبول نہو برابر ہے کہ مصیبت میت ہے ویا مال دنیوی کہ فوت ہوا ہے وگر احیانًا یہ بات اوس سے ہوی تو مخل بعدالت نہین ہے وگواہی اوسکی جو اپنی مصیبت مین گریہ کرتی ہے مقبول ہے و نوحہ گریہ بآواز کو کہتے ہین و تخصیص نائحہ اسلئے ہے کہ نوحہ غالبًا عورتان سے ہوتا ہے ۱۲ عالمگیری و در مختار و برجندی

مسئلہ ۵۵ گواہی مخنث کہ بدفعلی کرتا ہے یعنی لواطت کرالیتا ہے بمشابہت زنان کے واپنی کلام کو نرم بناتا ہے قصدًا تو قبول نکیا جاے کہ فاسق ہے لاکن وہ شخص کہ جسکی کلام مین نرمی ہے واعضا مین شکستگی ہے پیدائش سے ومشہور بکوہی شئے کے افعال ردیہ سے نہین ہے تو عدل مقبول الشہادت ہے اوسکو مخنث بکسر نون کہتے ہین ۱۲ عالمگیری و برجندی و در مختار

قاعدہ ۵۶ گواہی مشہور بدروغ گوئی قبول نکیا جاے ہمیشہ اگرچہ

توبہ کری مگر جس سے کذب بسہوا ہوا ویا مبتلا بدروغ ہوا یکبار تو گواہی اوسکی منظور ہو ۱۲ عالمگیری ۔

قاعدہ ۵۷ معروف بعدالت جب شہادت بزور دیا و توبہ کیا تو شہادت اوسکی مقبول ہو وا وسپر اعتماد ہے ۱۲ عالمگیری ۔

قاعدہ ۵۸ فاسق نے جب توبہ کیا تو شہادت اوسکی قبول نکیا جاے جب تک یک زمانہ نگذرے کہ اثر توبہ ظاہر ہو و تعداد زمانہ مفوض بطرف قاضی ہے وہی صحیح ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۷۶ جب گواہی دیا فاسق نے و قاضی نے بشہادت اوسکی حکم نکیا تہا یہانتک کہ توبہ کیا تو قاضی اوسکی شہادت کو نافذ و جاری نکری ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۷۷ شاعر اگر ہجو کرتا ہے تو شہادت اوسکی قبول نکیا جاے وگر مدح کرتا ہے و غالب مدح اوسکی صدق ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۷۸ جسنی شعر عرب کو سیکہا ہے واسطے زبان عربیت کے تو عدالت اوسکی باطل نہین ہوتی ہے اگرچہ اوسمین فحش ہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۷۹ جو شخص کہ اپنی اہل و اولاد و غلامان و پروسیان و حیوان کو اپنی گالی دیتا ہے تو دیکہا جاے کہ اگر یہ بات اوس سے گاہ گاہ صادر ہوتی ہو تو موثر اسقاط عدالت مین نہو گی گواہی اوسکی قبول کیا جاے وگر عادت ہوے و ہر ساعت مین دشنام دیتا ہے تو گواہی مقبول نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان و عالمگیری و ذالمختار

مسئلہ ۸۰ گواہی ریش تراش اگر مخل بمروت نہین ہے تو قبول کیا جاے
وگر مخل ہے تو نہین ۱۲ تنقیح حامدیہ

مسئلہ ۸۱ جسنے بدگواہی صحابہ وتابعین اظہار کرتا ہے تو گواہی اوسکی قبول
نکیا جاے وگر با خفا کرتا ہے وتبرا اونسے کرتا ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری ودرمختار

مسئلہ ۸۲ شہادت اہل اہوا کی قبول کیا جاے مانند جبریہ وقدریہ وروافض
وخوارج واہل تشبیہ وتعطیل وبراونسے بارا فرقہ ہین پس بہتر ہوے مگر خطابیہ
کے کہ ابو الخطاب ابن ابی وہب الاجدع الکوفی کو نبی کہتے ہین وائمہ کو انبیا
وجسنے اونکی پاس حلف کیا اوکے لئے گواہی دینا واجب جانتے ہین واپنی شیعہ
کے لئے گواہی دینا واجب جانتے ہین برابر ہے کہ صادق ہو دیا کاذب کیونکہ
اونکی شہادت مین تہمۃ کذب ہے وباقی مذاہب مین کذب حرام ہے ۱۲ درمختار
وبرجندی وقاضی خان وردالمحتار

قاعدہ ۵۹ جو شخص کہ کار مخل مروت کرتا ہے دیا کشف شرمگاہ کرتا ہے
روبروی مردمان کی تو گواہی اوسکی مقبول نہو ۱۲ درمختار

مسئلہ ۸۳ گواہی اوسکی جو حمام مین بغیر تہبند داخل ہوتا ہے مقبول نہو کہ
کشف عورت حرام ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۸۴ گواہی اوسکی جو راستہ مین چلتا ہے سراویل یعنی شراعی
کہ اوسپر دوسرا پارچہ نہین ہے مقبول نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۸۵ گواہی اوسکی جو راستہ مین بول کرتا ہے ویا راستہ مین کہانا کہاتا ہے ویا بازار مین تناول کرتا ہے روبروی مردمان کے تو گواہی اوسکی مقبول نہو کہ صاحب مروت ایسا کام نہین کرتا ہے ۱۲ ہدایہ و قاضی خان

مسئلہ ۸۶ گواہی اوسکی جو بچگان کے ساتھہ لعب کرتا ہے قبول نکیا جائے بسبب عدم مروت و کذب اوسکی اکثر اوقات مین ۱۲ در مختار

مسئلہ ۸۷ شہادت طفیلی و مجازف اپنی کلام مین و مسخرہ بلا خلاف و لابس حریر و بول کنندہ بازار مین ویا بطرف قبلہ ویا آفتاب و چاند قبول نکیا جائے ۱۲ عالمگیری در مختار

فائدہ طفیلی بالضم ناخواندہ بمہان آیندہ ۱۲ صراح مجازف بیہودہ کہنی والہ جزاف گزاف وہو معرب ۱۲ صراح

مسئلہ ۸۸ شہادت بخیل مقبول نہو ۱۲ در مختار

مسئلہ ۸۹ شہادت فقیر سوال کرنیوالہ کی جب عدل ہو تو قبول کیا جائے وگر تہمت کیا جاتا ہے کہ بحاجت و غیر حاجت سوال کرتا ہی تو مقبول نہو ۱۲ خلاصہ الفتاوی

مسئلہ ۹۰ شہادت بے علم اوپر ضرر عالم کے مقبول نہو کیونکہ جاہل بسبب ترک اوسکے جسکا سیکہنا شرعا واجب ہے ترک کر دیا پس فاسق ہوا اور اوپر جاہل مانند اوسکے قبول نکیا جاوے و معنی عالم یہ ہے کہ استخراج معنی ترکیب سے کرے ۱۲ در مختار

فائدہ اس ملک مین جہلا کثیر ہین اگر اس مسئلہ پر عمل کرین تو مشکل ہو و عدالت مین اسپر عمل نہین ہے ۱۲

مسئلہ ۹۱ گواہی فروشندہ کفنہا وعبیر قبول نکیا جاسے جب امید موت مردمان کرتا ہے مگر جب فروخت پارچہا کرتا ہے واوس سے کفن خرید کرتے ہین تو شہادت جائز ہے ۱۲ عالمگیری و درمختار

مسئلہ ۹۲ جب آدمی نے پارچہا تصویردار فروخت کرتا ہے ویا بہونا اونکو تو گواہی قبول نکیا جاسے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۹۳ جب امیر بلدہ مین آیا ومردمان نے اپنی گہران سے نکلے وراستہ پر جلوس کے تو دیکہا جاسے کہ اگر واسطے تعظیم مستحق تعظیم واسطے عبرت گیری کے خارج ہوسے تو عدالت اونکی باطل نہوگی ورنہ باطل ہوسے واوسی پر فتوی ہے ۱۲ خلاصہ قاضی خان

مسئلہ ۹۴ گواہی اقلف کی مقبول نہو واقلف مسلم کبیر ہے یعنی جوان یا بوڑہا کہ ختنہ کرنیکو ترک کردیا بلا عذر کے بخیال خفت دین وبے پروائی کے کہ اس فعل سے عادل نرہیگا وگر جانتا ہے کہ ختنہ سنت ہے مگر بخوف ضعیفی وہلاک نفس اپنی ترک کردیا تو عدالت باطل نہین ہوتی ہے وگواہی اوسکی مقبول ہو کہ اعتقاد ملۃ توحید رکہتا ہے ۱۲ ہدایہ وقاضی خان وبرجندی

مسئلہ ۹۵ شہادت اہل ذمہ بعض اونکی اوپر بعض کے مقبول ہو اگرچہ ملت اونکی مختلف ہو مانند یہود ونصاری ۱۲ ہدایہ ودرمختار

مسئلہ ۹۶ شہادت مسلم کی اوپر ذمی وستامن بغیر حربی کے کہ یان دار الاسلام مین رہتا ہے قبول کیا جاے و شہادت ذمی اوپر مسلم کے مقبول نہو کہ قہر و غلبہ مسلم اوسکو غصہ مین لاتا ہے پس ضرور سخن سازی کریگا ۱۲ ہدایہ

فائدہ ہمارے ملک مین ہنود و مسلمانان مین عداوت پائے نہین جاتی ہے بلکہ یک دوسرے کے موید مین پس دلیل صاحب ہدایہ پائے نہین جاتی ہے لازم کہ گواہی ہنود اوپر مسلم کے قبول ہو چنانچہ اسی بات پر عدالت ہائے بلدہ مین عمل ہے ۱۲

مسئلہ ۹۷ گواہی خصیہ بریدہ مقبول ہو کہ عضو اوسکا ظلماً قطع کیا گیا پس ہوا مانند مقطوع الید کے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۹۸ شہادت ولد الزنا زنا مین و غیر زنا مین مقبول ہو جب عدل ہو کہ فسق مادر فسق پسر کا موجب نہین ہے ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۹۹ گواہی خنثی مشکل جائز ہے کیونکہ حکم اوسکا حکم عورت ہے و شہادت اوسکی حدود و قصاص مین مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۰۰ عاملان جو جانب بادشاہ سے مانند رئیس قریہ و جابے و صراف جب عادل ہین و آدمیان سے مال ناحق نہین لیتے ہین تو گواہی اون کی قبول کیا جاے و گر لئے آدمیان سے و عدول نہین ہین تو صحیح یہ ہے کہ گواہی اونکے مقبول نہو ۱۲ عالمگیری و در مختار

فائدہ صراف روپیہ پرکھنے والہ جابے خراج جمع کرنیوالہ ۱۲ صراح

مسئلہ ۱۰۱ امیر کبیر نے کہ دعوی کیا اوسکے واسطے عمال و توابع و رعایا اوسکے گواہی دیں تو قبول نکیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۱۰۲ گواہی عرب جنگلی و جسکا ہات چوری مین مقطوع ہوا ہے و تاجر جو دار الحرب کو گیا ہے جب عدول ہون تو مقبول ہو وہی مختار ہے ۱۲ القرادی

مسئلہ ۱۰۳ شہادت قبالہ و تمسک نویسان جب غالب حال اونکا صلاح ہے تو صحیح یہ ہے کہ قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۰۴ گواہی دلال برابر ہے کہ جسمین خود عقد کیا ہے و مطلق مین قبول نکیا جاوے واسطے زیادت کذب اوسکے ۱۲ درمختار و رد المحتار

مسئلہ ۱۰۵ گواہی وکلا کی کہ دروازہ ہار قضاۃ پر جمع ہوتے ہین اور وکیل بالخصوص اونکی پاس ہوتے ہین مقبول نہو ۱۲ درمختار و رد المحتار

مسئلہ ۱۰۶ گواہی اہل صناعات دنیہ یعنی بے رتبہ و فرومایہ مانند کساح و زبال و جولاہہ و حجام پچھنے لگانے والا اصح یہ ہے کہ قبول کیا جاوے کہ قوم صالح اوسکو کرتے ہین ۱۲ عالمگیری

فائدہ کساح جاروب جھاڑنیوالا و زبال خاکروب یعنی سرگین اوٹھانیوالا ۱۲ صراح

مسئلہ ۱۰۷ گواہی قیدی حادثہ مین جو قیدخانہ مین ہوا ہو قبول نکیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۱۰۸ شہادت دشمن کی اوپر دشمن کے اگر عداوت دنیاوی ہے تو قبول نکیا جاوے و کردینے ہی تو قبول کیا جاوے ۱۲ قاضی خان

فائدہ معنی عداوت یہ ہے کہ خوش ہو برنج دوسرے کے و غمگین ہو نجوشی اوسکے و گر گواہی نفع عدو کی دیا تو قبول کیا جاوے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۱۰۹ گواہی دوست کی واسطے دوست کے قبول کیا جاوے مگر جب انتہا دوستی ہو کہ ہر ایک نے مال دوسری مین تصرف کرتا ہے ۱۲ درمختار

باب بیان مین اوسکی جسکی شہادت بسبب تہمت کے مقبول نہین ہوتی ہے و یا تناقص کے و یا لازم ہونی توڑنے حکم قاضی کے

فائدہ جاننا چاہئے کہ جس جاے فقہا نے لہ لکھے ہین اوس سے مراد گواہی نفع ہے چنانچہ ہمنے ترجمہ لہ کا واسطے اوسکے کرینگے و جس جاے علیہ کہے ہین مراد اوس سے گواہی ضرر ہے چنانچہ اوسکا ترجمہ اوسپر کیا ہون و کیا جاتا ہے ۱۲

فصل بیان مین تہمت ولاد و نسبت کے

قاعدہ ۶۰ شہادت مان و باپ کے واسطے اولاد و اولاد اولاد اپنے اگرچہ اسفل ہون جائز نہین ہے یعنی شہادت اصل کی واسطے فرع اپنے ۱۲ عالمگیری و انقرادے۔

مسئلہ ۱۱۰ جب شہادت دیا دادانے واسطے پوترے اپنے اوپر پسر اپنے تو قبول کیا جاوے ۱۲ انقرادے

قاعدہ ۶۱ شہادت فرع کی واسطے اصل اپنے یعنی شہادت ولد کی

واسطے والدین اپنے وداد او نانا و دادی ونانی اگرچہ بلند ہون جائز نہین ہے
واوپر اصل کے جائز ہے ۱۲ عالمگیری و درمختار

مسئلہ ۱۱۱ جب گواہی دیا پسر نے اوپر باپ کے واسطے مان اپنے دیا گواہی دیا اوپر باپ کے بطلاق دینے سوکن مان کے وحالانکہ مان نکاح پدر مین موجود ہے تو قبول نکیا جاے ۱۲ انقرادی

مسئلہ ۱۱۲ گواہی دئے دو پسر نے اوپر باپ اپنے بطلاق مادر اپنے تو دیکھا جاے کہ اگر مان و باپ منکر ہین تو قبول کیا جائے وگر مان دعوی کرتی ہے تو قبول نکیا جاے ۱۲ فتاوی انقرادی۔

مسئلہ ۱۱۳ اگر گواہی دئے دو پسر نے اوپر زوجہ پدر اپنے کہ اوسنے مرتد ہوی ہے وحالانکہ اوسنے منکر ہے تو دیکھا جاے کہ اگر مادر اونکے زندہ ہے تو قبول نکیا جاے وگر مردہ ہے تو دیکھا جاے کہ اگر باپ انکار کیا تو قبول کیا جاے وگر دعوی ردت کیا تو مقبول نہو ۱۲ فتاوی انقرادے

مسئلہ ۱۱۴ ایک عورت نے بچہ جنی ودعوی کی کہ بچہ خاوند سے میرے پیدا ہے وحالانکہ زوج منکر ہے پس گواہی دئے زوج پر باپ و پسر اوسکا کہ شوہر نے اقرار کیا کہ بچہ اپنا ہے اس عورت سے تو کہے امام محمد رحمہ اللہ نے مبسوط مین کہ گواہی پدر و پسر او سپر جائز ہے ۱۲ قاضیخان۔

فائدہ پسر سے مراد وہ پسر ہے کہ زن دیگر سے ہو ورنہ گواہی بنفع مادر اپنی ہوجی

وہ قبول نہین ہے چنانچہ مسائل انقراوی سے معلوم ہوا ۱۲ -

مسئلہ ۱۱۵ اگر گواہی دئے پدر عورت و جد اوسکا اوپر اقرار زوج کے ہونے ولد اپنے تو قبول نکیا جاے کہ گواہی اپنی ولد کے واسطے ہوئے ۱۲ فتاوی قاضی خان -

مسئلہ ۱۱۶ اگر زوج نے دعوی کیا کہ ولد اپنا ہے و عورت منکر ہے پس گواہی دئے اوسپر کہ اوسنے جنی و اقرار کی کہ یہ بچہ یہ زوج سے ہے تو اوسمین اختلاف ہے بروایت ہشام مقبول نہو ۱۲ قاضی خان -

مسئلہ ۱۱۷ شہادت لعان کرنیوالے کے واسطے ولد کے جسکے ولدیت کو انکار کیا ہے قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۱۸ دو پسر ملاعنہ کہ بطن واحد مین ہوے ہین جب گواہی دئے واسطے نفی کرنے والہ اپنے تو قبول نکیا جاے ونہ شہادت اولاد اونکی ۱۲ قاضی خان

قاعدہ ۶۲ شہادت زوج کی واسطے زوجہ اوسکے مقبول نہو اگرچہ زوجہ باندی غیر ہو اور شہادت عورت کے واسطے شوہر اوسکے قبول نکیا جاے اگرچہ شوہر مملوک ہو ۱۲ عالمگیری -

مسئلہ ۱۱۹ عورت کو تین طلاق دیا و حالانکہ وہ عورت عدت مین ہے تو عورت کی شہادت واسطے طلاق دینے والہ کی قبول نکیا جاے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۱۲۰ شہادت مرد کی واسطے زن اوسکے جو عدت مین اوس سے ہے بعد طلاق دہی کے تو قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری آبیان مطلب

مسئلہ ۱۲۱ اگر گواہی دیا واسطے زوجہ اپنے وحالانکہ وہ عدل ہے و حاکم نے شہادت اوسکی رد نکیا تہا یہانتک کہ زوج نے اوسکو طلاق بائن دیا و عدت اوسکی گذر گئی تو ابن شجاع رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ قاضی نے شہادت کو اوسکی جاری کرے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل عدم قبول الفسق

مسئلہ ۱۲۲ اگر گواہی دیا یک مرد نے واسطے یک عورت کے من بعد اوسکو نکاح کرلیا تو گواہی اوسکی باطل ہوی ۱۲ فتاوی قاضی خان۔ فصل مذکور

قاعدہ ۶۳ جو گواہی کسی حادثہ مین مردود ہوی تو بعد اوسکی مقبول نہو ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۲۳ اگر شہادت دیا واسطے زوجہ اپنی و قاضی نے شہادت اوسکی رد نکیا یہانتک کہ زوج نے زوجہ کو طلاق بائن دیا من بعد دوبارہ شہادت دیا تو شہادت اوسکی جائز ہے وگر قاضی نے شہادت اوکی و کی جو واسطے زوجہ کے تہی رد کردیا و من بعد بائن کرنیکے شہادت کو اعادہ کیا یعنی دوبارہ دیا تو شہادت اوسکی قبول نکیا جاسے کیون کہ شہادت اوسکی اس حادثہ مین مردود ہوی ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۶۴ گواہی شوہر کی اوپر زوجہ کے مقبول ہے مگر بزنا اوسکے و قذف اوسکے اور اوس صورت مین جب گواہی دیا اوپر اقرار زوجہ کے کہ وہ باندی مرد کی ہے جو دعوی اوس زوجہ پر کرتا ہے تو مقبول نہو لاکن جب زوج نے اوس کو مہر دیچکا ہے و مدعی

کہتا ہے کہ مین اوسکو اذن نکاح دیا تہا ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۶۵ گواہی مرد کی واسطے والدین اوسکے جو بسبب شیر خواری کے ہین قبول کیا جاے اور واسطے اوسکی جسکو زوجہ اوسکی دودہ پلائی ہے اور واسطے پدر و مادر زوجہ کے اور واسطے زوج دختر اپنے جسکو ہماری عرف مین داماد کہتے ہین اور واسطے زوجہ پدر اپنی یعنی مادر علاتی و زوجہ پسر اپنی و بہن زوجہ اپنی و ربیبہ کے یعنی دختر زوجہ جو دوسرے شوہر سے ہے قبول کیا جاے ۱۲ عالم گیری و القراوی مگر جب خصومت دراز ہوی دو برس تک ہمراہ اونکی خصومت کیا و عدل نہو ۱۲ در مختار و رد المحتار

فائدہ خصومت کئے شہود و مدعی علیہ نے روبروے قاضی کے تو جب شہود مستور الحال ہین تو قبول شہادت نکرے اگرچہ خصومت دراز نہو واسطے تہمت کے بسبب مخاصمت کے اور جب گواہان عادل ہون تو قبول کیا جاے بسبب بر خاست ہونے تہمت کے ساتھہ عدالت کے ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۶۶ شہادت برادر کی واسطے برادر کے و اولاد برادر کے جائز ہے یعنی قبول کیا جاے اور واسطے اعمام و اولاد اونکے اور ماموان و خالات و عمات یعنی پہوپہیان ۱۲ عالمگیری و ہدایہ

قاعدہ ۶۷ شہادت مرد کے واسطے عبد اپنی و مکاتب و مدبر و باندی و ام ولد اپنی جائز نہین ہے اسلئے کہ شاہد کو مشہود بہ مین حق ہے پس شہادت اپنی

نفس کے لئے دیتا ہے وگر گواہی اونپر دیا تو جائز ہے ۱۲ برجندی

قاعدہ ۶۸ شہادت غلام قن و مکاتب و مدبر و ام ولد حقوق عباد مین ہمارے پاس جائز نہین ہے و ایسا ہے شہادت معتق البعض ۱۲ فتاوی انقروی اگرچہ یہ قاعدہ سابق مین ذکر کیا تہا مگر واسطے موافقت باب کے عود کیا ۱۲

فصل بیان مین تہمت کھینچنے شاہد کی بشہادت اپنی بطرف اپنے نفع کو یا دفع کرنے اپنی ذات سے تاوان کو

قاعدہ ۶۹ تہمت سی جو منع کرنیوالے قبول شہادت کی ہے کہینچنا شاہد کا بطرف نفس خود غنیمت کو یا دفع کرنا اپنی نفس سے تاوان کو ہے ۱۲ فتاوی قاضیخان

قاعدہ ۷۰ شہادت اجیر کی واسطے استاد اوسکی قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

فائدہ مراد اجیر سے تلمیذ خاص ہے و تلمیذ خاص وہ ہے کہ طعام خوری کرتا ہے ہمراہ استاذ کے و عیال مین اوسکی رہتا ہے و اوسکو اجرت معینہ نہین ہے ۱۲ عالمگیری و تلمیذ خاص وہ ہے کہ ضرر استاذ کو ضرر اپنا جانے و نفع استاذ کو نفع اپنا ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۱۲۴ گواہی اجیر وحد مقبول نہو واسطے استاذ کے نہ تجارۃ مین و نہ کسی چیز مین و اجیر وحد وہ ہے کہ جسکو کرایہ مین لیا ہے باجرت معلومہ بطور روزانہ و یا ماہانہ و یا سالانہ کیونکہ اجیر وحد مستحق اجرت بمعنی زمان ہوتا ہے

وقت گواہی مین مستوجب اجر ہوگا پس گویا ہوا مانند کرایہ لینے والہ کا واسطے گواہی کے ۱۲ عالمگیری و قاضی خان وہدایہ - اس زمانہ مین بعض عدالت مین گواہی اجیر وحد قبول کرتے ہین سراسر خلاف فقہہ ہے کہ در مختار ورد المحتار و تنقیح حامدیہ مین یہ مسئلہ تحریر ہے چنانچہ تنقیح حامدیہ کا ترجمہ لکھتا ہون سوال کیا گیا جب گواہی اجیر خاص روزانہ نے واسطے کرایہ لینے والہ اپنی کے دیا آیا گواہی اوسکی مقبول واسطے تہمت کے نہو جواب ہان و مسئلہ بحر و تنویر مین ہے سوال کیا گیا شہادت تابع مین واسطے متبوع اپنی مانند خادم کہ معاش اپنی اوس سے طلب کرتا ہے جواب ہان کہ مراد اجیر سے اجیر ماہانہ ہے کیونکہ وہ اجیر خاص ہے اپنی منافع پر اجرت کو واجب کرتا ہے پس جب گواہی دیا اوسکی واسطے مدت اجارہ مین تو ہوتا ہے گویا گواہی باجر دیا ایسا ہی ہے تبیین الکنز مین و مانند اوسکے علاوے و درر مین ۱۲ اور فتاوی الفقراویہ مین تحریر ہے کہ شہادت اجیر وحد واسطے استاذ اپنے قبول نکیا جاسے نہ تجارت مین و غیر مین اوسکے برابر ہے کہ اجیر روزانہ ہو یا ماہانہ یا سالانہ ۱۲ و ہمارے عرف مین اجیر وحد ملازم خاص کو کہتے ہین کہ دوسرے کا نوکر نہو ۱۲

مسئلہ ۱۲۵ گواہی اجیر مشترک کی جائز ہے جمیع روایات مین ۱۲ فتاوی قاضی خان

فائدہ اجیر مشترک مانند دھوبی و حجام و دایہ وغیرہ کہ چند جا کی نوکری کرتی ہین[۱۲] و اجیر مشترک مستوجب اجر بغیر عمل کہ جسپر عقد اجارہ ہوا ہی نہین ہوتا ہے

پس شہادت سے یہ ستوجب اجرت نہوا اسلئے شہادت دایہ اوپر ولادت کی بشرط عدالت قبول ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۲۶ شہادت استاذ و کرایہ لینے والہ کے واسطے تلمیذ و اجیر کی مقبول ہے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۱۲۷ کہا امام محمد رحمہ اللہ نے کرایہ مین لیا ایک کو یک روز و اوسی روز مین اجیر نے واسطے کرایہ مین لینے والہ کے گواہی دیا تو قیاس یہ ہے کہ قبول نکیا جاسے ۱۲ رد المحتار

مسئلہ ۱۲۸ جب گواہی دیا اجیر ماہانہ واسطے استاذ اپنے یعنی نوکر رکھنی والہ و کرایہ لینے والہ کے و گواہی اوسکی رد نکیا گئے و تعدیل اوسکی نکرائی گئی یعنی عادل ہے یا چہ دریافت نہوا تہا یہانتک کہ ماہ گذر گیا و تعدیل ہوی تو شہادت اوسکی قبول نکیا جاسے ۱۲ قاضی خان -

مسئلہ ۱۲۹ اگر گواہی دیا غیر اجیر کہ مشہود لہ کا اوسوقت اجیر نہ تہا من بعد اوسکا اجیر ہوا قبل حکم قاضی کے بشہادت تو شہادت اوسکی باطل ہوی وہ جیسا کہ شہادت دیا درحالیکہ عدل ہے و قبل قضا رفاسق ہوا تو گواہی مقبول نہوگی ۱۲ فتاوی قاضی خان بہ بیان مطلب

مسئلہ ۱۳۰ اگر قاضی سے نے شہادت غیر اجیر کی رد نکیا تہا من بعد اجیر ہوا و مدت اجارہ گذر گئی تو اوس گواہی پر حکم نکیا جاسے کہ آنا اجارہ کا اوپر شہادت

ابطال شہادت ہے پس اگر قاضی نے شہادت کو اوسکے باطل نکیا تہا و نہ قبول کیا تہا واجیر نے بعد گذر نے مدت اجارہ کے دوبارہ گواہی دیا تو شہادت ثانیہ اوسکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۳۱ گواہی کرایہ مین لینے والہ کی نسبتے کرایہ دئی ہوی کی واسطے کرایہ مین دینے والہ کے اور گواہی عاریت لینے والہ کی واسطے عاریت دینے والہ کے بچیز عاریت دادہ قبول نکیا جاسے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۳۲ اگر کرایہ مین لیا گہر کو ایک مہینہ و تمام ماہ رہا من بعد یک مدعی دوسرا آیا و مستاجر نے بدار شہادت دیا ہمراہ مرد دیگر کے تو قاضی نے مدعی سے سوال کرے کہ کرایہ بامر تیرے تہا یا نہین اگر کہا کہ میرے امر سے تہا تو گواہی کرایہ مین لینے والہ کے قبول نکرے وگر کہا بغیر امر میرے تہا تو قبول کیا جاسے ۱۲ فتاوی عالمگیری

مسئلہ ۱۳۳ اگر گواہی دیا کرایہ مین لینے والہ ساتہہ مرد دوسرے کے کہ دارہ ملک کرایہ دہندہ ہے تو قبول کیا جاسے والیسا ہے اگر دو مستاجر گواہی دئی تو ۱۲ فتاوی انقراوی و عالم گیری

مسئلہ ۱۳۴ یک نے دعوی مکان کیا و دو شاہد گواہی بملک دئے و کہے کہ ہمکو واسطے بنانے و تعمیر اوسکے بکرایہ لیا تہا تو جائز ہے ۱۲ خلاصۂ قاضی خان

مسئلہ ۱۳۵ اگر شاہد گہر مین بلا کرایہ رہتا ہے و گواہی دار کے واسطے ساکن کرانے والہ و یا مدعی دیگر کے دیا تو قبول کیا جاسے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۲۷ شہادت شریک کی واسطے شریک اوسکی اوس شئے کی جو شرکت سے اونکی ہے قبول نکیا جاے کہ شاہدنے اپنے واسطے حق ثابت کرتا ہے وگر گواہی دیا اوس چیز کی جو شرکت سے دونون کے نہین ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۱۳۶ ایسا ہے حکم ہے گواہی مین اجیر یک شریک کے واسطے شریک دوسری کے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۳۷ جب گواہی دئے دو مرد نے ہمارے اور فلان کے اوپر اس مرد کی ہزار درہم ہین تو یہ مسئلہ چند صورت پر ہے پہلا یہ کہ تصریح کرین اوپر شرکت کی بائینطور کہ گواہی دیوین کہ واسطے فلان کے اور ہمارے اس مرد پر ہزار درہم مشترک ہین تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے دوسری یہ کہ بیان قطع شرکت کرین بائینطور کہ گواہی دیوین کہ واسطے فلان کے اس پر پانسو درہم ہین کہ واجب بسبب جداگانہ ہے و ہمارے اوسپر پانسو کہ واجب بسبب جداگانہ ہے تو گواہی اونکی حق فلان مین قبول کیا جاے تیسرا یہ کہ شہادت کو مطلق کرین و کچھہ بیان شرکت و قطع نکرین تو اسصورت مین گواہی اونکی مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۳۸ ایک مرد کی تین شخص پر ہزار درہم ہے دو انسے گواہی دے کہ صاحب دین نے اون دو کو اور فلان کو ہزار سے جو اوسپر و ہمپر تہا بری کیا ہے تو دیکہا جاے کہ اگر بعض ضامن بعض ہین تو شہادت اون دو کی قبول نکیا جاے و اگر یک دوسریکا ضامن نہین ہے پس اگر گواہی دے بکلمہ والدہ کہ ہمکو و فلان کو بری

کر دیا ہے تو گواہی قبول نکیا جاسے وگر گواہی دیا کہ ہمکو بری جدا گانہ کیا و فلان کو علی حدہ تو شہادت اونکی حق فلان مین قبول کیا جاسے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۳۹ تین شخص ہین کہ اونکی ایک مرد پر ہزار درہم دین ہے پس دو اونسے اوپر تیسرے کے گواہی دئے کہ اوسنے مدیون کو اپنے حصہ سے بری کر دیا ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاسے کیونکہ ہر دو نے شرکت تیسرے کو جو قبضہ کرنیکے مدیون سے دفع کرتے ہین و ایسا ہی حکم ہے اگر قبض کئے کوئی شئے دین سے پہر گواہی دئے کہ تیسرا نے مدیون کو اپنے حصہ سے بری کیا ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۴۰ دو عورت نے اوپر شوہر اپنی ہمراہ ایک مرد کے گواہی دئے کہ اوسنے کہا ہے اپنی عورتان سے کہ تم طالقہ ہین تو گواہی جائز نہین ہے اوپر طلاق اون دو عورت کی ہونہ غیر پر اون دو عورت کے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۴۱ ایک مرد نے غلام کو فروخت کیا و تسلیم مشتری کردیا من بعد ایک مرد نے دعوی کیا کہ اوسنے مشتری سے خرید کیا ہے و مشتری انکار کیا پس شہادت دیا بائع نے واسطے مدعی کے تو قبول نکیا جاسے کہ اوسمین دور کرنا ذمہ داری کا اپنی نفس سے ہے ۱۲ فتاوی انقروی

مسئلہ ۱۴۲ یک مرد نے غلام کو بیچا و اوسکو مشتری کو دیا من بعد غلام نے دعوی کیا کہ مشتری یعنی خریدنے والہ اوسکو آزاد کیا ہے و مشتری منکر ہے و بائع یعنی بیچنے والہ گواہی دیا اسبات کے تو قبول نکیا جاسے کیونکہ بائع نے اس گواہی سے

ارادہ کرتا ہے کہ حق مشتری کو واپسی مین بصورت پائے جائے عیب کے باطل کرے ۱۲ فتاوی قاضی خان و انقرادی

مسئلہ ۱۴۳ اگر دعوی کیا مشتری نے کہ اوسنے فلان سے فروخت کیا ہے و فلان منکر ہے و بائع نے واسطے مشتری کے گواہی دیا تو قبول نکیا جائے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۴۴ دو مرد نے یک پارچہ کو خرید کئے یک مرد سے وثمن دئے تھے و یا ندئے تھے کہ یک مرد آیا و دعوی کیا کہ کپڑا اپنا ہے و مشتریان نے اوسکی لئے ثبوت گواہی دئے و یا گواہی دئے اوپر اقرار بائع کے کہ ملک اوس مرد کے ہے تو شہادت اونکی جائز نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۴۵ دو مرد نے یک باندی کو بشرط فاسد خرید کئے و قبضہ کرلئے اوسکو من بعد یک مرد نے دعوی لونڈی کیا و مشتریان نے اوسکے لئے گواہی دئے تو دیکھا جائے کہ اگر گواہی دئے بعد توڑنے بیع فاسد و واپس کرنے جاریہ کے اوپر بائع کے تو گواہی اونکی جائز ہے و گر پیش از نقض بیع گواہی دئے دحالانکہ کنیزک اونکی قبضہ مین موجود ہے و یا اونکی قبضہ مین ہلاک ہوے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے کہ مبیع بہ بیع فاسد مضمون بالقیمت ہوتی ہے و گر قاضی نے توڑنا بیع فاسد کا کیا تھا و یا آپس مین راضی اوپر فسخ بیع کے ہوے تھی و عین اونکی قبضہ مین ہے یہانتک کہ گواہی دئے کہ وہ لونڈی ملک مدعی کی ہے تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے کہ وہ جاریہ اونپر مضمون بقیمت ہے و شہادت اونکی نقل ضمان مین

اپنے سے قبول نکیا جاے ۱۲ قاضی خان وعالمگیری

مسئلہ ۱۴۶ یک مرد نے یک مرد سے بشرا صحیح کنیزک خرید کیا و ہریک نے قبض جاریہ و قبض ثمن کرلئے من بعد ہردو نے اقالہ کرلئے و یا مشتری نے لونڈی کو بغیر حکم قاضی کے بسبب عیب و پر بائع کے واپس کیا و بائع نے قبول کرلیا من بعد ایک مرد آیا و دعوی کیا کہ وہ باندی ملک اپنی ہے و دو شاہد گذار ایک مشتری و یک مرد دوسرا تو شہادت مشتری کی قبول نکیا جاے کیونکہ اقالہ ورد بعیب بمنزلۂ بیع جدید کے ہے حق تیسری مین پس ہوتا ہے گویا مشتری فروخت کیا اوسکو بائع سے من بعد گواہی دیا کہ ملک مدعی ہے و شہادت دوسری بسبب مفرد ہونے کے قابل نہین ہے برابر ہے کہ جاریہ کو مشتری نے واسطے لینے ثمن کے روکہ رکہتا تہا و یا اوسکو بائع کو دیا تہا و گر واپس کرنا بعیب بعد قبض بحکم قاضی و یا قبل قبض مشتری بغیر قضا تہا و یا واپسی بخیار رویتہ و یا بخیار شرط تہی من بعد گواہی دیا مشتری نے ہمراہ غیر اپنی واسطے مدعی کے تو شہادت دونون کی جائز ہے برابر ہے کہ مشتری نے شہادت بعد واپس کرنیکی اوپر بائع کے باسباب مذکورہ دیا و یا جاریہ بعد فسخ کے قبضۂ مشتری مین بعوض ثمن محبوس یعنی روکی ہوی ہو و گر محبوس ثمن کیا تہا و جاریہ قبضۂ مشتری مین ہلاک ہوی من بعد گواہی بجاریہ واسطے مدعی کے دیا تو تو گواہی ہردو کی باطل ہے ۱۲ عالمگیری و قاضی خان ورد المحتار مین

مرقوم ہے کہ گواہی مرد دیگر مفرد ہے ۱۲

مسئلہ ۱۴۷ دو مردنے گواہی دئے اوپر یک مرد کے کہ اوسنے اپنا گھر اس مدعی بہزار درہم فروخت کیا اس شرط پر کہ ہم ضامن ثمن ہین کہے امام محمد رحمہ اللہ نے اگر ضمانت اونکی اصل بیع مین ہو تو گواہی اونکی قبول نکیا جائے کہ بیع تام ہوتی ہی بضمانت اونکی پس گویا اونہون نے بیع کیا و گر ضمانت اصل بیع مین نہین ہے تو شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۴۸ یک مرد پر گواہی دئے دو مرد نے واسطے یک مرد کے کہ اوسنے یہ دار کو اس مرد سے بہزار درہم فروخت کیا اس شرط پر کہ ہم واسطے مشتری کے ضامن بالدرک ہوئے ہین کہے محمد رحمہ اللہ نے کہ اگر ضمانت اصل بیع مین ہے تو شہادت اونکی جائز نہین ہے وگر اصل بیع مین نہین ہے تو جائز ہے ۱۲ عالمگیری

فائدہ ضمان بالدرک وہ ہے کہ اگر شئے تیسرے کی نکلی تو ہم ثمن کے لئے واسطے مشتری کے ضامن ہین ۱۲

مسئلہ ۱۴۹ یک مرد نے باندی کو خریدی کیا و اوسکی واسطے دو مرد نے ضامن ہوئے بآن چیز کہ لاحق ہوگا اوس مشتری کو اوس جاریہ مین من بعد گواہی دئے کہ بائع نے ثمن مشتری سے لیا ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جائیگا ایسا ہے اگر گواہی دئے کہ بائع نے مشتری کو ثمن سے بری کردیا ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۵۰ دو ضامن مال نے گواہی دئے یک مرد پر کہ اوسنے ضامن ہوا ہے

اس مال کا تو قبول نکیا جاے ۱۲ الفقرویہ

مسئلہ ۱۵۱ کفیل بنفس مدعی علیہ جسکو حاضر ضامن کہتے ہین گواہی دیا کہ مدعی علیہ نے اوراد امال جسکا دعوی وکفالت ہی کر دیا ہے تو قبول نکیا جاے وہی صحیح ہے ۱۲ الفقرویہ

مسئلہ ۱۵۲ ایک مرد نے ضامن ہوا واسطے ایک مرد کے کہ جو چیز فلان کو فروخت کریگا پس کہا طالب نے کہ مین فلان کو ہزار درہم فروخت کیا ہون و ضامن نے اسبات کا منکر ہوا واسپر دو پسر اوسکی گواہی دے کہ اوسنے یعنی طالب بیع ہزار درہم کیا ہے تو شہادت اونکی جائز ہے وایسا ہے جب ضامن منکر ہوا وگواہی دی دو ابن اوسکے کہ فلان نے تجھے امر کیا کہ تو ضامن میرے لئے اوس سے ہو و تو نے ضامن اوسکا ہوا جو فروخت کریگا واوسنے بیع کیا ہزار درہم تو کہے محمد رحمہ اللہ نے شہادت پسران جائز ہے و ضامن گرفت جاے ہزار درہم و ضامن رجوع کرے ہزار جسپر کہ امر بضمانت کیا ہی ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۵۳ شہادت شفیعان کی بفروخت اوپر بائع منکر کے جائز نہین ہے اگر طلب شفعہ کرین تو و گر تسلیم شفعہ کئے یعنی ہم مکان نہین لیتے ہین کہے تو گواہی اونکی واسطے مشتری کے جائز ہے و گر مشتری منکر خریدی ہوا و بائع نے دعوی کیا تو شہادت اونکی جائز نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۵۴ شہادت ولد شفیع و والد اوسکے اس مین مانند گواہی شفیع ہی ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۵۵ اگر دو پسر شفیع گواہی بتسلیم شفعہ دئے تو جائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۵۶ گواہی مولی و ولد و والد اوسکی واسطے غلام و مکاتب کے کہ ہر دو طالب شفعہ ہین جائز نہین ہے وگر گواہی دئے کہ ہر دو نے تسلیم شفعہ کئے ہین تو جائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۵۷ جب گواہی دئے بائع واولاد اوسکے کہ شفیع نے شفعہ مشتری سے طلب کیا و مشتری منکر ہے وحالانکہ مکان بقبضہ مشتری ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے کہ بائع نے اس گواہی سے نقل کرنا عہدہ کا اپنی نفس سے چاہتا ہے فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۵۸ اگر گواہی دئے پسران بائع کہ شفیع نے شفعہ کو تسلیم یعنی ترک کردیا ہے تو جائز ہے وگر بائع اسبات کی گواہی دیا تو جائز نہین ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۵۹ اگر گواہی دئے دو پسر بائع کہ مشتری نے مکان کو بوجہ شفعہ شفیع کو دیا من بعد گھر کو اوس سے خرید کیا ہے تو گواہی قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۶۰ جب گھر کی دو شفیع ہون پس دو شاہد گواہی دئے کہ ایک اونکا تسلیم شفعہ کیا ہے و نہین جانتے ہین کہ کسنے اون دو سے تسلیم کیا ہے تو گواہی اونکی باطل ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۶۱ اگر تین شفیع ہین و دو اونسے گواہی دئے اوپر تیسرے کے کہ اوسنے تسلیم شفعہ کیا ہے اور کہی کہ ہمنے ہمراہ اوسکے تسلیم شفعہ کئے ہین تو شہادت اونکی

جائز ہے وگر کہے کہ ہم طلب شفعہ کرتے ہین تو شہادت اونکی باطل ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۶۲ شہادت وصی کی بدین واسطے میت کے مقبول نہو جب ورثہ چھوٹے یعنی نابالغ ہین ویا بعض نابالغ ہین کیونکہ اوسنی بشہادت اپنی حق نفس اپنا ثابت کرتا ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۶۳ اگر ورثہ جوان ہین تو شہادت اوسکی جائز ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۶۴ اگر گواہی دیا وصی نے بدین اوپر میت کے تو گواہی اوسکی ہر حال حال مین جائز ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۶۵ اگر گواہی دیا وصی نے واسطے بعض ورثہ کے اوپر میت کے تو دیکھنا چاہیے کہ اگر مشہود لہ یعنی جسکی نفع کی گواہی دیتا ہے صغیر ہے تو شہادت بالاتفاق جائز نہین ہے وگر مشہود لہ بالغ ہے وقت قبول کرنے وصی کے وصایت کو نابالغ تہا وقت شہادت مشہود لہ کبیر ہوا ہے تو بہی بالاتفاق مقبول نہو وگر بالغ ہے ہر دو وقت تو گواہی وصی کبیر کے لئے مقبول ہو ۱۲ فتاوی انقرادیہ

مسئلہ ۱۶۶ اگر گواہی دیا وصی نے واسطے کبیر کے اوپر اجنبی کی تو ظاہر الروایۃ مین قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۶۷ اگر گواہی دیا وصی نے واسطے وارث کبیر وصغیر کے غیر میراث مین تو قبول نکیا جاے ۱۲ انقراوی

مسئلہ ۱۶۸ اگر گواہی دئے دو وصی نے اوپر اقرار مردہ کے بدار معینہ واسطے

وارث بالغ کے تو قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۶۹ وصی نے قبول وصایت نکیا بعد موت موصی کے و نہ رد کیا یہانتک کہ شہادت دیا نزدیک قاضی کے پس قاضی اوس سے کہے کہ تو نے قبول وصایت کرتا ہے یا رد کرتا ہے اگر قبول وصایت کیا تو شہادت اوسکی باطل ہوی وگر قبول نکیا تو گواہی اوسکی جاری کرے وگر خاموش رہا و قاضی کو کچھہ خبر ندیا تو قاضی اوسکی گواہی مین توقف کرے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۷۰ وصی جب معزول ہوا و بعدہ گواہی واسطے میت کے دیا یتیم یعنے نابالغ کے دیا تو قبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۷۱ اگر گواہی دیئے دو وصی بدین کے اوپر میت کے و ورثہ میت مین نابالغان ہین تو قاضی اونکی واسطے یک وصی بناوے وگواہی وصیان قبول کرے ۱۲ فتاوی انقرادی

مسئلہ ۱۷۲ ایک شخص نے دو کو وصی بنایا و مرگیا و یک مرد آیا و دعوی دین اوپر میت کے کیا و وصیان نے بلا حجت دین کو ادا کیئے متروکہ متوفی سے من بعد ہر دو نے گواہی دیئے واسطے اوس مرد کے نزدیک قاضی کے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاوے و وصیان ضامن اوسکے ہوینگے جو دیئے ہین مال مردہ سے وگر گواہی دیئے پہلے من بعد بحکم قاضی ادا دین کیئے تو اونکو تاوان لازم نہوگا ۱۲ فتاوی انقرادے

مسئلہ ۱۷۳ جب گواہی دیوے دو مرد سنے کہ باپ اونکا فلان کو وصی بنایا ہے وفلان نی یعنی وصی اقرار وصایت کرتا ہے تو شہادت جائز ہے استحساناً وگر وصی منکر ہے تو جائز نہین ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۱۷۴ دو مدیون میت یعنی میت کا دین اونپر ہے گواہی دیوے کہ فلان کس وصی میت ہے اگر مدعی علیہ منکر ہے تو گواہی اونکی مقبول نہو وگر خصم دعوی وصایت کرتا ہے تو قبول ہو برابر ہے کہ موت مردہ ظاہر ہو ویا نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۷۵ دو قرضخواہ جنکا قرض میت پر ہے جب شہادت بوصایت یک مرد دیوے تو دیکھا جاوے کہ اگر موت مردہ ظاہر ہے ومشہود لہ دعوی وصایت نکرتا ہے تو قبول نکیا جاوے وگر مشہود لہ دعوی وصایت کرتا ہے تو استحسان مین گواہی اونکی قبول کرین وگر موت ظاہر نہین ہے تو شہادت مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۷۶ جب اقرار کئے دو وصی نے کہ ہمارے ساتھہ اس تیسری کو میت نے وصی بنایا تہا تو دیکھا جاوے کہ اگر موت ظاہر ہے ومشہود لہ دعوی وسکا کرتا ہے تو شہادت واقرار اونکا قبول کیا جاوے وگر موت ظاہر نہین ہے تو قبول نکیا جاوے ۱۲ ہدایہ وعالم گیری

فائدہ وصی اوسکو کہتے ہین کہ قریب موت والہ یک کس کو واسطے خبر گیری اطفال وحفاظت اموال وقبض دیون اپنے واداء دیون ذمگی اپنے مقرر کرے ۱۲

مسئلہ ۱۷۷ ایسا ہے حکم ہے کہ جب موصی لہا گواہی وصایت یکمرد دیوی تو ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۱۷۸ دو مردنے گواہی دے کہ میت نے ہمارے باپ کو وصی بنایا ہے وورثہ میت اقرار وصایت ویا انکار کرتے ہین تو دیکھا جاسے کہ اگر وارث اونکا دعوی وصایت کرتا ہے تو گواہی قبول نکیا جاسے وگر منکر وصایت ہے تو گواہی مقبول ہوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۷۹ اگر گواہی دے دو شاہد نے کہ مردہ نے اس مرد کو وصی کیا ہے و قاضی نے بوصی ہونے اوس مرد کے حکم کیا من بعد دو غریم ویا دو وارث ویا دو موصی لہما نے گواہی دے کہ مردہ دیگر کو وصی کیا ہے اور وہ مرد دیگر دعوی وصیت کرتا ہے تو مقبول نہو وگر گواہی قبل حکم قاضی بوصایت اول دے کہ اوس مردہ نے اول سے رجوع کر کے اس دوسری کو وصی کیا ہے تو قاضی شہادت اونکی قبول کرے جب دوسرا مدعی وصایت ہے تو ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۱۸۰ ایک وارثان کا جب اقرار کیا بدین من بعد گواہی دیا اونے اور مرد دوسرا کہ دین میت پر تہا تو قبول کیا جاے شہادت اس مقر کی مسموع ہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۸۱ ایک مرد فوت ہوا بگذاشت ورثہ و دو وارث اوسکے اقرار کئے بدین او پر میت سکے واسطے یک مرد کے من بعد گواہی واسطے اوسی مرد کے اوسی دین کے لئے نزدیک قاضی کے دئے قبل الزام قاضی دین کو اونکی حصہ مین ترکہ سے باقرار اونکے تو قبول کیا جاے گواہی اونکی کہ بمجرد اقرار اونکی قبل حکم قاضی اونپر حلول دین اونکی حصہ مین نہین ہوتا ہے وگر حکم کیا تہا قاضی نے بسبب اقرار اونکی من بعد گواہی دئے بدین واسطے اوس رجل کے میت پر تو

گواہی اونکی قبول نکیا جاے کیونکہ وہ دو وارث ارادہ کرتے ہین کہ بعض اوسکا جو اونکو لازم ہوا ہے اوپر باقی ورثہ کے نقل کردیوین پس کہینچنا غنیمت واقع تاوان ہوا ۱۲ فتاوی الفراوی

مسئلہ ۱۸۲ جب گواہی دیئے دو وارث نے اوپر وصیت کے تو تنہا دینا اونکی جائز ہے تمام ورثہ پر کیونکہ تہمت اونکی شہادت مین نہین ہے وگر عادل نہین ہین ویا اقرار کئے وگواہی ندئے تو وصیت اونکو لازم ہوگی بحصہ اونکی نصیب مین کیونکہ اقرار اونکا حجت غیر پر نہین ہے والیسا ہے جو شہادت کہ بغیر صفت عدالت ہوگی حجت غیر پر نہوگی ۱۲ فتاوی الفروی

مسئلہ ۱۸۳ شہادت دیئے دو شاہد نے بوصیت ثلث واسطے ایک کے و دو ثانی نے شہادت بوصیت بہ ثلث واسطے دوسرے کے دیئے بعد تقسیم قاضی مال کو درمیان موصے لہ و درمیان ورثہ کے تو گواہی وارثان مردود کیا جاے کیونکہ اوسمین توڑنا قسمت قاضی کا ہے و قسمت قاضی مانند قضا اوسکی ہے ۱۲ خلاصہ عالمگیری

مسئلہ ۱۸۴ ایک مرد مرگیا و وصیت کیا تہا واسطے محتاجین پروسش اپنی بکوی چیز و ورثہ نے وصیت اوس مردہ کو منکر ہوے پس شہادت دئے اوپر وصیت کے دو مرد پروسیان سے اوسکی کہ اونکی اولاد محتاج ہین کہے امام محمد رحمہ اللہ نے کہ شہادت اونکی قبول نکیا جاے کیونکہ وہ دو لون نے گواہی دئے واسطے اولاد اپنی اوس چیز مین کہ خاص باو لا داونکی ہے پس

شہادت اونکی باطل ہوی وجب حق اولاد مین باطل ہوے تو بالکلیہ باطل
ہوے کہ شہادت واحدہ ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان
مسئلہ ۱۸۵ اگر گواہی دئے شاہدان نے کہ میت نے ثلث مال اپنی واسطے
محتاجین اہل بیت اپنے وصیت کیا ہے حالانکہ شاہدان فقیران ہین اہل بیت موصے سے دیا
ولد اونکا ہے محتاج اہل بیت سے اوسکی تو گواہی اونکی جائز نہین ہے دگر شاہدان
غنی ہین وکوئی ولد فقیر اونکو نہین ہے تو شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ عالمگیری
مسئلہ ۱۸۶ اگر وصیت کیا بکوی شئے اپنی مال سے واسطے مسجد قبیلہ کے و ورثہ
اوسکے انکار وصیت کئے وبعض اہل مسجد گواہی بوصیت دیے تو گواہی اونکی جائز
ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان
مسئلہ ۱۸۷ جب وقف کیا ایک مرد نے اوپر محتاجین پروسش اپنی و دو شخص
محتاج پروسیان سے گواہی دئے تو شہادت اونکی قبول کیا جاے جب
بے شمار محتاج ہین تو ذکر معدود ہین کہ شمار مین آسکتے ہین و اپنی اولاد محتاجین
کے لئے گواہی دئے تو قبول نکیا جائے واوسی پر فتوی ہے ۱۲ خلاصہ عالمگیری
مسئلہ ۱۸۸ ایک مرد نے وقف کیا کوئی چیز اوپر مکتب کے جو قریہ مین ہے
اوپر استاذ اوس مکتب کے وکسی نے اوس وقف کو غصب کرلیا وبعض اہل قریہ نے
گواہی دئے کہ یہہ وقف فلان بن فلان ہے اس مکتب پر و شہود کو اولاد
اوس مکتب مین نہین ہین دیا بچہ ہا دنکی اوسمین ہین تو گواہی اونکی قبول کیا جاے

وہی اصح ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۸۹ جب گواہی دئے اوپر وقف کے واسطے مسجد جامع کے یا اوپر مسافران محتاجین کے تو گواہی اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۹۰ اصحاب مدرسہ نے گواہی دئے بوقت شئ اوپر مدرسہ کے تو معتمد یہ ہے کہ گواہی اونکی قبول کیا جاے ولاکن گواہی اونکی غلہ وغیرہ مین قبول نکیا جائے مانند گواہی کے باجارہ دینے وقف کے وسواے اوسکے قبول نکیا جاے کہ اوس گواہی مین حق شاہد ہے اگر اوس نے کہا کہ حق اپنا باطل کیا ہون تو اوسکو پونہچا ہے کہ طلب حق کرے وا اپنا حق لیوے تو شاہد اپنی نفس کا ہوا پس واجب ہے کہ گواہی اوسکی قبول نکیا جاے ۱۲ ردالمحتار وفتاوے قاضی خان۔

مسئلہ ۱۹۱ اگر گواہی دیا بوقف اپنی ذات پر یا اوپر کسیکے اولاد سے اپنے اگرچہ اسفل ہون یا اوپر باپ و دادا اپنے اگرچہ بلند ہون قبول نکیا جاے ۱۲ فتاوی الفقروی

مسئلہ ۱۹۲ اگر گواہی دیا ایک شاہد نے کہ فلان نے وقف کیا ہے اوپر زید کے و دوسرا شاہد گواہی دیا کہ فلان مذکور نے عمرو پر وقف کیا ہے تو گواہی قبول کیا جاے و محاصل اوسکا بطرف فقرا صرف کیا جاے کیونکہ دونون شاہد اتفاق کئے اوپر وقف کے ۱۲ فتاوی الفقروے

مسئلہ ۱۹۳ اگر گواہی دیا ایک مرد نے بوقف اوپر اپنی اور اجنبی کے تو قبول نکیا جاے نہ حق مین شاہد کے و نہ حق اجنبی مین ۱۲ فتاوے الفقروی

مسئلہ ۱۹۴ اگر گواہی دے بعض اہل قریہ نے اوپر بعض کے اوس اہل قریہ سے
بزیادت خراج کے تو قبول نکیا جاے وگر خراج ہر زمین معین ہے ویا خراج
شاہد پر نہین ہے تو گواہی قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری ورد المختار

مسئلہ ۱۹۵ اہل قریہ ویا اہل کوچہ غیر نافذہ گواہی دے کہ فلان زمین اپنی
قریہ ویا کوچہ سے ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے وگر کوچہ نافذہ ہے تو دیکھا
جاے کہ اگر دعوے حق اپنی نفس کے لئے کیا تو قبول نکیا جاے وگر کہا کہ
کوئی شئے نہین لیتا ہون تو قبول کیا جاے ۱۲ فتاوی عالمگیری

فائدہ کوچہ نافذہ وہ ہے کہ سربستہ نہو بلکہ راستہ اوسمین سے چلا جاتا ہے
وگر سربستہ ہے تو غیر نافذہ ہے ۱۲

مسئلہ ۱۹۶ اہل کوچہ غیر نافذہ نے اگر گواہی دے کہ فلان شئے مصالح
کوچہ سے ہے تو قبول نکیا جاے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۱۹۷ اگر مقتول محلہ مین پایا گیا وقاتل اوسکا معلوم نہین ہوا اہل محلہ
گواہی دے کہ قاتل فلان کس ہے جو غیر محلہ سے ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے
کہ دفع ضرر اپنی سے کرتے ہین ۱۲ فتاوی انقروی کتاب الجنایات

فائدہ ضرر قسامہ ودیت ہے جو اہل محلہ کو لاحق ہے ۱۲

مسئلہ ۱۹۸ دو مرد ہین کہ اونکی پاس مال ایک مرد کا امانت ہے ومرد دوسری نے
دعوی کیا کہ میرا مال ہے وامانت داران گواہی دے کہ مال وس دوسرے کا ہے تو

گواہی اونکی جائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۹۹ صورت بالامین اگر مدعی سنے دو شاہد گذرا نامن بعد امانت داران نے گواہی دے کہ مدعی نے اقرار کیا ہے کہ یہ امانت ملک امانت رکھنے والہ کی ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاسے برابر ہے کہ امانت موجود ہو ویا ہلاک کیا گئے ہو وگر امانت داران نے امانت کو واپس اوپر امانت رکھنے والہ کی کئے تھے من بعد گواہی دئے کہ مدعی نے اقرار کیا ہے کہ امانت ملک امانت رکھنی والہ کی ہے تو گواہی اونکی قبول کیا جائے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۰۰ اب ہے حکم عاریت ہے جب گواہی دئے اوسپر جسنے عاریت دیا ہے کہ شئے مستعار ملک مدعی ہے تو شہادت اونکی قبل واپسی جائز نہین ہے وبعد واپسی جائز ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۰۱ دو مردہین اونکی قبضہ مین شئے ہے کہ نزدیک دو مرد دوسرے رہن رکھے مین ویک مرد سوائے اونکے آیا و دعوی کیا کہ شئے مرہون اپنی ہے و مرتہنان یعنی گروی لینے والے شہادت اوس مرد کے دئے تو شہادت اونکی جائز ہے کہ اپنا حق قبض مین باطل کر لیتے ہین ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۰۲ اگر گواہی دئے راہنان یعنی گرو دینے والے واسطے غیر اپنی کے کہ مرہون ملک اس غیر کی ہے و مرتہن منکر ہے تو شہادت رہن دینے والونکی قبول نکیا جاسے کہ راہنان نے قبضہ مرتہن کو جو اونہون سنے ثابت کئے ہین باطل کرتے مین مگر یہ کہ گرو دینے والے قیمت مرہون کو واسطے مدعی کے ضامن

ہووینگی ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۰۳ اگر مرہون لونڈی ہے کہ دو مرد نے کرو، دئے ہین و نزدیک مرتہنان ہلاک ہوئے و قیمت لونڈی برابر دین ہے و یا کم و زائدہ مرتہنان گواہی دئے واسطے مدعی کے تو گواہی اونکی اوپر راہنان کے مقبول نہو و مرتہنان قیمت مرہون کو واسطے مدعی کے ضامن ہوینگے کیونکہ مرتہنان نے اقرار کئے کہ اونہون نے غاصب ہین ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۰۴ اگر گواہی دئے مرتہنان نے مدعی پر کہ اوسنے کہا ہے کہ مرہون ملک راہن ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے برابر ہے کہ مرہون قائم ہو و یا ہلاک شدہ ہو مگر جب گواہی دئے بعد واپس کرنے مرہون کے اوپر راہن کے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۰۵ دو مرد ہین کہ غصب کئے غلام کو یک مرد سے و آیا مرد دوسرا دعوی غلام کیا و اوسکی واسطے غاصبان نے گواہی دئے تو دیکھا جاے کہ اگر گواہی دئے بعد واپس کرنے شئے مغصوب کے اوپر مغصوب منہ کے تو شہادت اونکی جائز ہے و اگر گواہی دئے پیش از واپس کرنیکے و حالانکہ غلام زندہ ہے و یا ہلاک ہوا ہے اونکی پاس برابر ہے کہ قاضی نے بقیمت مغصوب اونپر حکم کیا ہے کہ مغصوب منہ کو دینا و یا حکم نکیا ہے و برابر ہے کہ راضی بقیمت ہو کر مغصوب منہ دئے ہون و یا ندئے ہون تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے کہ قبل دفع قیمت تحویل ضمان بطرف مغصوب منہ کرتے ہین و بعد دفع ملک مغصوب منہ باطل کر دی

فتاوے قاضی خان وعالمگیری

مسئلہ ۲۰۶ اگر گواہی دئے قرضہ لینے والے کہ جو چیز قرض دیا ہے ہمکو فلان نے ملک مدعی ہے جو مقرض نہین ہے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے قبل ادا قرض وبعد ادا قرض کے وایسا ہے اگر واپس کردئے عین قرض لیا ہوا کہ واپسی عین مانند واپسی مثل ہے ۱۲ قاضی خان وعالمگیری

مسئلہ ۲۰۷ شہادت صاحب دین کی واسطے مدیون اپنی کے بشئے کہ جنس دین سے ہی جائز ہے وگر گواہی دیا صاحب دین نے واسطے مدیون کے بعد موت مدیون کے تو گواہی اوسکی قبول نکیا جاے کہ زندگی مدیون مین دین بمال اوسکے متعلق نہین ہوتا ہے وبعد وفات مدیون متعلق بمال اوسکی ہوتا ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۰۸ شہادت مدیون کی واسطے صاحب دین کے قبول کیا جاے ۱۲ القراوی

مسئلہ ۲۰۹ ایک مرد مرگیا و دو مرد پر مال چھوڑگیا ویک بھائی کو چھوڑا دو مرد گواہ دئے واسطے یک لڑکے کہ دعوی کرتا ہے کہ مین پسر میت مذکور ہون کہ وہ لڑکہ پسر اوس مردہ کا ہے وہمنے سوائی اوسکے وارث نہین جانتے ہین تو گواہی اونکی جائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۱۰ ایک شخص مرگیا و اوسکی دو مرد پر ایک ہزار درہم ہے و مدیونان نے گواہی دئے واسطے یک مرد کے کہ اونے پسر میت ہے و کوئی وارث سوائے اوسکی نہین ہے و دو مرد سوائے اونکی گواہی دئے واسطے مرد دوسرے کے

کہ اوسنے برادر میت سے اور وارث اوسکا ہے وسولے اوسکے وارث نہین ہے تو بشہادت مدیونان حکم کیا جاسے وگر شہود بہائی کے پہلے گواہی دیچکے تہے وقاضی سنے واسطے بہائی کے حکم کیا تہا من بعد مدیونان نے واسطے دوسری مرد کے گواہی دے کہ اوسنے پسر میت ہے تو شہادت مدیونان قبول نکیا جاے کہ اپنی گواہی سے مطالبہ برادر کو دور کرتے ہین وایسا ہے حکم ہے اگر ادار کردئے مدیونان سنے دین کو برادر کو بحکم قاضی ویا بغیر امر اوسکے من بعد گواہی دئے واسطے ابن کے شہادت اونکی قبول نکیا جاسے کہ دیون مانند سے ادار ہوتے ہین ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۱۱ صورت بالا مین اگر بجای دین کے غلام ہے کہ میت سے غصب کر لئے تہے وغلام کو بطرف برادر میت ندئے تہے یہانتک کہ گواہی دئے واسطے پسر کے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاسے وگر غلام کو سپرد بہائی میت کئے تہے بحکم قاضی من بعد گواہی دئے واسطے پسر کے تو شہادت اونکی جائز ہے وگر غلام اونکی قبضہ مین امانت ہے جانب میت سے تو گواہی اونکی جائز ہے برابر ہے کہ غلام کو سپرد برادر کرین ویا نکرین ۱۲ فتاوی قاضی خان۔

مسئلہ ۲۱۲ اگر ایک شخص مرگیا وبرادر حقیقی اور دین اوپر یک مرد کے چہوڑا وبرادر نے مدیون کو بری کردیا ویا اوسکو کچھ ہبہ کردیا من بعد مدیون نے ہمراہ مرد دوسرے کے واسطے ایک مرد دوسرے کے گواہی دیا کہ وہ پسر میت ہے تو

گواہی قبول کیا جاے کہ اس گواہی مین نفع مدیون نہین ہے بلکہ اوسکا نقصان ہے کہ دین دینا ہوگا اور ہبہ کو واپس کرنا ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۱۳ اگر دعوے کیا ایک مرد نے دین کا اوپر میت کے و قاضی نے اوسکے واسطے بدین حکم کیا و حالانکہ میت نے اوس قدر مال چھوڑا تھا کہ ادا ء دین ہوسکتا ہے من بعد دائن مذکور نے واسطے ورثہ میت کی گواہی دیا بدین واسطے میت کے اوپر یک مرد کے بہزار درہم تو قبول نکیا جاے کہ اوسکو نفع ہے ۱۲ القراوی

مسئلہ ۲۱۴ دو مرد نے گواہی دئے واسطے دو مرد کے بدین اوپر میت کے من بعد گواہی دئے دو مرد کہ جنکے واسطے گواہی ہوی تھی واسطے شاہدان کے بدین اوپر میت کے و کہے پہلے کے دو شاہد کہ ہمنے بری کردئے تھے میت کو ہمارے دین سے و ہمارا حق بطرف اوسکے نہین ہے تو شہادت اولان استحسانا جائز ہے و گر کہے کہ ہمنے اپنا دین زندگی میت مین قبض کرلئے تھے تو شہادت اونکی جائز ہے و اونیرتا وان نہین ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۱۵ دو شاہد نے گواہی دئے اوپر یک مرد کے واسطے دو مرد کے بہزار درہم و مشہود لہما نے شہادت دئے واسطے شاہدان کے اوسی مرد پر بہزار درہم و مشہود علیہ زندہ ہے تو شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ القروی

مسئلہ ۲۱۶ یک مرد ہے کہ وہ مدیون کسیکا ہے و گواہی دیا مدیون ہمراہ مرد دوسرے کے

کہ صاحب دین اقرار کیا ہے کہ دین فلان کا ہے تو دیکھا جاے کہ اگر مدیون گواہی
اسبات کی قبل ادار دین دیا ہے تو گواہی اوسکی قبول نکیا جاے وگر بعد
ادار دین بدائن شہادت دیا تو شہادت اوسکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۱۷ گواہی تقسیم کرنیوالون کی اوپر تقسیم اپنے جائز ہے برابر ہے
کہ جانب قاضی سے تقسیم کرین ویا غیر اونکی ہون ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۱۸ اگر دو تقسیم کرنیوالے زمین کی حدبندی زمین کرکے وقیمت کئے
من بعد قاضی کے روبرو پیش کئے وورثہ آئے واقرار بحدبندی وقیمت کئے
پس قاضی نے قرعہ ڈالا من بعد گواہی دئے تقسیم کرنے والے بقسمت تو
شہادت اونکی بلا خلاف جائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۱۹ یک شخص کے قبضہ مین بکری ہے درہگذر سے کہا کہ اس بکری کو
ذبح کرو رہگذر نے ذبح کیا من بعد یک مرد آیا ودعوی کیا کہ اپنی بکری ہے
قابض نے اوسکو میرے سے غصب کیا تہا او دو گواہ گذرانا اسبات پر ایک اونکا
ذبح کرنیوالا ہے تو گواہی ذابح درست نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۲۰ ایک مرد ہے کہ دعوی وجواب دہی کرنا بخوبی نہین جانتا ہے و قاضی نے
دو مرد کو حکم کیا وہر دو نے تعلیم دعوی وجواب دہی کئے من بعد واسطے اوس
مرد کے اوس دعوی کی گواہی دئے تو شہادت اونکی جائز ہے جب عادل ہون
تو کیونکہ دونون نے بامر قاضی تعلیم کئے وتعلیم مین ہرج نہین ہے خصوصاً قول

امام ابی یوسف رحمہ اللہ پر کہ قاضی واسطے نظر شفقت کی مقرر ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۲۱ اگر گواہی دیا وکیل نے واسطے موکل کے بعد معزول ہونے اپنی تو دیکھا جاے کہ اگر خصومت نزدیک قاضی کیا تہا تو قبول نکیا جاے اتفاقاً واسطے تہمت کے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۲۲۲ وکیل کیا بطلب ہزار درہم بطرف فلان وبخصومت و وکیل نے نزدیک غیر قاضی خصومت کیا من بعد موکل نے وکیل کو قبل خصومت کے مجلس قاضی مین معزول کر دیا و مجلس قاضی مین بعد معزول ہونیکے گواہی دیا تو قبول کیا جاے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۲۲۳ اگر گواہی دیا وکیل نے اوپر موکل کے تو جائز ہی ۱۲ در مختار ورد المحتار

مسئلہ ۲۲۴ وکیل کیا ایک کو بخصومت نزدیک قاضی کے و وکیل نے مخاصمت کیا مدعی علیہ سے نزدیک قاضی بہزار درہم من بعد موکل نے وکیل کو معزول کر دیا و بعد عزل کے وکیل نے گواہی دیا کہ موکل کے اوپر مدعی علیہ کے ایکسو دینار مین تو قبول کیا جاے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۲۲۵ ایک مرد نے وکیل کیا تین شخص کو کسی دعوی مین و کہا کہ جو اونکا مخاصمت کریگا تو وکیل ہے دعوی مین پس دو اونسے گواہی دے واسطے ایک کے تو وہ شخص بشہادت اونکی خصم نہوگا و کر ہریک کو جداگانہ وکیل کیا تہا بالخصومۃ والقبض تو شہادت دو کے واسطے صاحب اپنی

بوکالت وقبض جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۲۶ دو مردونے گواہی دے یک مرد پر کہ اوسنے کہا ہمسے مرد دوسرے کہ جو کوئی تم مین کا طلاق میری عورت کو دیگا تو جائز ہے ویا کہا اختیار عورت کا تمہاری کو ہے جسنے طلاق دیا جائز ہے وحالانکہ زوج منکر ہے اسبات کا تو شہادت اونکی جائز نہین ہے وکر زوج اقرار با مر کیا و دونے شہادت دئے اوپر طلاق دینے تیسرے وکیل کے تو شہادت اونکی جائز نہین ہے اسوجہ سے وہ شریک وکالت مین جب شریک وکالت ہوی تو گواہی بعض کی بعض پر نفع وضرر مین قبول نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۲۷ جب وکیل نے مجلس قضارت مین واسطے موکل کے دعوی دین دوسری پر کیا واوسنے کہا کہ ادا کر دیا ہون وموکل منکر ہوا و وکیل ہمراہ مرد دیگر گواہی دیا کہ مدعی علیہ ادا کیا ہے تو قبول نکیا جاے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۲۸ عورت نے وکیل کی یک مرد کو بطلب مہر اپنی زوج سے و زوج کہا کہ اوسنے خلع کی ہے یعنی اوسنے طلاق لی ہے بعوض مہر کے پس مہر دینا نہین ہون و وکیل ہمراہ مرد دوسرے گواہی دیا خلع پر تو شہادت وکیل قبول نکیا جاے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۲۹ وکیلان جو بیع شئے کے لئے ہین ویا دلالان نے جب گواہی دے کہ ہمنے اس شئے کو فلان سے فروخت کئے ہین تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۲۳ ایک نے وکیل کیا ایک مرد کو بخصومت خانۂ معین مین وبقبض مکان وغائب ہوا ودوسرے موکل گواہی دیوے کہ ہمارا باپ اس مرد کو بخصومت وقبض اس مکان کے وکیل کیا ہے تو شہادت اونکی قبول نکیا جاوے برابر ہے کہ وکیل اقرار وکالت کرے ویا انکر سے کیونکہ قاضی مالک ٹھہرانے وکیل کا غائب سے نہین ہے ۱۲ عالمگیری وہدایہ

باب بیان مین شہادت کے اوپر محدود کے

قاعدہ ۲۳ ضرور ہے ذکر حدود وجب گواہی روبروی زمین ہوی تو احتیاج بیان حدود نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۳۱ اگر زمین مشہور نہین ہے وشہود نے گواہی دیکے تین حد کی وکہے کہ چوتہا حد ہم نہین پہچانتے ہین تو شہادت اونکی استحسانا جائز ہی وحکم بزمین واسطے مدعی کے کیا جاوے وحد ثالث مقابل حد اول کیا جاوے ۱۲ فتاوی قاضیخان

مسئلہ ۲۳۲ اگر ذکر کئے شہود نے چار حدود کو غلطی کئے چوتہے حد مین تو شہادت اونکی قیاسا واستحسانا قبول نکیا جاوے واسی پر فتوی ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان والنقروی

قاعدہ ۲۴ غلطی شاہد کی جب ثابت ہوتی ہے کہ جب مدعی نے اقرار کرے کہ شاہد نے غلطی کیا ہے ۱۲ النقروی وغلطی شاہد کی ثابت ہوتی ہے باقرار شاہد

مین نے غلطی کیا حد مین لاکن اگر دعوی کیا مدعی علیہ نے کہ شاہد نے غلطی کیا
حدود مین یا بعض حدود مین تو دعوی اوسکا مسموع نہوناگر بینہ اسبات پر
گذارا تو شہود اوسکی مسموع نہو ایسا ہی اگر دعوی کیا مدعی علیہ نے اقرار مدعی
کو بغلطی شاہد حدمین تو دعوی اوسکا مسموع نہو ۱۲ عالمگیری

حیلہ اثبات غلطی شاہد واسطے مدعی علیہ کے یہ ہے کہ مدعی علیہ کہے ایسا محدود
میری قبضہ مین نہین ہے تو مدعی عاجز ہوتا ہے اگر غلطی تحقیق ہوی تو ۱۲ انقروی

مسئلہ ۲۳۳ اگر شہود نے غلطی کئے ایک حد یا دو حد مین من بعد اعادۂ شہادت
کئے و برابر کہے اوسی مجلس مین یا دوسری مجلس مین تو شہادت اونکی قبول
کیا جاے وقت ممکن ہونے توفیق کے ۱۲ انقروی و عالم گیری

فائدہ تفسیر توفیق یعنی موافقت کرنیکی یہ ہے کہ کہے شاہد نے کہ تہا صاحب حد
فلان نے مگر اوسنے فلان سے مکان اپنا فروخت کیا ہے وہم اسبات کو
جانتے تہے ویا کہے شاہد کہ صاحب حد وہی تہا مگر بعد اوسکے موسوم بنام دوسری
ہوا ہے وہمنے جانتے نتہے واسی طور پر ۱۲ عالم گیری

فائدہ حدود اربعہ یہ ہے کہ شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مکان و زمین
دعوی بیان کرین کہ کسکا مکان وکوچہ و شارع عام ہے ۱۲

مسئلہ ۲۳۴ اگر دعوی کیا زمین مثلث کا و دو حد ذکر کیا فقط و شہود نے
بہی دو حد بیان کئے تو دعوے و شہادت صحیح ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۳۵ جب گواہی دئیے شہود نے واسطے ایک مرد کے بمکان جو قبضہ یک مرد مین ہے و کہے کہ پہچانتے ہین گہر کو و واقف ہین بحدود اوسکے و بیان کرینگی ہم جب جاوینگے اوس گہر کو لاکن ہم آسامی حدود کو نہین جانتے ہین اور پہچانتے ہین کہ وہ گہر ملک مدعی ہے و قبضہ مدعی علیہ مین ہے تو قاضی یہ بات کو اونسی قبول کرے جب عادل ہین تو وروانہ کرے قاضی اونکو ہمراہ مدعی و مدعی علیہ و دو امین اپنی کے تاکہ شہود و واقف حدود ہو وین روبرو اونکے اور جب واقف ہو کر کہے کہ یہ حدود ہین اوس مکان کے کہ جسکی ہمنی گواہی دیئے ہین اس مدعی کے لئے و گہر یہ ہے و حدود اوسکے یہ ہین من بعد وہ مردمان بطرف قاضی رجوع کرین و امینان گواہی دیوین کہ شہود نے اوپر گہر کے واقف ہوئے و امینان اسمار حدود بیان کرین تو قاضی اوسوقت حکم بدار واسطے مدعی کے کرے کہ جسکی شہادت دئیے تہے و ایسا ہے حکم ہے قریات و دکاکین و جمیع زمینات ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان و فتاوی انقروی مین تحریر ہے کہ اگر کہے شہود نے کہ ہم گہر کو پہچانتے ہین و اشارہ بحدود اوسکی کرینگی جب اوسپر کہڑے رہینگے مگر ہم نامہائے پروسیان نہین جانتے ہین تو قاضی ہمراہ شہود و مدعی و مدعی علیہ دو امین کو روانہ کرے تاکہ گواہان اشارہ بسوی حدود مکان کرین و امینان نے اسمار پروسیان دریافت کرکے قاضی کو خبر دیوین و قاضی حکم بشہادت اونکی حکم کریگا اگر موافق بیان مدعی ہوا تو ۱۲

مسئلہ ۲۳۶ اگر گواہی دئے شہود نے کہ مکان جو فلان بستی و فلان محلہ مین ملاحق گھر فلان بن فلان ہے و قبضہ مدعی علیہ مین ہے ملک اس مدعی کا ہے ولاکن حدود اوسکو نہین جانتے ہین پس مدعی کہا قاضی سے کہ مین دوسرے گواہان لاتا ہون کہ تعریف حدود اوس گھر کی کرتے ہین و دو شاہد لایا و گواہی دئے کہ حدود اوسکی ایسے ویسے ہین تو شہادت ثانیہ قبول کیا جاے وہی صحیح ہے ذخیرہ مین لکہا ہے وہی اصح ہے قنیہ مین مکتوب ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۳۷ دو مرد نے گواہی دئے ایک مرد پر کہ اوسنے دیوار جو فلان کی ہے توڑا ہے تو دیکہا جاے کہ اگر ذکر کئے حدود حائط کو و بیان کئے طول و عرض کو مگر قیمت بیان نکئے تو شہادت اونکی جائز ہے لاکن ضرور ہے کہ گواہان ذکر کرین کہ وہ دیوار خاک سے ہے و یا لکڑی سے و بیان کرین جاے اوسکی کہ دیوار خاک و لکڑی مین اختلاف ہے ۱۲ خلاصہ قاضی خان

مسئلہ ۲۳۸ ایک مرد نے دعوی کیا راستہ کا گھر مین یکمرد کے و بینہ قائم کیا و شہود نے گواہی دئے کہ واسطے مدعی کے اس گھر مین راستہ ہے تو گواہی اونکی جائز ہے اگرچہ جاے راستہ و مقدار بیان نکرین وہی صحیح ہے ۱۲ انقروی و راستہ موافق عرض دروازہ کیا جاے ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۲۳۹ ایک مرد نے دعوی کیا جاے جاری ہونے پانی کے زمین یکمرد مین تو دعوی اوسکا سماعت کیا جاے و شہادت قبول کیا جاے اگرچہ

موضع بیان نکرین ورنہ طول وعرض کو ۱۲ خلاصہ قاضی خان

مسئلہ ۲۴۰ جب ہو پرنالہ گہر مین یک مردکے تو اوسکا ایسا ہی حکم ہے والیسا ہی نہر جب ہو زمین یک مردمین و دو نون مختلف ہوے تو مانند دروازہ کشادہ کے ہے دیوار مین جو کوچہ نامین ہے وکوچہ والی منکر راہ ہوے تو راستہ موافق عرض دروازہ کیا جاے پس اگر شہود نے گواہی دے کہ مدعی کو جاے بہنے پانی کے ہے پرنالہ سے تو شہادت قبول کیا جاے پس اگر گواہی دے کہ واسطے بارش کے ہے تو پرنالہ واسطے آب بارش کے ہوا وگر گواہی دے واسطے ڈالنے آب وضو کے اوس گہر مین ہے تو ویسا ہی واسطے بہنے آب وضو کے ہوگا وگر گواہان نے کچھہ بیان نکیے ان امور سے تو قول قول صاحب گہر ہی اسمین بقسم اوسکے ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۲۴۱ گواہی دے دو شاہد نے اوپر خریدی گہر کے وبیان موضع وحدود کیے واون شہود سے کہا گیا کہ اگر تم اوس موضع کو پہونچے تو اوس گہر کو پہچانوگے تو کہے نہین تو گواہی قبول کیا جاے لاکن اگر مدعی علیہ کہا کہ جس گہر کی شہادت دیے ہین وہ گہر بقبضہ میرے نہین ہے بلکہ دوسرا ہے تو احتیاج دو شاہد کیے ہوگی کہ بیان کرین کہ یہہ گہر وہی ہے جسکے شاہدان سابق کے گواہی دئیے ہین تاکہ گہر متعین ہو ۱۲ انقرویہ

باب شہادت میراث مین

قاعدہ ۵ یک مرد نے دعوی کیا کہ مین وارث فلان میت ہون وشاہدان

گذرانا و گواہی دے کہ وہ وارث فلان میت ہے و سواے اوسکے وارث فلان نہین ہے تو قاضی شاہدان سے سوال کرے سبب میراث سے و حکم قبل سوال نکرے کیونکہ وراثت کے اسباب مختلف ہین و حکم بمجہول محال ہے و گر شاہدان قبل سوال قاضی فوت ہوے و یا غائب ہوے تو قاضی کچھہ حکم نکرے ۱۲ قاضی خان

قاعدہ لازم ہے دعوی میراث مین و شہادت مین ذکر نقل کرنا بایطور کہ کہے دعوی مین فلان مرگیا و میراث میری سے واسطے چھوڑا و شاہدان کہین کہ فلان مرگیا و میراث چھوڑا واسطے مدعی کے فلان شئے کو و یا گواہی ملک میت وقت موت اوسکے و یا قبضۂ میت وقت موت و یا قبضۂ نائب اوسکی مانند عاریت لینے والہ و کرایہ مین لینے والہ و غاصب کہ ظلما مال لیا ہے و امانت دار کے دیوین ۱۲ درمختار و ردالمحتار

قاعدہ شاہد کو ضرور ہے بیان سے سبب وراثت کے اور بیان سے کہ ہم کوئی وارث سوای اوسکے نہین جانتے ہین و شاہد میت کو دیکھا ہو ورنہ گواہی باطل ہے بوجہ عدم معاینہ سبب کے ۱۲ درمختار

قاعدہ جو وارث کہ ممنوع و محروم میراث سے بسبب غیر اپنی نہین ہوتا ہے کسی حال مین تو اوسمین ذکر کرنا شہود کا وارث ہونے کو مدعی کے ضرور نہین ہے جب باپ و مان و ولد اور جو محجوب بغیر اپنی ہوتے ہین مانند دادا و بھائی و چچا ضرور ہے کہ شہود کہین کہ وہ وارث اوسکا ہے و ہم سواے اوسکے وارث کو نہین جانتے ہین ۱۲ النقرویہ و ردالمحتار

مسئلہ ۲۴۲ اگر گواہی دے دو شاہد کہ مدعی پوترا میت کا ہے ویا پوتری ویا بھائی اوسکا ہے ویا جد و جدہ و مولی اوسکا ہے تو گواہی رد کیا جائے مگر یہ کہ کہین شاہدان نے پہلی دو مین کہ وارث میت ہین وصورت برادر مین کہ برادر حقیقی ہے ویا علاتی و یا اخیافی و وارث اوس میت کا ہے وصورت جد مین کہ باپکا باپ یعنے دادا ہے ویا مان کا باپ یعنے نانا ہے وصورت جدہ مین کہ دادی ہے ویا نانی ہے وصورت مولی مین کہ آزاد کرنے والا ہے ویا آزاد کیا ہوا ہے ووارث اوسکا ہے وسوای اوسکے ہم وارث کو نہین جانتے ۱۲ عالمگیری ورد المحتار

مسئلہ ۲۴۳ یک مرد نے طلب میراث کیا و کہا کہ مین چچا میت کا ہون تو شرط صحت دعوی یہ ہے کہ بیان کرے کہ چچا حقیقی ہے ویا علاتی ویا اخیافی اور شرط ہے کہ کہی وارث اوس میت کا ہے اور سوائے اوسکے وارث نہین ہے وجب گواہان لایا تو گواہون کو ضرور ہے کہ نسبت میت و وارث کرین اسطور سے کہ ملجاوین ایک باپ کو اور کہین کہ مدعی وارث اوسکا ہے اور سوائے اوسکے وارث نہین ہے ۱۲ الفتاوی

قاعدہ ۷۹ ذکر اخوۃ و عمومتہ مین ذکر لفظ وراثت ضرور ہے واسطے احتمال رضاعی و نسبی کے ۱۲ الفروق

مسئلہ ۲۴۴ ایسا ہے حکم ہے اگر کہا مدعی نے کہ چچیرا بھائی میت کا ہون تو ۱۲ عالم گیری

قاعدہ ۸۰ ذکر نام میت شرط نہین ہے یہانتک کہ اگر گواہی دے کہ

مدعی دادا اوسکا و وارث اوسکا ہے و نام میت نکہے تو گواہی قبول کیا جاے بغیر ذکر اسم میت کے ۱۲ عالم گیری

قاعدہ ۱ اگر وارث اونسے ہے کہ جو محجوب محروم کسی سے نہین ہوتا ہے و گواہی دئے شہود نے کہ وہ وارث اوسکا ہے و نہ کہے سواے اوسکے وارث نہین ہے و یا نہین جانتے کرکے نکہی تو قاضی حکم کرے نہین درنگ کرے تا کہ دوسرا وارث اگر ہوگا تو حاضر ہوگا و جب کوئی حاضر نہوا تو حکم اوسکے واسطے بمال کرے و مدت درنگ بطرف راے قاضی ہے ۱۲ خلاصہ انقروی

قاعدہ ۲ جب شہود نے شہادت دے اوپر وراثت یک شخص کے و سبب وراثت بیان کئے و شخص مذکور اونسے ہے کہ مستحق جمیع مال ہوتا ہے و محروم بوجود غیر نہین ہوتا ہے جیسا پسر و دختر و پدر اگر کہے شہود نے کہ ہمنے سواے اوسکے وارث نہین جانتے ہین تو قاضی تمام مال میت بلا درنگ اوسکو دیوی ۱۲ عالم گیری

قاعدہ ۳ جب گواہی دئے کہ مال واسطے مورث اس مدعی کے ہے و چھوڑا ہے اوسکو میراث واسطے اسکے و سواے اسکے وارث نہین ہے و نکہے تو دیکھا جاے کہ اگر وارث اونہین سے جو وارث کسی حال مین ہوتا ہے و کسی حال مین نہین وارث ہوتا ہے تو قاضی کچھ حکم نکرے واسطے احتمال عدم وراثت اوسکے ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۸۴ اگر نصیب وارث کا مختلف ہوتا ہے حالات مین تو حکم باقل یعنی کم کرے بس حکم کرے زوج مین بربع وزوجہ مین بثمن مگر یہ کہ شہود نفی بیان کرین کہ ہم سواے اوسکے وارث کو نہین جانتے ہین تو قاضی نصف زوج کو دیوے وزوجہ کو ربع ۱۲ رد المحتار وعالمگیری

مسئلہ ۲۴۵ گواہی دے دو مردنے واسطے ایک مرد کے کہ اوسنے برادر عینی میت ہے و وارث ہے وسواے اوسکے وارث کونہین جانتے و قاضی نے اوسکے لئے حکم کیا من بعد گواہی دے وہی شہودنے واسطے دوسری کے کہ وہ پسر میت و وارث اوسکا ہے تو گواہی دوسری قبول نکیا جاے و شاہدان ضامن واسطے پسر کے ہووینگی اوس چیز کو بھائی لیا ہی ۱۲ فتاوہی انقرویہ

مسئلہ ۲۴۶ صورت بالا مین اگر گواہی دے وہی دو شاہدنے واسطے مرد دوسرے کہ اوسنے برادر حقیقی میت ہے و وارث اوسکا ہے وسواے اوسکے واول کے کسیکو ہم وارث نہین جانتے ہین تو گواہی قبول کیا جاے و مرد دوسرا شریک پہلا ہوتا ہے میراث مین وتاوان اوپر شاہدان کے واسطے پہلے کے نہین ہے و نہ دوسرے کے لئے ضامن تاوان ہووینگے ۱۲ عالمگیری وانقروی

مسئلہ ۲۴۷ دو شاہدنے گواہی دے کہ فلان بھائی حقیقی میت ہے وسواے اوسکے وارث معلوم نہین و قاضی نے حکم کردیا و دو شاہد دوسری واسطے مرد دوسرے کے گواہی دے کہ وہ بیٹا میت کا ہے تو حکم اول قاضی توڑا جائے

و دیکھا جاسے کہ اگر مال موجود ہے قبضہ مین برادر کے تو ابن کو دیا جاسے
وگر مال ہلاک ہوا ہے تو پسر کو اختیار ہے اگر چاہا بہائی سے تاوان لیوے
وگر چاہے شاہدان سے تاوان لیوے پس اگر بہائی سے تاوان لیا تو برادر
کسی پر رجوع نکرے وگر شاہدان سے تاوان لیا تو رجوع اوپر برادر کی کرین ۱۲ عالمگیری
مسئلہ ۲۴۸ گواہی دئے دو مرد نے واسطے یک مرد کے کہ اوسنے داد امیت کا
ہے و قاضی نے حکم کر دیا اسباب کا من بعد آیا مرد دوسرا و دعوی کیا کہ مین
پدر میت کا ہون و بینہ گذارا تو قاضی حکم بہ پدر ہونے اوسکے کرے اور وہ
لائق بمیراث ہے ۱۲ فتاوی انقروی
مسئلہ ۲۴۹ ایک عورت نے دعوی کی کہ اوسنے زوجہ میت ہے و ولد میت
منکر ہوا و نکاح کو اوسکے پس گواہان لائے عورت نے کہ جب شوہر مرگیا تو
سوائے اپنی عورت اسے وارث نتہا و قاضی نے حکم بمیراث کیا عورت کے لئے
و اوسنے میراث کو ضائع کر دی من بعد ولد میت گواہان لایا کہ اوسنے طلاق
دیا تہا صحت مین اپنی تو عورت ضامن ہو گی جس قدر لی ہو و شاہد ضامن نہو گا ۱۲ انقروی
مسئلہ ۲۵۰ ایک گھر ہے قبضہ مین یک مرد کے و دعوی کیا یک مرد نے کہ وہ
میرے باپ کا تہا و باپ مرگیا و گھر کو میراث نہ میرے واسطے چھوڑا ہے و قابض
کہتا ہے کہ گھر میرا ہے پس شہادت دئے شہود مدعی نے کہ وہ مکان پدر
مدعی کا تھا یہانتک کہ مرگیا و میراث واسطے مدعی کے چھوڑا ہے و سوای اوسکو دوسرا

وارث نہین جانتے ہین ہم تو قاضی گواہی انکی قبول کرے وحکم بمکان واسطے مدعی کے کرے وگہر کو بدعی دلاوے جیسا کہ اگر دعوی کیا کہ مکان تہا باپ کا قابض سے خرید کیا تہا اپنی تندرستی مین بہزار درہم وشہود نے اسباب کی گواہی دئے تو گواہی اونکی قبول کیا جاوے وحکم کیا جاوے کہ خانہ سپرد مدعی کیا جاوے ۱۲ انقروی

مسئلہ ۲۵۱ گواہی دئے کہ دار مدعی کے باپ کا تہا روز موت اوسکے تو قاضی قبول شہادت کرے وحکم کرے بدار واسطے مدعی کے اگرچہ نکہے کہ میراث ہے واسطے اوسکے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۵۲ اگر گواہی دئے کہ باپ مدعی کا اس گہر مین رہتا تہا تو قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۵۳ گواہی دئے کہ باپ اسکا مالک اس گہر کا تہا یہ چار مسئلہ مین اگر گواہان نے کہے کہ مرگیا و میراث واسطے مدعی کے چہوڑا تو گواہی قبول کیا جاوے وگر نکہے تو قبول نکیا جاوے قول امام ابی حنیفہ ومحمد رحمہ اللہ مین ۱۲ انقروی

مسئلہ ۲۵۴ اگر گواہی دئے اوپر اقرار مدعی علیہ کے بکوی چیز سے کے مسائل مذکور ہے تو اقرار مدعی علیہ بہلاک ہوگا و مدعی علیہ کو امر کیا جاوے کہ تسلیم دار بطرف مدعی کرے ۱۲ انقروی

مسئلہ ۲۵۵ اگر گواہی دئے کہ باپ مدعی کا اس گہر مین مرگیا ویا باپ مدعی کا اس گہر مین تہا جب مرگیا یا کہے کہ یہانتک کہ مرگیا تو قبول نکیا جاوے ۱۲ انقروی

مسئلہ ۲۵۶ اگر گواہی دے کہ گہر قبضہ مین باپ ویسکے تہا و نکہے کہ وقت موت بہی بقبضۂ میت تہا تو قبول نکیا جاے نزدیک امام ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۲۵۷ اگر گواہی دے کہ فلان مرگیا و میراث اس ابن کے لیے چہوڑا و میت کو ہم دیکہے ہین تو گواہی اونکی باطل ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۵۸ اگر گواہی دے واسطے مرد زندہ کے کہ گہر تہا قبضۂ مدعی مین یک ماہ سے تو قبول نکیا جاے ۱۲ ہدایہ ۔

مسئلہ ۲۵۹ اگر گواہی دے واسطے مرد زندہ کے کہ گہر ملکیت اوسکی ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۲۶۰ اگر گواہی دے کہ مدعی علیہ نے مدعی سے لیا ہے تو قبول کیا جاے و حکم کیا جاے مدعی علیہ پر بوایسی اوسکے ۱۲ ہدایہ ۔

مسئلہ ۲۶۱ جسنے بینہ قائم کیا اوپر گہر کے کہ باپ میرے کا تہا عاریت دیا تہا قابض کو و یا امانت اوسکے پاس رکہا تہا و یا کرایہ مین دیا تہا و یا رہن دیا تہا و مدعی مکان کو لیوے و بینہ کو تکلیف ندیا جاے کہ بیان کرین کہ پدر مدعی مرگیا و میراث واسطے مدعی کے چہوڑا تو قبول کیا جاے اتفاقاً کیونکہ قبضۂ پدر مدعی کی گواہی ہوی کہ قبضہ عاریت و امانت و کرایہ مین لینے والا کا گویا قبضۂ میت ہے ۱۲ ہدایہ باختصار و انقروی

مسئلہ ۲۶۲ اگر گواہی دے کہ پدر مدعی مرگیا و حالانکہ اوسنے اس پارچہ کو پہنا ہوا تہا و یا یہہ انگشتری اوسکی ہاتہہ مین تہی و صاحب ید یعنے اب جسکے

قبضہ میں ہے منکر ہے تو شہادت اونکی قبول کیا جاے و حکم قبضے مذکور واسطے پسر کے کیا جاے ۱۲ النقرو ی

مسئلہ ۲۶۳ اگر گواہی دے کہ پدر اوسکا مرگیا و حالانکہ وہ حامل اس متاع کا تہا تو قبول کیا جاے و حکم بمتاع واسطے وارث کے کیا جاے ۱۲ النقروی

مسئلہ ۲۶۴ اگر گواہی دے کہ باپ مدعی مرگیا و حالانکہ اوسنے سوار اوس چارپایہ کا تہا تو حکم کیا جاے بدابہ واسطے وارث کے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۶۵ اگر گواہی دے کہ باپ اوسکا مرگیا و حالانکہ جالبس تہا اس بستر پر یا سور ہا تہا اوسپر تو گواہی قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۶۶ اگر گواہی دے یہہ گہر کے جو قبضہ یک مرد مین ہے کہ وہ مکان تہا فلان کا جو دادا اس مدعی کا تہا و جد مدعی کو دیکہی تہی و مدعی دعوی کرتا ہے کہ مکان باپ کا تہا تو دیکہا جاے کہ اگر شاہدان نے نقل میراث کئے باینطور کہ گواہی دے کہ مکان جد مدعی کا تہا مرگیا و میراث واسطے پدر مدعی کے چہوڑا بعد اسکے باپ مرگیا و میراث واسطے اس مدعی کے چہوڑا ہے تو شہادت قبول کیا جاے و حکم بدار واسطے مدعی کے کیا جاے و گر مشہود نے نقل میراث نکئے تو دیکہا جاے اگر مقدم ہونا موت جد کا اوپر موت پدر کے معلوم نہوے تو حکم بدار واسطے مدعی کے نکیا جاے بالاتفاق و ایسا ہے اگر تقدیم معلوم ہوی تو ۱۲ عالمگیری۔

مسئلہ ۲۶۷ یک گہر ہے قبضہ ایک مرد مین و آیا ابن اخ صاحب الید کا

یعنی بھتیجا قابض کا و قائم کیا بینہ کہ یہ گھر دادا کا تھا مرگیا و گھر کو میراث درمیان پدر میرے و چچا کے جو قابض ہے مناصفۃً چھوڑا من بعد پدر میرا فوت ہوا و حصہ اپنا میراث میرے واسطے چھوڑا تو قاضی گواہی قبول کرے و حکم کرے یہ گھر درمیان مدعی و چچا اوسکے نصف نصف کرکے اگر قاضی نے حکم بہ بینہ مدعی نکیا تہا کہ مدعی علیہ نے بینہ قائم کیا کہ برادر میرا جو پدر مدعی تہا قبل جد مدعی مرگیا و دادا اس مدعی کا اوس سے وارث سدس یعنی ششم حصہ ہوا و دادا مرگیا یعنی پدر میرا و جمیع دار میراث میرے ہوئے تو دیکھا جاے کہ قبضہ برادرزادہ مین کچھہ شئے متروکہ پدر سے اوسکے نہین ہے تو بینہ مدعی کا اولی ہے وگر متروکہ پدر کے سے کچھہ بقبضہ مدعی ہے تو میراث جد کی سالم چچا کو ہے و میراث پدر کی واسطے مدعی کے ٹھیرایا جاوے کہ باپ و دادا ملکر مرگئے ۱۲

عالمگیری بہ بیان مطلب

مسئلہ ۲۶۸ جب یک گھر قبضہ مین یک مرد و برادرزادہ اوسکے ہے و ہریک دعوی کرتا ہے کہ اپنی باپ کا ہے مرگیا و میراث اپنی لیئے چھوڑا و کوئی وارث اوسکا سواے اپنے نہین ہے تو حکم بدار درمیان اونکے مناصفۃً کیا جاے پس اگر چچا کہا کہ مکان درمیان باپ و برادر میرے نصف نصف تہا و ابن الاخ نے اوسکے سچائی کیا مگر چچا کہا کہ بہائی میرا قبل موت پدر مرگیا و حصہ نصف جو برادر کا تہا درمیان پدر میرے جو دادا تیرا تہا اسداس ہوا من بعد جد تیرا جو میرا باپ تہا مرگیا و مین وارث سدس اوس سے ہوا و ابن الاخ کہا کہ دادا پہلے فوت ہوے و جد کا حصہ درمیان تیرے

و پدر میرے نصف نصف ہوا من بعد پدر میرا مر گیا و وارث نصف مذکور ہوا ہون تو دیکھا جاوے اگر کسیکے لئے بینہ نہین ہے تو ہر ایک گواو پر انکار دعوی دوسرے کے حلف کرایا جاوے پس اگر حلف کر لئے تو بری ہوے و مکان نصف نصف ہوگا وگر ایک نے حلف کر لیا و دوسرا نکول کیا تو حکم واسطے قسم کہانیوالہ کے بشئے جو صاحب اوسکا نکول کیا ہے کیا جاوے وگر ایک نے بینہ لایا تو اوسکے واسطے حکم کیا جاوے یا دس چیز کہ گواہان اوسکے کہے وگر دونون بینہ لائے تو حکم بمناصفہ کیا جاوے ۱۲ عالمگیری بہ بیان مطلب

باب بیان مین اختلاف کے درمیان دعوی وشہادت کے وتناقص کے میان اونکی وتکذیب مدعی گواہ کو

فائدہ ۸۵ شہادت اوپر حق عبد کے جب مخالف دعوے ہوئے تو باطل ہوے وشہادت اوپر حقوق عباد کے مقبول نہو بغیر دعوی کے ۱۲ قاضی خان و درمختار

فائدہ ۸۶ اگر شہادت نالف دعوی ہوی ایسی زیادت سے کہ حاجت اثبات اوسکی نہین ہے یا ایسے نقصان سے تو یہ مخالفت مانع قبول شہادت نہین ہے ۱۲ الفروی

مسئلہ ۲۶۹ اگر گواہی دیے اوپر اقرار مدعی علیہ کے بمال وکہے کہ اوسنے اقرار فلان روز کیا ہے و حالانکہ مدعی ذکر روز نکیا تہا یا گواہی دئے و تاریخ بیان کئے و حالانکہ مدعی ذکر تاریخ کیا تہا و یا گواہی دئے کہ مدعی علیہ نے اقرار فلان بستی میں

کیا ہے ومدعی سنے مطلق کہا تہا ویا مدعی سنے ذکر مکان کیا وشاہدان مکان کو ذکر کئے
ویا مدعی سنے یک مکان بیان کیا وشاہدان دوسرا مکان بیان کئے ویا کہا مدعی
اقرار کیا مدعی علیہ وحالانکہ وہ سوار اسپ پر تہا یا عمامہ باندھا ہوا تہا وگواہان کہے
کہ اوسنے اقرار کیا درحالیکہ پیادہ تہا ویا سوار گدہا پر تہا ویا کلاہ پہنا ہوا تہا و
مشابہات اوسکے کہ وہ مانع قبول نہین ہے کیونکہ ان اشیاء کے اثبات کی
احتیاج نہین ہے پس ذکر اونکا وسکوت اونسے برابر ہے وایسا ہے حکم ہر اگر
واقع ہوا تفادت اس قبیل کا درمیان دو شہادت کے تو مضر نہین ہے ۱۲ فتاوی نقرروی

قاعدہ ۸۷ شہادت جب موافق دعوی ہوے تو قبول کیا جاے وگر مخالف
دعوی ہوے تو قبول نکیا جاے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۸۸ معتبر اتفاق مین درمیان شہادت ودعوی کے وہی اتفاق
معنی مین ہے واعتبار لفظ نہین ہے یہانتک کہ اگر دعوی غصب کیا وشہادت
دئے باقرار بغصب کی تو قبول کیا جاے ومعنی موافقت یا مطابق ہونا ہے
ویا مشہود بہ کم ہونا مدعی بہ سے بخلاف وس صورت کے جب مشہود بہ زائد
مدعی بہ سے ہو ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۸۹ اتفاق شاہدان کا لفظ ومعنی شرط ہے بایں طور کہ مطابق
ہو الفاظ شاہدان کے اوپر فائدہ دینے معنی کے بطریق وضع کے کیونکہ اگر
الفاظ مشہود متر ادف ہوے تو صحیح ہے جیساکہ جب گواہی دیا ایک نے ہبہ

و دوسرا بعطیہ و ذخیرہ مین مرقوم ہے کہ اگر مخالفت درمیان شاہدان کے لفظاً ہوے و معنیاً نہوے تو قبول کیا جائے کہ موافقت معنی مین ہو موافقت مقصود مین ہے ۱۲ برجندی باختصار

قاعدہ ۹۰ تکذیب مدعی کی شاہد کو بعض مین اوسکے جو گواہی اوسکی دیا ہے مانع قبول شہادت ہے ۱۲ قاضی خان

قاعدہ ۹۱ دو بینہ جب متعارض ہوے تو دیکھا جاے کہ اگر قاضی بالیقین تکذیب احد الفریقین کیا تو حکم بہ بینہ اوسکے نکرے و وقت تعارض کوئی فریق معین ہونے مین کذب کے اولے دوسرے سے نہین ہے پس شہادت اونکی حکم نکرے ۱۲ قاضی خان

فصل بیان مین دین کے

قاعدہ ۹۲ گواہی اقل یعنی کم کی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۷ جب دعوی کیا ایک نے ایک ہزار و پانسو درہم کا و شہود نے گواہی بہ پانسو دئے تو حکم بہ پانسو کیا جاے بغیر دعوی توفیق کے ویسا ہے اگر دعوی کیا ایک ہزار کا و شہادت پانسو کی دئی تو ۱۲ فتاوی قاضی خان۔

مسئلہ ۲۷۱ اگر دعوی کیا ایک ہزار کا و یک گواہ نے بہزار گواہی دیا و دوسرا بہ پانسو تو حکم نکیا جاے بکوئی شئے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۷۲ اگر دعوی کیا پندرہ روپیہ کا و ایک شاہد نے گواہی بہ پندرہ دیا و دوسرا
بہ بیس روپیہ تو حکم گواہی شئے نکیا جائے نزدیک امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ کے ۱۲ قاضی خان

قاعدہ ۹۳ جس چیز پر شاہدان نے اتفاق کئے و مدعی دعوی بھی اُس کا کرتا
ہے تو حکم بمتفق علیہ کیا جاسے ۱۲ خلاصہ قاضی خان و گر دعوی اقل کرتا ہے
تو گواہی باطل ہے ۱۲ القروی

مسئلہ ۲۷۳ دعوی کیا ایک ہزار و پانسو روپیہ کا ایک گواہ گواہی بہزار دیا و
دوسرا ایک ہزار و پانسو تو شہادت اوپر ہزار کے قبول کیا جاسے کیونکہ لفظ یک ہزار
و پانسو بحرف عطف کہ واو ہے ذکر کیا جاتا ہے پس ہوا ہزار مذکور دونون کی شہادت
مین پس حکم کیا جاسے بشئے جس پر گواہان نے اتفاق کئے ہین ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۷۴ اگر کہا مدعی نے کہ میرے سواے ایک ہزار کی نہ تھی تو گواہی شاہد
پندرہ سو کی باطل ہے و ایسا ہے جب مدعی ساکت رہا و کچھ توفیق نکیا تو ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۲۷۵ دعوی کیا پچیس کا و یک نے گواہی اوپر بیس کے دیا و دوسرا پچیس پر
تو گواہی بیس پر قبول کیا جاسے باتفاق و گر دعوی بیس کیا و گواہی ایسی
گذری تو قبول نکیا جاسے بالاجماع ۱۲ القروی

مسئلہ ۲۷۶ اگر دعوی کیا دو ہزار درہم کا و ایک شاہد گواہی بیک ہزار دیا و دوسرا
بدو ہزار تو گواہی نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ قبول نکیا جائے کیونکہ لفظ ہزار و دو ہزار
مختلف ہین کہ لفظ ہزار دو ہزار پر کہا نہین جاتا ہے ۱۲ قاضی خان و ہدایہ

قاعدہ ۹۴ گواہی اکثر کی دعوی سے مقبول نہو مگر جب مدعی موافقت بیان کرے ۱۲ خلاصہ قاضی خان۔

مسئلہ ۲۷۷ جب دعوی کیا ایک ہزار کا و گواہی دے بیک ہزار و پانسو یا گواہی بدو ہزار دے تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے بغیر توفیق کے پس اگر توفیق کیا و کہا کہ میرے اوپر مدعی علیہ کے یک ہزار و پانسو روپیہ تہی مگر مین سنے اوسکو پانسو سے بری کر دیا تہا و یا کہا کہ پانسو اوسی سے لیا تہا و گواہان کو یہہ بات معلوم نتہی تو گواہی شہود کی اوسوقت قبول کیا جاے و ایسا ہی حکم ہے الف الفان مین و حاجت اثبات توفیق بہ بینہ نہین ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۷۸ صورت بالا مین اگر کہا مدعی نے کہ میرے مدعی علیہ پر سوا ایک ہزار نہ تہے تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۷۹ مدعی اگر دعوی کیا پانسو کا ایک مرد پر و گواہان نے گواہی بیک ہزار دے تو گواہی اونکی قبول نکیا جائے مگر جب توفیق کیا و کہا کہ میرے اوسپر یک ہزار تہے و اوسنے پانسو دیا تہا و یا مین بری کر دیا تہا و شہود کو معلوم نہ تہا تو گواہی قبول کیا جاے و حکم بہ پانسو روپیہ کیا جاوے حاجت اقامتہ بینہ اوپر توفیق کے نہین ہے ۱۲ عالمگیری۔

مسئلہ ۲۸۰ صورت بالا مین اگر مدعی کہا کہ میرے مدعی علیہ پر سوا ہی پانسو نہ تہی تو گواہی اونکی باطل ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۸۱ دو شاہدنے واسطے یک مرد کے اوپر یک مرد کے گواہی دے ہزار درہم و ایک نے گواہی دیا کہ چھے ہین و دوسرا کہا کہ کھوٹے ہین و جید کو زیادت ہے اوپر کھوٹے کے و یا گواہی بکر حنطہ دے و ایک نے جید کہا و دوسرا ردے یعنے خراب اگر مدعی دعوی افضل کیا تو حکم باقل کیا جاے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۲۸۲ اگر گواہی دے بیک سو دینار کے و ایک نے گواہی دیا کہ نیشاپوری ہین و دوسرا کہا کہ بخاری ہین و نیشاپوری کو زیادت ہے اوپر بخاری کے تو دیکھا ہی کہ اگر مدعی دعوی نیشاپوری کیا تو حکم بہ بخاری کیا جاے و گر دعوے بخاری کیا تو گواہی قبول نہو ۔ ۱۲ فتاوی القروی

مسئلہ ۲۸۳ دو شاہد نے گواہی دے ہزار و ایک گواہ اونہین سے کہا کہ مدعی علیہ نے مدعی کو پانسو ادا کیا ہے تو گواہی دونون کی بیک ہزار قبول کیا جاے کہ ہر دو متفق اوپر یک ہزار کے ہین و قول یک شاہد کہ اوسنے پانسو ادا کیا ہے قبول نکیا جاے کہ گواہی فرد ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۲۸۴ دو شاہد نے گواہی دے ہزار کہ مدعی کے مدعی علیہ پر ہین مگر مدعی نے اوسکو مہلت یک سال دیا ہے کرکے یک شاہد کہا و طالب منکر ہے تو حکم ہزار مدعی علیہ پر کیا جاے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۲۸۵ دو مرد نے گواہی دے کہ اسکے اوپر اوسکے ہزار درہم ہے و ایکسو اونمین سے ادا کیا ہے و طالب کہا کہ مین کچھہ اوس سے نلیا ہون تو فرماے

ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ نے کہ حکم ہزار کیا جاے وتہیرا جاوے کہ طالب ایکسو لیا ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۸۶ دو مرد نے گواہی دے ایک مرد پر بقرض ہزار درہم و ایک شاہد اونمین سے کہا کہ مدعی علیہ نے مدعی کو ادا کر دیا ہے تو شہادت اوپر قرض کے جائز ہے کہ ہر دو متفق اوپر قرض کے ہین و یک اوا ر پر منفرد ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۲۸۷ جب گواہی دئے دو مرد نے یک مرد پر بہزار درہم اور گواہی دے کہ مدیون نے پانسو ادا کیا ہے و طالب کہا کہ میرے یک ہزار مین کچھہ ادا نکیا ہے و یا د اینن کہا کہ شہود صادق ہین گواہی دین مین کہ ہزار مین و ادا کی گواہی جو دئے وہم کئے مین تو شہادت شاہدان قبول کیا جاے اگر عادل ہون تو وگر کہا طالب نے کہ شہادت اونکی بہزار حق ہے و ادا پانسو کی جو گواہی دئے ہین باطل و زور ہے تو شہادت اونکی قبول نکیا جائے کہ طالب نے اونکو فاسق کہا ۱۲ فتاوی قاضی خان و عالمگیری

مسئلہ ۲۸۸ اگر گواہی دئے کہ اوسکے اوپر اسکے ہزار درہم ہین لاکن مدعی نے بری کر دیا ہے اوسکو و مدعی کہا کہ مین بری نہین کر دیا ہون و مدعی علیہ کہا کہ میری پر مدعی کی کچھہ شئے نہ تہی و نہ مجھی بری کیا ہے تو کہی فقہا نے جب شہود علیہ سے دعوی برارت نکیا تو اوسپر حکم بہزار کیا جائے ۱۲ قاضی خان باب دعوی

مسئلہ ۲۸۹ اگر گواہی دئے اوپر یک مرد کے بہزار درہم و مدعی دعوی یک ہزار کرتا ہے اور گواہی دئے کہ مدعی علیہ کے اوپر مدعی کے ایکسو دینار ہے و مدعی منکر اسکا ہے تو

شہادت اونکی قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۹۰ دعوی کیا قرض کا اوپر ایک مرد کے و گواہی دے کہ مدعی نے مدعی علیہ کے طرف دس درہم دفع کیا ہے و مدعی علیہ نے قبضہ کیا نکہ تو قبضہ مدعی علیہ ثابت ہوتا ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۹۱ دعوی کیا ایک مرد نے اوپر ایک مرد کے پانچ دینار کا و مدعی علیہ کہا کہ مین تجھے دیا ہون و مدعی علیہ نے شہود لایا و گواہی دے شہود نے کہ یہ مدعی علیہ نے بطرف مدعی پانچ دینار دفع کیا ہے مگر ہمکو معلوم نہین کہ اس دین مین دیا ہے و یا دوسرے دین مین تو شہادت جائز ہے و مدعی علیہ بری ہوا ۱۲ قاضی خان بیان جس مدعی علیہ

مسئلہ ۲۹۲ دعوی کیا مدیون نے ایصال کا بطور متفرق و گواہی دے با یصال بطور مطلق و یا جملۃ تو قبول نکیا جاے کہ مطلق زائد مقید سے ہے و بصورت جملہ مخالف دعوی ہے ۱۲ در مختار و رد المختار

قاعدہ ۹۵ شہادت دین کہ جسمین سبب بیان ہو و یا بیان نہو برابر ہے ۱۲ خلاصہ قاضی خان۔

مسئلہ ۲۹۳ اگر دعوی دین کیا ایک مرد نے اوپر ایک مرد کے و بیان سبب نکیا قرض و غیرہ سے و شہود نے سبب بیان کیے تو شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان باب الدعوی و عالمگیری باب اختلاف شہادت

مسئلہ ۲۹۴ اگر دعوی دین بسبب کیا و شہود نے بدین مطلق گواہی دے تو

صحیح یہ ہے کہ شہادت قبول کیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان باب مذکور

مسئلہ ۲۹۵ ایک مرد نے دعوی کیا ایک ہزار کا اوپر ایک مرد کے و کہا کہ پانسو اوس سے ثمن متاع ہے کہ مدعی علیہ اوسکو قبضہ کیا ہے و پانسو اوس سے قیمت غلام ہے کہ مدعی علیہ نے اوسکو قبضہ کیا ہے و دو شاہد لایا ایک نے گواہی دیا اوپر پانسو ثمن غلام کے کہ مدعی علیہ اوسکو قبضہ کیا ہے و دوسرا گواہی دیا اوپر پانسو قیمت متاع کے جو مدعی علیہ قبضہ کیا ہے تو شہادت اونکی جائز ہے پس حکم بیک ہزار واسطے مدعی کے کیا جاے اگرچہ نہیں ہے اوپر ہر ایک پانسو کے مگر شہادت شاہد واحد کی و شہادت واحد سبب ثابت نہیں ہوتا ہے و ایسا ہی حکم ہے اگر ایک نے شہادت دیا بہزار بسبب و دوسرا گواہی دیا بہزار مطلق ۱۲ فتاوی قاضی خان باب مذکور

قاعدہ ۹۶ مدعی علیہ نے جب دعوی برات کیا دین سے اگر کہا کہ میرے گواہان حاضر بستی ہیں تو قاضی نے اوسکو دوسری مجلس تک مہلت دیوی و گر کہا مدعی علیہ نے بعد انکار کے کہ مدعی نے مجھے بری کر دیا ہے و مدعی سے مستحلف ہوا اوپر انکار برارۃ کے تو کہے شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل نے کہ پہلے مدعی علیہ اوپر دین کے حلف کرایا جاوے پس اگر نکول کیا تو مدعی کو اوپر برارت کے حلف کرایا جاے ۱۲ قاضی خان فصل دعوی مخالف شہادت

فصل بیان یمین ملک کے

قاعدہ ۹۷ اگر مدعی بہ ملک ہے وگوہی باتل دے دعوی سے تو قبول کیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۲۹۵ دعوی کیا سالم گھر کا و گواہی دے اوسکے بنصف دار تو قبول کیا جاے و حکم بنصف دار واسطے مدعی کے کیا جاے بغیر توفیق کے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۹۸ ملک بسبب اقل ہے ملک مطلق سے و ملک مطلق زائد تر ہے مقید سے واسطے ثابت ہونے مطلق کے اصل سے و ملک بسبب منحصر ہے اوپر وقت سبب کے ۱۲ درمختار ورد المحتار

مسئلہ ۲۹۷ دعوی ملک مطلق کیا و گواہی بسبب معین دے تو قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۲۹۸ اگر دعوی کیا گھر کا جو قبضہ مدعی علیہ مین ہے کہ اپنا ہے و شہود نے گواہی دے کہ مدعی نے مدعی علیہ سے خرید کیا ہے تو گواہی اونکی قبول کیا جاے کیونکہ جب دعوی ملک مطلق کیا تو تحقیق دعوی حال و ماضی کیا و گواہان نے جب گواہی بشرا دے تو گویا گواہی مال حالی دے ۱۲ فتاوی قاضی خان و عالمگیری مین لکھا ہے کہ قاضی کو سزاوار ہے کہ مدعی سے سوال کرے کہ آیا تو نے دعوی ملک اسی سبب سے کرتا ہے جسکو شہود نے بیان کئے و یا دوسرے سبب سے اگر کہا مدعی نے کہ اسی سبب سے دعوی کرتا ہون تو قاضی شہادت شہود قبول کرکے حکم بملک واسطے مدعی کے کرے و گر کہا مدعی نے کہ بسبب دوسرے دعوی کرتا ہون و یا کہا کہ اس سبب سے دعوی نہین کرتا ہون

تو قاضی گواہی شہود اوسکی قبول نکرے ۱۲

مسئلہ ۲۹۹ دعوی مکان محدود بسبب معین کیا و گواہان ملک مطلق کی گواہی دے و قاضی اوسپر عمل نکیا من بعد وہی گواہان اوپر ملک کے بسبب مذکور گواہی دے تو قبول نکیا جاسے ۱۲ فتاوی انقروی

مسئلہ ۳۰۰ اگر دعوی ملک مطلق کیا و گواہی اوپر ملک کے بسبب دے و من بعد گواہی اوپر ملک مطلق کے دے تو شہادت اونکی قبول نکیا جاسے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۰۱ دعوی نصف مکان محدود کیا بسبب ورثت کے و گواہی سالم محدود دے و قاضی نسنا یعنی حکم نکیا و گرباز گواہان مذکورین نصف مکان کی بسبب مزبور گواہی دے تو قبول نکیا جاسے ۱۲ انقروی

مسئلہ ۳۰۲ اگر شہود نے اوپر نصف کے بار اول مین گواہی دے و سبب نکہے و قاضی نے نسنا و باز اوسے نصف پر سبب سے گواہی دے تو قبول نکری کیونکہ جب گواہی یکبار واسطے تہمت کے مردود ہوی تو من بعد قبول نکیا جاسے ۱۲ انقروی

مسئلہ ۳۰۳ اگر دعوی کیا یک گہر کا جو قبضۂ یک مرد مین ہے کہ اپنا ہے یک برس سے و گواہی دے شہود نے کہ وہ مکان مدعی کا ہے بیس برس سے تو گواہی قبول نکیا جاسے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل دعوی مخالف شہادت

قاعدہ ۹۹ ملک مطلق اقل ہے نتاج سے کیونکہ مطلق مفید ہوتی ہے اول ہونیکو باحتمال و نتاج مفید اولویۃ کا بیقین ہے ۱۲ رد المحتار

فائدہ نتاج اوسکو کہتے ہین کہ گواہی دیوین کہ یہ چارپایہ کو مادیان مملوک مدعی جنی ہے ۱۲ ردالمحتار

مسئلہ ۳۰۴ اگر دعوی ملک مطلق کیا و گواہی بہ نتاج دے تو قبول کیا جاوے ۱۲

مسئلہ ۳۰۵ اگر دعوی نتاج کیا و گواہی دے اوپر ملک مطلق کے تو قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۰۶ اگر گواہی دے جانور مین کہ وہ پیدا ہوا ہے نزدیک مدعی ویا باندی مین کہ مدعی کے پاس پیدا ہوا ہے و گواہی بملک ندے تو حکم بدابہ و امتہ واسطے مدعی کے نکیا جاوے و ایسا ہے اگر گواہی دے کہ یہ عورت دختر لونڈی مدعی ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل مذکور

مسئلہ ۳۰۷ دعوی نتاج کیا یعنی دعوی ملک کیا جانور مین بسبب نتاج کے و گواہی دے شہود نے کہ وہ جانور مدعی کا ہے خرید کیا ہے قابض سے تو قبول نکیا جاوے شہادت اونکی مگر یہہ کہ مدعی توفیق کرے و کہے کہ میرے ملک مین پیدا ہوا و مین نے مدعی علیہ سے فروخت کیا تہا و من بعد اوس سے خرید کیا تہا ۱۲ قاضی خان و عالمگیری

مسئلہ ۳۰۸ اگر دعوی کیا کہ یہ شئے اپنی ہے اپنے باپ سے وارث ہوا ہے و شہود گواہی دے کہ وہ شئے میراث ہے پدر مدعی سے واسطے مدعی و برادر اوسکے تو شہادت جائز ہے کیونکہ گواہی باقل دے دعوی سے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۳۰۹ اگر دعوی ملک مطلق کیا و گواہی دے شہود نے کہ مدعی نے

وارث اپنے باپ سے ہوا ہے ویا خرید کیا ہے فلان سے و فلان مالک اوسکا تہا تو
شہادت قبول کیا جاوے وحاکم بعین واسطے مدعی کے کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۱۰ اگر دعوی کیا گہر کا جو قبضۂ یک مرد مین ہے بائیطور کہ خرید کیا ہے
غیر صاحب قبضہ سے وحالانکہ وہ مالک اوسکا تہا و مدعی علیہ نے منکر ہوا و مدعی نے شہود
لایا و گواہی دئے کہ یہ گہر ملک مدعی ہے تو شہادت قبول نکیا جاوے کہ شہادت بملک
مطلق دئے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۱۱ ایسا ہے حکم ہے اگر دعوی کیا کہ وہ خانہ ملک پنی ہے وارث اپنے
باپ سے ہوا ہے و شہود گواہی دئے کہ وہ مکان مدعی کا ہے تو گواہی قبول
نکیا جاوے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۱۲ اگر دعوی کیا کہ گہر اپنا ہے مگر یہ حجرہ و گواہی دئے کہ جمیع دار مدعی
کا ہے تو شہادت قبول نکیا جاوے مگر مدعی جب توفیق کیا دکہا کہ سالم گہر میرا
تہا و یہ حجرہ مدعی علیہ سے فروخت کیا و شہود کو معلوم نہ تہا ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۳۱۳ یک مرد نے دعوی کیا گہر کا و یا لونڈی کا جو قبضۂ یک مرد مین ہے
کہ اپنا ہے و دو شاہد لایا و ایک نے گواہی دیا کہ مدعی کا ہے و دوسرا گواہی دیا
کہ مدعی کا تہا و یا گواہی دئے ہر دو نے کہ مدعی کا تہا تو شہادت اونکی قبول کیا جاوے
و ایسا ہی اگر گواہی دیا ایک نے کہ ملک مدعی ہے و دوسرا کہ ملک اوسکی تہی گواہی
اونکی قبول کیا جائے ۱۲ النقروی

مسئلہ ۳۱۴ اگر گواہی دیا ایک شاہد کہ وہ جاریہ دگھر تھا قبضۂ مدعی مین و دوسرا گواہی دیا کہ وہ قبضۂ مدعی مین ہے ویا جملہ شہود گواہی دئے کہ وہ مکان و جاریہ بقبضہ مدعی تہا تو گواہی اونکی قبول نکیا جاے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۳۱۵ اگر گواہی دئے شہود کہ وہ جاریہ ویا گھر بقبضہ مدعی کل کا روز تہا ویا کہے یکماہ ویا یک برس سے تو حکم بشہادت نکیا جاے ۱۲ فتاوی قاضیخان فصل دعوی منقول

مسئلہ ۳۱۶ وگر گواہی دئے اوپر اقرار مدعی علیہ کے کہ وہ جاریہ بقبضہ مدعی روز گذشتہ تہے تو امر کیا جاے مدعی علیہ کو کہ مدعی کو دیوے اتفاقاً قاضیخان فصل مذکور

قاعدہ ۱۰۱ دعوی ملک مطلق تاریخوار کیا وکہا کہ مدعی علیہ نے میرے سے یکماہ سے قبضہ کیا ہے وگواہی اوپر ملک مطلق بلا تاریخ دئے تو گواہی قبول نکیا جاے وبصورت عکس قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۱۷ اگر دعوی کیا کہ وہ گھر اپنا ہے بیس برس سے وگواہی دی شہود نے کہ وہ مکان مدعی کا ہے ایک برس سے تو شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ قاضیخان

مسئلہ ۳۱۸ دعوے شئے کیا جو قبضہ یک مرد مین ہے کہ اپنی ملک ہے وقابض نے بغیر حق یکماہ سے قابض ہوا ہے وشہود نے بقبض مطلق گواہی دئے تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

فصل بیان دعوی عین وشہادت اوسکے

قاعدہ ۱۰۱ اگر شئے مدعی بہ حاضر مجلس قضا ہی تو ضرور ہے کہ مدعی بطرف اوسکے اشارہ ہات سے کرے و کہے کہ یہ عین ملک میری ہے و شہود کو ضرور ہے بہی کہ گواہی بملک دیوین و اشارہ بدست بطرف مدعی و شئے مدعی بہ کرین و اشارہ سر سے کافی نہین مگر جب معلوم ہو باشارہ اونکی کہ اشارہ بطرف شئے دعوی ہے و گر عین غائب ہے و دعوی کیا کہ قبضہ مدعی علیہ مین ہے و مدعی علیہ منکر ہوا اگر مدعی بیان قیمت و صفت عین کیا تو دعوی مسموع ہو و بینہ قبول کیجاتے ۱۲ خلاصہ فتاوی قاضی خان فصل دعوی منقول

قاعدہ ۱۰۲ اگر مدعی بہ منقول عظیم ہے کہ نقل اوسکا مجلس قضا ہوا بغیر مشقت و ضرر نہین ہو سکتا ہے مانند بڑی لکڑی و سنگ چکی و بت کبیر و کمبل موزون کے تو صحیح یہ ہے کہ قاضی یک مرد کو اپنی طرف سے روانہ کرے کہ شہادت کی سماعت روبروے مدعی بہ کرے اور شہود کو روانہ کرے ہمراہ اوس مرد کے و گواہی دیوین نزدیک قاضی کے کہ شہود مدعی واسطے مدعی کے گواہی دے تو اوسوقت حکم واسطے مدعی کے کری و جسکو قاضی روانہ کیا تہا قاضی نہوگا ۱۲ فتاوے قاضی خان فصل مذکور

قاعدہ ۱۰۳ جب واقع ہوا دعوی جانور مین تو داخل کرنا مسجد مین جب قاضی جلوس وہان کرتا ہے تو ضرور ہے کہ شہادت منقول مین بغیر اشارہ کے بطرف اوسکے قبول نہین ہوتی ہے ۱۲ قاضی خان فصل مذکور

مسئلہ ۳۱۹ دعوی کیا ایک عین کا جو قبضہ ایک مرد مین ہے کہ اپنی ملک ہے و صاحب قبضہ نے اوسکو ناحق قبضہ کیا ہے ایک ماہ سے و شہود نے گواہی دے بقبض مطلق تو گواہی قبول نکیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۲۰ ایسا ہی حکم ہے جب مدعی دعوی قبض مطلق کیا و گواہی بقبض یکماہ سے دے تو ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۳۲۱ دعوی قتل کیا ایک ماہ سے و گواہی بقتل زمانہ حال مین دے تو قبول نکیا جاوے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۳۲۲ اگر گواہی دے شہود نے کہ یہہ عین اس مدعی کی ہے و گواہی ملک نہ دے و یا کہے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ مدعی مالک اس چیز کا ہے و یا گواہ نے دے اوپر اقرار قابض کے کہ یہ عین اس مدعی کی ہے تو جائز ہے و حکم بعین واسطے مدعی کے کیا جاوے کہ نزدیک اکثر علما تصریح بملک شرط نہین ہے ۱۲ قاضی خان فصل مذکور باختصار

مسئلہ ۳۲۳ جب گواہی دے بشے منقول کہ یہہ شے ملک مدعی ہے تو شہادت اونکی جائز ہے اگرچہ نکہین کہ قبضہ مدعی علیہ مین بناحق ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل مذکور

مسئلہ ۳۲۴ اگر دعوی کیا پارچہ کا جو قبضہ ایک مرد مین ہے کہ میرا ہے مین نے اوسکو بونا ہے و شہود گواہی دے کہ مدعی نے اوسکو بوندا ہے تو حکم بپارچہ واسطے مدعی کے نکیا جاوے کہ بافندہ کبھو کپڑا غیر کو بنتا ہی ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل مذکور

مسئلہ ۳۲۵ اگر گواہی دیا ایک نے کہ یہ دو غلام مدعی کے ہین و دوسرا کہ یہ غلام مدعی کا ہے تو گواہی اوپر غلام واحد کے کہ جسپر گواہان متفق ہوے ہین قبول کیا جاوے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۳۲۶ اگر دعوی کیا کہ وہ شئے اپنی ہے ایک برس سے و شہود گواہی دیوے کہ وہ مدعی کے ہے دس برس سے تو قبول نکیا جاوے و عکس مین اوسکے قبول کیا جاوے کہ گواہی باقل دعوی سے دے ۱۲ فتاوی انقرویہ

فصل بیان مین اوسکی کہ مدعی بہ عقد ہو یا کوئی اسباب ملک

قاعدہ ۱۰۵ عقد مین جب گواہی مختلف ہوی تو قبول نکیا جاوے برابر ہے کہ مدعی بہ اکثر مالین ہو یا کم و برابر ہے کہ مدعی بائع ہو یا مشتری کہ مقصود اثبات عقد ہے و جب بدل مختلف ہوا تو عقد مختلف ہوتی ہے پس عدد شہادت کامل ہر ایک عقد پر نہوا ۱۲ در مختار و رد المحتار

مسئلہ ۳۲۷ اگر گواہی دیا ایک نے بخریدی غلام و یا مکاتب کرنے اوسکے اوپر یک ہزار کے و دوسرا شاہد گواہی دیا بیک ہزار و پانسو کے تو گواہی رد کیا جاوے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۳۲۸ اگر گواہی دیوے شہود نے بخریدی دار جو قبضہ یک مرد مین ہے و بیان ثمن نکرے تو گواہی قبول نکیا جاوے جب بائع منکر ہے ۱۲ رد المحتار

فائدہ ثمن اوسکو کہتے ہین کہ جو مقابل شے ٹہیری و قیمت مالیت شئے کو کہتی ہین

جیسا کہ مالیت دس روپیہ کے ہے و پانچ کو خرید کئے تو دس قیمت ہوی و پانچ ثمن ہوی ۱۲

مسئلہ ۳۲۹ اگر گواہی دو شاہد نے اوپر اقرار بائع کے بفروخت و ثمن بیان نکیے و نہ گواہی بقبض ثمن دئے تو شہادت باطل ہے ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۱۶ مانند خریدی ہے آزادی بعوض مال اور صلح خصاص سے ورہن و خلع اگر دعوی کیا غلام و قاتل وراہن و زوجہ نے کہ مقصود اونکا اثبات عقد ہے و گر دعوی کیا مولی و وارث مقتول و مرتہن و زوج نے تو مانند دعوی دین ہے جو منفرد ہے عقد سے تو قبول اوپر اقل کے گواہی کیا جائے اگر مدعی دعوی اکثر کیا و شاہد اکثر بعطف گواہی دیا مانند ہزار و پانسو و دوسرا ہزار کر مقصود اونکا مال ہے کہ عتق و عقد و طلاق باقرار صاحب حق ثابت ہوا پس دعوی دین مین باقی رہا ۱۲ در مختار و رد المحتار

مسئلہ ۳۳۰ اگر مدعی راہن ہے و اختلاف شہادت ہوا تو قبول نکیا جائے و گر مرتہن ہے تو بمنزلہ دین ہے ۱۲ رد المحتار

قاعدہ ۱۷ دعوی مکان بطور میراث و یا خریدی کیا و گواہان نے بملک مطلق گواہی دئے تو قبول نکیا جائے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۳۱ یک مرد نے دعوی کیا گھر کا جو قبضہ یک مرد مین ہے کہ میرا ہی و مین نے اوس مکان کو فلان سے جو غیر قابض ہے خرید کیا ہون و دو شاہد لایا و گواہی دئے کہ فلان نے ہبہ کیا ہے مدعی کو و مدعی نے قبضہ کیا ہے اوسکو حالانکہ فلان

مالک مکان تھا تو گواہی قبول نکیا جاوے یہانتک کہ مدعی توفیق کرے بایںطورکہ
کہے کہ مین نے فلان سے خرید کیا تہا اوسنے انکار کیا من بعد میرے کو ہبہ کیا
واسباب پر بینہ گذارا تو شہادت اونکی قبول کیا جاسے وپیش از توفیق کے
مقبول نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۳۲ دعوی دار کیا جو قبضہ ایک مرد مین ہے بایںطور کہ اوسنے میرے
ہبہ کیا ہے و صدقہ نکیا ہے و دو شاہد اوپر صدقہ کے لایا تو دعوی مسموع
نہو و نہ بینہ قبول کیا جاسے ۱۲ عالمگیری باختصار

قاعدہ ۱۰۸ اگر دعوی خریدی کیا ایک برس سے وگواہان نے گواہی اوپر
خریدی کے دئے و تاریخ بیان نکئے تو گواہی قبول کیا جاوے بصورت عکس
گواہی قبول نہو ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۰۹ مدعی خریدی نے اگر بیان کیا تاریخ خریدی کو دو ماہ و شہود نے
گواہی دئے اوپر خریدی کے یک مہینہ سے تو قبول کیا جاسے وبطور عکس
مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۳۳ اگر دعوی کیا مکان کا جو قبضہ دوسرے مین ہے کہ وہ مکان میرے
باپ فلان کا ہے مرگیا و میراث میری واسطے چہوڑا ایک برس سے و مدعی علیہ
منکر ہوا و مدعی شہود لایا و گواہی دئے کہ مدعی نے قابض سے خرید کیا ہے
دو برس سے و مدعی نے من بعد دعوی بطور خریدی کیا تو قبول نکیا جاسے

بغیر توفیق کے کہ مدعی علیہ سے خرید کیا تھا و پدر سے فروخت کیا و من بعد وارث ہوا و شاہد لایا تو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۲۴ ایسا ہی حکم ہے اگر دعوی میراث کیا پہلے و شہود نے گواہی دی ہبہ و یا صدقہ بجای خریدی کے تو گواہی قبول نکیا جاے جب تک مدعی توفیق نکرے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۲۵ ایک مرد نے دعوی کیا غلام کا جو قبضہ یک مرد مین ہے کہ اوسنے میرے پر تصدق کیا تھا و یک برس ہوا و قبضہ کیا تھا و قابض سے منکر ہوا و مدعی سے شہود لایا و گواہی دے کہ اوسنے قابض سے خرید کیا ہے دو برس سے تو گواہی مقبول ہو مگر یہ کہ مدعی موافقت بیان کرے بانیطور کہ کہے مین نے دو برس ہوا مدعی علیہ سے خرید کیا تھا من بعد اوس سے فروخت کیا من بعد اوسنے یک سال ہوا کہ میرے پر تصدق کیا ہے و شہود اسبات کے گذرانا تو حکم واسطے مدعی کے کیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان۔

مسئلہ ۳۲۶ اگر دعوی کیا پہلے خریدی کا قابض سے یک برس سے و شہود نے گواہی دے تصدق دو برس سے و مدعی نے دعوی تصدیق کیا تو قبول نکیا جاے بغیر توفیق کے کہ دو برس ہوا تصدق کرکے و مین قبضہ کیا تھا من بعد فروخت کرکر خرید کیا ہون ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۳۲۷ اگر دعوی کیا صدقہ کا یک برس سے و شہود نے گواہی دے کہ

مدعی نے یک ماہ ہوا ہے کہ مدعی علیہ سے خرید کیا ہے تو گواہی مقبول نہو مگر یہہ کہ
توفیق کرے وکہے کہ مدعی علیہ نے میرے پر تصدق کرکے یک برس ہوا تھا
وہین قبضہ کیا تھا من بعد شئے دعوی بطرف مدعی علیہ یکے سبب پہونچے و منکر صدقہ
ہوا و مین نے اوس شئے کو خرید کرکے یک ماہ ہوا و بینہ سے یہ بات ثابت کیا تو گواہان
مقبول ہون ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۳۸ اگر دعوی خریدی کیا مدعی علیہ سے یک برس سے وشہود نے
گواہی دئے کہ مدعی علیہ نے یہہ شئے کو اوپر مدعی کے تصدق کیا ہے یک ماہ سے
تو شہادت قبول نکیا جاے بغیر توفیق کے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۳۹ اگر دعوی بوجہ میراث پدر سے کیا کہ یک برس ہوا وشہود گواہی
دئے کہ اوسنے قابض سے خرید کیا ہے بعد قیام کے مجلس قاضی سے تو گواہی
قبول نکیا جاے بغیر توفیق کے کہ مدعی علیہ منکر میراث ہوا تھا و اب اوس سے خرید کیا
ہون و بینہ اسبات پر لاوی ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۴۰ اگر دعوی کیا کہ لونڈی کو بمقابلہ غلام مدعی علیہ سے خرید کیا
و یک ماہ ہوا وشہود لایا و گواہی دئے کہ باندی کو مدعی علیہ سے مدعی خرید کرکے
یک برس ہوا و یا زائد تو قبول نکیا جاے واسطے تناقص کے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۳۴۱ اگر دعوی کیا یک گھر کا جو قبضہ دوسرے مرد مین ہے کہ میرا ہے و دو شاہد
لایا یک نے گواہی دیا کہ مکان مدعی کا ہے وارث اپنی باپ سے ہوا ہے و دوسرا

گواہی دیا کہ مدعی نے وارث مان سے ہولے ہے تو شہادت باطل ہے کہ صورت توفیق میان شاہدان نہین ہے کہ میراث پدری غیر میراث و مادر ہے کہ میراث پدری مین اوار دیاون پدر داجرار وصیت اسکے ہوتی ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۳۴۲ ایک مرد کے قبضہ مین غلام ہے ویک مرد نے دعوی کیا کہ مین نے قابض سے خرید کیا ہون و قابض منکر ہے و مدعی نے شہود لایا وشہود نے گواہی دئے کہ قابض نے مدعی سے بیع کیا ہے و ہمکو معلوم نہین کہ مدعی علیہ کی ہے ویا نہین تو شہادت اونکی جائز ہے واسطے مدعی کے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۳۴۳ صورت بالا مین اگر مدعی دو شاہد لایا وکہے دو شاہدان نے قاضی سے کہ غلام ہمارا ہے مدعی علیہ نے اوس غلام کو اس مدعی سے فروخت کیا ہے تو قاضی بشہادت اونکی واسطے مدعی کے حکم کرے ۱۲ قاضی خان

قاعدہ ۱۱ دعوی فعل نفس اپنی کا کیا و برہان لایا یعنی شہود اوپر فعل وکیل اپنے دیا بالعکس تو قبول نکیا جاسے ۱۲ انقرادی

مسئلہ ۳۴۴ دعوی کیا کہ میری ملک ہے فلان سے خرید کیا ہون باتنے درہم دو شاہد کہا کہ وکیل اوسکا خرید کیا ہے تو حکم بملک واسطے مدعی کے نکیا جاے ۱۲ فتاوی انقروی

مسئلہ ۳۴۵ دعوی کیا خرید نے گھر کا ایک مرد سے و گواہان نے گواہی دئے واسطے مدعی بخریدی وکیل مدعی علیہ سے ویا گواہی دئے کہ فلان نے بیع کیا و دیہ مدعی علیہ نے اجازت بیع دیا تو قبول نکیا جاسے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۴۶ دعوی کیا کہ ملک میری ہے وقابض کہا کہ تیرے سے خرید کیا ہون وگواہی دئے دو شاہد کہ مدعی علیہ نے وکیل مدعی سے خرید کیا ہے تو قبول نکیا جائے فتاوی، نقرویہ

قاعدہ ۱۱۱ اجارہ مانند بیع ہے اول مدت مین کیونکہ مقصود اثبات عقد ہے وشاہدان جب مختلف بدل مین ہوی تو قبول نکیا جاسے کہ عقد مختلف ہوتی ہے باختلاف بدل وماننذ مال ہے بعد گذرنے مدت کے اگر مدعی کرایہ مین دینے والا ہے تو کیونکہ مقصود اجرت ہوتی ہے تو گواہی قبول کیا جاسے جیساکہ دین مین بصورت اختلاف قبول ہوتی ہے وگر مستاجر یعنی کرایہ مین لینے والا مدعی ہے تو دعوے عقد ہے اتفاقاً وگواہی باختلاف مقبول نہو ومستاجر پر باعتراف اوسکے بمال اجارہ حکم کیا جاسے ۱۲ در مختار وردالمحتار وبرجندی

مسئلہ ۳۴۷ جب مختلف ہوسے دو شاہد اجارہ اجر بیان کردہ عقد مین ومدعی موجر ہے ویا مستاجر و یک شاہد گواہی دیا جیسا مدعی دعوی کیا ہے و دوسرا کم و یا زائد گواہی دیا تو شہادت قبول نکیا جاسے وہی صحیح ہے ۱۲ انقروی

قاعدہ ۱۱۲ نکاح مین حکم باقل کیا جاسے استحساناً برابر ہے کہ مدعی دعوی اقل بالیقین کرے ویا اکثر ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۳۴۸ جب واقع ہوا دعوی نکاح مین وایک شاہد گواہی دیا بنکاح اوپر ایک ہزار کے ودوسرا بنکاح اوپر یک ہزار ویک سو کے تو نکاح ثابت ہوتا ہے

بهزار ۱۲ برجندی

مسئلہ ۳۴۹ دعوی کیا کہ یہہ عورت اپنی ہے بسبب باعث کے کہ اوسنے تزوج کیا ہے اتنی رقم پر وگواہی دے دوشاہد کہ یہ عورت منکوحہ اوسکی ہے وذکر نکرے کہ مدعی نے تزوج کیا ہے توگواہی قبول کیا جاوے وحکم بمہر مثل کیا جائے جب بقدر بیان کردہ مدعی ہو ویا کم وگر زائد ہے تو حکم زیادت نکیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۵۰ ایک مردنے دعوی کیا ایک عورت پر کہ اوسنے اپنی نفس کو میرے سے بہ پچاس دینار تزوج کی ہے وشہود نے گواہی اوپر نکاح کے دئے وبیان مہر نکرے توگواہی قبول کیا جاوے ۱۲ عالم گیری

قاعدہ ۱۱۳ جو شاہد عقد پر ہے شاہد حال پر ہوتا ہے ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۳۵۱ اگر کہا کہ یہ عورت میری ہے ویا کہا کہ یہ عورت منکوحہ میری ہے وگواہی دئے شہود کہ مدعی نے اس عورت سے تزوج کیا تہا ونہ کہے کہ اب منکوحہ اوسکی ہے توشہادت قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۵۲ گواہی دئے کہ یہ عورت اپنے نفس کو مدعی سے نکاح کری تھی ومعلوم نہین کہ اب عورت اوسکی ہے ویا نہین ویا گواہی دئے کہ مدعی علیہ نے یہ شئے مدعی سے فروخت کیا تہا ونہین جانتے کہ اب ملک مدعی مین ہے ویا نہین تو حکم نکاح وملک شئے زمانۂ حال مین باستصحاب کیا جاوے ۱۲ عالم گیری

فائدہ استصحاب باقی رکھنے کو شئے کے اوپر حال اوسکے جیسا سابق مین تھی کہتے ہین ۔

مسئلہ ۳۵۲ گواہان کہین کہ مدعی نے کبری سے نکاح کیا ہے وکبری کو ہم نہین جانتے ہین تو مدعی کو تکلیف دیوین بقائم کرنے بینہ کے کہ کبری یہی عورت ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۱۴ آزادی مین اوپر مال کے و خلع مین اگر دعوی جانب غلام وعورت سے ہے تو وہ دعوی عقد ہے وگر مولی زوج سے ہے تو وہ دعوی حال ہے بسبب وقوع آزادی و طلاق باقرار مولی وزوج کے ۱۲ فتاوی نقرویہ

مسئلہ ۳۵۴ دعوی کیا غلام نے کہ میری کو مولی نے آزاد کیا ہے وشہود گواہی دے کہ اوسنے آزاد اصلے ہے تو قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۵۵ لونڈی نے دعوی کی کہ فلان نے مجھے آزاد کیا ہے وگواہان نے گواہی دے کہ اوسنے آزاد اصلے ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۳۵۶ غلام نے دعوی آزادی اصل کیا وگواہی دے کہ اوسکو فلان نے آزاد کیا ہے تو قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۱۵ صلح دم عمد سے اگر مدعی قاتل ہے تو عقد ہے وگر دعوی جانب وارث مقتول سے ہے تو بمنزلہ دعوی دین ہے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۱۶ طلاق مین اگر اختلاف شہود ہوا تو نزدیک امام اعظم مقبول نہو ۱۲ خلاصہ ہدایہ

مسئلہ ۳۵۷ اگر اختلاف کرے شہود نے و ایک نے گواہی دیا اوپر دو طلاق کے و دوسرا اوپر تین طلاق کے دیا ایک نے اوپر دو طلاق کے و دوسرا اوپر ایک طلاق کے گواہی دیا و ایک شاہد اوپر ایک طلاق کے و دوسرا تین پر تو قبول نکیا جاوے قول امام مین ۱۲ انقرویہ و ہدایہ سے ترجیح قول مذکور پائی جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۵۸ اگر گواہی دیا ایک نے اوپر ایک طلاق کے و دوسرا اوپر ایک طلاق و نصف کے و یا ایک نے گواہی دیا اوپر ایک طلاق کے، دوسرا اوپر طلاق و طلاق کے تو شہادت اونکی اوپر اقل یعنی کم کے جائز ہے نزدیک کل کے یعنی امام و صاحبین کے ۱۲ فتاوی انقرویہ

مسئلہ ۳۵۹ اگر گواہی دیا ایک نے کہ شوہر نے کہا زوجہ سے کہ تو خلیہ ہے و دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے کہا عورت سے کہ تو بری ہے تو گواہی نزدیک کل کے قبول نکیا جاوے یعنی باتفاق امام و صاحبان ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۳۶۰ اگر گواہی دیا ایک نے کہ زوج نے کہا تہا عورت سے کہ اگر تو گھر مین گئی تو طلاق ہے تجہ پر و عورت نے گھر مین داخل ہوی و دوسرا گواہی دیا کہ شوہر نے کہا تہا کہ اگر تو فلان سے بات کریگی تو طلاق ہے اور کہا گواہ مذکور نے کہ اس عورت نے فلان سے سخن کی ہے تو باتفاق قبول نکیا جاوے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۳۶۱ اگر گواہی دیا ایک نے کہ مرد نے جورو کو تین طلاق دیا ہے

و دوسرا گواہی دیا کہ مرد نے زوجہ سے کہا کہ تو میرے پر حرام ہے و نیت
تین طلاق کیا ہے تو گواہی باتفاق قبول کیا جاوے ۱۲ النقرویہ
مسئلہ ۳۶۲ اگر گواہی دیا ایک نے کہ اوسنے طلاق دیا ہے عورت کو
تین طلاق و دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے طلاق دیا ہے تو شہادت باطل
ہے قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ مین ۱۲ النقرویہ
مسئلہ ۳۶۳ ایک نے بطلاق رجعی گواہی دیا و دوسرا بطلاق بائن تو گواہی
اوپر رجعی کے قبول کیا جاوے کیونکہ دونون متفق ہوے اوپر اصل طلاق
کے و ایک نے منفرد ہوا بزیادت صفت بینونت کے پس ثابت ہوگی وہ
چیز جس پر شاہدان نے اتفاق کئے ہین و جس نے منفرد ہوا باطل ہوی ۱۲ النقرویہ
فائدہ طلاق رجعی وہ ہے جو بلفظ صریح ہوتا ہے جیسا تو طالق ہے و مطلقہ
ہے و طلاق دیا مین تجھے و ان الفاظ سے واحدہ رجعیہ واقع ہوتی ہے
اگرچہ نیت زائد و یا بائن کرے و یا کچھہ نیت نکرے ۱۲ کنز الدقائق
طلاق بائن اوسکو کہتے ہین جو بہ تشبیہ بنتے مانند شمس و قمر و غیرہ اوسکے
ہو و یا اقبح طلاق و افحش و یا خبیث تر و یا بدتر و یا غلیظ تر و یا اطول و یا
اکبر و یا اعرض و اعظم و غیرہ و کنایات سے بدلالۃ حال و نیت مانند الفاظ
تو بائن ہے بتہ ہے بتلہ ہے حرام ہے خلیہ ہے یعنی مخلی بالطبع و بریہ ہے
و سواے اونکی ۱۲ عالمگیری و شرح وقایہ و حکم طلاق واقع ہونا جدائی کا

طلاقئی رجعی مین بعد گذرنے عدت کے و بائن مین بغیر گذرنے عدت
وجب تین طلاق دیا تو حلال ہونا منا کحہ کا زائل ہوتا ہے ۱۲ عالمگیری
و طلاق رجعی مین رجوع کرنا عورت سے بقول و فعل مانند قبلہ و بوسہ
بشہوت و نظر بسوی فرج زن جب تک عدت مین ہو درست ہے ۱۲ عالمگیری
و نکاح بائن کی ہوی کا بلا تین طلاق کر عدت مین و بعد عدت جائز ہے
و عورت آزاد بعد تین طلاق کے و باندی بعد دو طلاق کے حلال نہین
ہوتی ہے یہانتک کہ غیر شوہر اول اوس عورت کو نکاح صحیح و طی کرے
و عدت طلاق و یا عدت موت ثانی گذر جاوے ۱۲ شرح وقایہ

فصل بیان مین مسائل کی جنمین اختلاف شہود سے گواہی باطل نہین ہوتی ہی

فائدہ جاننا چاہیے کہ درمختار کے کتاب الوقف فصل وقف متعلق اولاد
مین جسقدر مسائل ترقیم کیا ہے و شرح اشباہ سے نقل کئے ہین جملہ کو مین
تحریر کردیتا ہون بنظر آسانی و عدم وقوع غلطی ۔
قاعدہ اختلاف شاہدان کا مانع ہے قبول شہادت سے و ضرور
ہے مطابقت سے لفظاً و معنی مگر مسائل ہین کہ بحرالرائق مین بیالیس تحریر
کیا ہون ۱۲ خلاصہ اشباہ و نظائر کتاب القضاء و الشہادات ۔
مسئلہ ۳۶۴ ایک شاہد گواہی دیا کہ مدعی علیہ پر ہزار درہم ہے و دوسرا

گواہی دیا کہ مدعی علیہ اقرار بہزار کیا ہے تو گواہی قبول کیا جائے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۶۵ دعوی کیا کہ حنطہ جیدہ کا یعنی گیہون بہتر کا و ایک شاہد گواہی دیا بجید و دوسرا بردی یعنی خراب تو گواہی بردی قبول کیا جائے و حکم باقل کیا جائے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۶۶ دعوی کیا ایکسو دینار کا و ایک گواہ نیسا پوریہ و دوسرا بخاریہ کہا و مدعی دعوی نیشا پوریہ کرتا ہے و حالانکہ وہ جید ہین بخاریہ سے تو حکم بہ دینار بخاری کیا جائے بلا خلاف ۱۲ درمختار

فائدہ ہماری بستی ہین جب اختلاف بکالی و چلنی ہو ویا اختلاف پکی پیتی و حالی ہو تو کم پر حکم کرنا بنظیر مسئلہ مذکورہ ۱۲

مسئلہ ۳۶۷ ایک نے گواہی ہین لفظ ہبہ کہا و دوسرا عطا تو قبول کیا جائے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۶۸ اختلاف کئے ایک نے کہا کہ نکاح کیا و دوسرا تزویج کیا کہا تو قبول کیا جائے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۶۹ ایک نے گواہی دیا کہ زمین کو صدقہ موقوف کیا ہے بطور ہمیشگی اس شرط پر کہ زید کو تہائی محاصل اوسکا ہے و دوسرا گواہی دیا کہ زائد کے لئے نصف اوسکا ہے تو گواہی تہائی پر قبول کیا جائے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۰ دعوی بیع وفا کیا وایک نے گواہی دیا بہ بیع وفا ودوسرا گواہی دیا کہ مشتری نے اقرار بہ بیع وفا کیا ہے تو قبول کیا جاوے شہادت اونکی ۱۲ درمختار

فائدہ بیع وفا کی صورت یہ ہے کہ ایک نے شئے کہ بہ دوسرے شخص فروخت کرے بہزار اس شرط پر کہ اگر ثمن کو واپس بہ مشتری دیوے تو مشتری اوسپر عین کو واپس کرے وہ وعدہ اوپر وفا کرنا لازم ہو واسطے حاجت آدمیان کے وہی صحیح ہے ۱۲ درمختار باب الصرف

مسئلہ ۳۷۱ دعوی کیا ہزار کا مطلق یعنی وجہ بیان نکیا وایک نے گواہی دیا اوپر اقرار مدعی علیہ کے بہزار قرض ودوسرا بہزار امانت تو قبول کیا جاوے

مسئلہ ۳۷۲ دعوی بری کرنیکا کیا وایک نے گواہی دیا بابراء ودوسرا گواہی دیا کہ مالک نے مدعی کو ہبہ کیا ہے ویا اوسپر تصدق کیا ہے ویا حلال کردیا ہے مدعی کو تو جائز ہے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۳ دعوی ہبہ کیا وایک نے بہ برارت گواہی دیا ودوسرا بتصدق ویا حلال کرنیکی تو جائز ہے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۴ دعوی کیا کفیل یعنی ضامن نے ہبہ کا وایک کے گواہی ہبہ دیا ودوسرا بمعاف کرنیکی تو ابرار یعنی عفو ثابت ہوتا ہے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۵ گواہی دیا ایک نے اوپر اقرار مدعی علیہ کے کہ مین نے غلام کو

مدعی سے لیا ہون و دوسرا اوپر اقرار اوسکے کہ مدعی نے میرے پاس یہ غلام امانت رکھا ہے تو گواہی قبول کیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۶ گواہی دیا ایک نے کہ مدعی علیہ نے غلام کو اس مدعی سے غصب کیا ہے یعنی ظلماً چھین لیا ہے و دوسرا گواہی دیا کہ مدعی نے اس غلام کو مدعی علیہ کے پاس امانت رکھا ہے تو حکم بغلام واسطے مدعی کی کیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۷ گواہی دیا ایک نے کہ عورت نے اس سے جنی ہے و دوسرا کہ وہ عورت اس سے حاملہ ہوئی ہے ۔ تو قبول کیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۸ ایک نے گواہی دیا کہ یہ عورت نے اس سے مذکر کو جنی ہے و دوسرا گواہی دیا کہ مؤنث کو جنی ہے تو قبول کیا جاوے شہادت اونکی ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۷۹ ایک نے گواہی دیا کہ مدعی علیہ نے اقرار کیا کہ گھر مدعی کا ہے و دوسرا گواہی دیا کہ مدعی اوس گھر مین ساکن تھا تو قبول کیا جائے شہادت اونکی ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۰ انکار کیا مولی نے اذن غلام کو اپنی وایک نے گواہی دیا اوپر اذن اوسکے پارچہا مین و دوسرا طعام مین تو گواہی قبول کیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۱ مختلف ہوئی دو شاہد اقرار بمال کے اقرار بزبان عربی و فارسی تو قبول کیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۲ ایک نے گواہی دیا کہ مولی نے اپنے غلام سے کہا کہ تو حر ہے و دوسرا گواہی دیا کہ مولی نے کہا کہ آزاد ہے تو قبول کیا جاوے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۳ کہا مرد نے اپنی زوجہ سے کہ اگر تو نے فلانے سے بات کی تو طالق ہے و زوجہ نے اوس سے گفتگو کی و ایک شاہد نے گواہی دیا کہ اوسنے فلان سے کلام کی شروع روز مین و دوسرا گواہی دیا کہ اخیر وقت دن مین سخن کی ہے تو عورت طالقہ ہوگی ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۴ کہا زوج نے زوجہ سے کہ اگر تجھے طلاق دیوے تو غلام میرا آزاد ہے و ایک شاہد کہا کہ اوسنے آجکی روز طلاق دیا ہے و دوسرا کہا کہ اوسنے روز گذشتہ طلاق دیا ہے تو طلاق و آزادی واقع ہوویگی ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۵ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے تین طلاق البتہ دیا ہے و دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے دو طلاق البتہ دیا ہے تو حکم بدو طلاق کیا جاوے و زوج مالک رجوع کرنیکا ہوگا عورت سے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۶ گواہی دیا ایک شاہد نے کہ اوسنے آزاد کیا ہے بعربی و ذکر نکیا شاہد نے کہ اوسنے کہا ہے کہ انت حر و دوسرا گواہی دیا بفارسی آزاد کیا ہے و دوسرا نکہا کہ اوسنے کہا ہے کہ تو آزاد ہے تو قبول کیا جاوے ۱۲ درمختار و ردالمحتار

مسئلہ ۳۸۷ اختلاف کیے دو شاہد نے بمقدار مہر مین تو حکم باقل یعنی

کم کیا جاسے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۸۸ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے اس کو وکیل بخصومت کیا ہے فلان کے ساتھ ایک گھر مین و معین کیا اوسکو دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے وکیل کیا ہے اسکو بخصومت اوس گھر مین و شئے دوسرے مین تو گواہی قبول کیا جاسے گھر مین کہ اوسمین اتفاق کئے ہین سواے اوسکے کہ جسکو دوسرا شاہد زائد کیا ہے ۱۲ درمختار ورد المحتار

مسئلہ ۳۸۹ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے اپنی تندرستی مین وقف کیا ہے دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے اپنی بیماری مین وقف کیا ہے تو قبول کیا جاوے ۱۲ درمختار ورد المحتار مین لکھا ہے کہ اگر کہا ایک شاہد نے کہ اوسنے اپنی صحت مین وقف کیا ہے و دوسرا شاہد کہا کہ اوسنے کہا ہے کہ بعد وفات اپنی وقف ہے تو قبول نکیا جاسے ۱۲

مسئلہ ۳۹۰ اگر شہادت دیا ایک نے کہ اوسنے اسکو بروز پنجشنبہ وصی کیا ہے و دوسرا شاہد کہا کہ روز جمعہ وصی کیا ہے تو شہادت جائز ہے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۹۱ زید کے عمرو پر ایک ہزار ہے مثلاً و عمرو نے حوالہ دیا زید کو ہزار اوپر بکر کے و بکر نے ہزار کو بزید دیا من بعد بکر نے اوپر عمرو کے دعوی کیا و ایک شاہد گواہی دیا کہ عمرو مدیون نے زید کو حوالہ دیا پر بکر کے دیا تہا و بکر حوالہ قبول کیا تہا و دوسرا گواہی دیا کہ بکر نے ضامن عمرو زید سے ہوا تہا

اس مال کا جو زید غیر حیم یعنے دائن عمرو سے ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ در مختار و رد المحتار

مسئلہ ۳۹۲ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے بیع کیا ایسے چیز کو و مدت ادا ء ثمن ایک ماہ ٹہیرایا و دوسرا گواہی بہ بیع دیا و ذکر مدت نکیا تو قبول کیا جاے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۳۹۳ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے یہہ شے کو بشرط خیار تین روز بیع کیا ہے و دوسرا گواہی بفروخت دیا و ذکر شرط خیار نکیا تو قبول کیا جاے یعنی بیع ثابت ہوتی ہے و مدت و شرط دونون مسئلہ مین ثابت نہین ہوتی ہے ۱۲ در مختار و رد المحتار

مسئلہ ۳۹۴ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے اوسکو وکیل بخصومت اس مکان مین یعنی بجواب و سوال نزدیک قاضی کو فہ کیا ہے و دوسرا کہا کہ نزدیک قاضی بصرہ بخصومت وکیل کیا ہے تو شہادت اونکی اوپر اصل وکالت بالخصومۃ مین قبول کیا جاے ۱۲ در مختار و رد المحتار

مسئلہ ۳۹۵ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے اوسکو وکیل بقبض کیا ہے و دوسرا کہا کہ اوسنے اسکو جراءت کیا ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ در مختار

فائدہ جری وکیل و رسول کو کہتے ہین پس شاہدان معنی مین اتفاق کئے و لفظ مین مختلف ہوے و ایسا اختلاف مانع شہادت نہین ہے ۱۲ رد المحتار

مسئلہ ۳۹۶ ایک نے گواہی دیا کہ فلان نے اسکو وکیل بقبض کیا ہے و دوسرا کہا کہ اسکو مسلط اوپر قبض کے کیا ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۳۹۷ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے اسکو وکیل بقبض شئے فلانے کیا ہے دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے وصی کیا ہے بقبض اوسکے اپنی زندگی مین تو قبول کیا جاسے کہ وصایت حیات مین وکالت ہے ۱۲ درمختار ورد المحتار

مسئلہ ۳۹۸ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے اسکو وکیل کیا ہے بطلب دین اپنے دوسرا گواہی دیا کہ وکیل بتقاضا دین کیا ہے تو قبول کیا جاے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۳۹۹ ایک نے گواہی دیا کہ وکیل کیا ہے اسکو بقبض شئے دوسرا بطلب اوسکے تو مقبول ہو ۱۲ درمختار

مسئلہ ۴۰۰ ایک نے گواہی دیا کہ اسکو وکیل بقبض شئے کیا ہے دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے امر کیا اسکو بلینے اوس شئے کے دیا بھیجا اوسکو تا کہ لیوے وہ شئے کو تو قبول کیا جاسے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۴۰۱ اختلاف کئے شاہدان زمانۂ اقرار واقف مین بوقف تو قبول کیا جاے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۴۰۲ اختلاف کئے شاہدان نے جاے اقرار واقف بوقف مین تو گواہی مقبول ہو ۱۲ درمختار

مسئلہ ۴۰۳ ایک نے گواہی دیا بوقف اوس کے اوپر زید کے دوسرا بوقف اوسکے اوپر عمرو کے تو مقبول کیا جاسے وقف اوپر محتاجین کے ہوتا ہے واسطے اتفاق شاہدان کے اوپر وقف کے وقف صدقہ ہی ۱۲ درمختار ورد المحتار

فصل بیانمیں اختلاف شاہدن کے انشا و اقرار و اوقات و مقامات مین

فائدہ معنی انشار کے یہ ہے کہ شاہد کہے کہ یہ معاملہ روبرو میری ہوا ہے
و اقرار یہ معنی کہ شاہد کہا کہ مدعی علیہ نے میرے کو خبر دیا کہ ایسا معاملہ ہوا ہے

قاعدہ ۱۱۸ جو قول کہ جمع کیا گیا ساتھہ فعل کے تو قبول نکیا جائے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۴۰۴ دعوی کیا ہزار کا دایک شاہد نے گواہی دیا کہ میرے روبرو مدعی نے دیا تہا و دوسرا کہا کہ مدعی علیہ نے اقرار بہزار کیا ہے تو شہادت مسموع نہو یعنی قبول نکیا جاے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۴۰۵ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے بہ تلوار عمداً قتل کیا ہے و دوسرا بقتل بچہری تو قبول نکیا جاے بسبب عدم تکرار فعل بسبب تکرار آلہ کے ۱۲ درمختار

فتاوی قاضی خان مین اسباب مین ایک ضابطہ مذکور ہے اوسکو مولف نے ترجمہ کر دیتا ہے

قاعدہ ۱۱۹ دو شاہد نے گواہی بشئے دئے و اختلاف کئے وقت مین و یا مکان و یا انشار و اقرار مین تو دیکہا جاے کہ اگر مشہود بہ یعنی جس چیز کی گواہی دیتے ہین قول محض ہے مانند بیع و اجارہ و طلاق و عتاق و صلح و معاف کرنا تو قبول کیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۱۲۰ اگر گواہی دئے بہ بیع و یا اجارہ و یا طلاق و یا عتق اوپر مال کے

واختلاف کئے اندازہ بدل مین تو بیع مقبول نہو ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۰۶ دعوی کیا خریدی کا بہزار و گواہی دئے دو شاہد نے کہ مدعی نے مدعی علیہ سے بہزار خرید کیا ہے مگر دونون نے اختلاف کئے بستیان مین دیا ایام مین و یا ساعات مین و یا مہینہامین و یا گواہی دئے اوپر بیع کے بہزار وایک نے گواہی دیا کہ اوسنے بیع کیا ہے ود وسرا گواہی دیا اوپر اقرار بائع کے بہ بیع تو شہادت جائز ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۰۷ گواہی دئے طلاق پر ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے آج کر روز طلاق دیا ہے ودوسرا گواہی دیا کہ روز گذشتہ طلاق دیا ہے تو شہادت جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۰۸ گواہی دیا ایک نے اوپر اقرار مدعی علیہ کے بہزار آج کے دن ودوسرا گواہی دیا کہ اوسنے اقرار بروز گذشتہ بہزار کیا ہے تو شہادت جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۰۹ اگر اتفاق کئے شاہدان نے اوپر اقرار بمال کے لاکن مختلف ہوسے ایک نے کہا کہ فلان مقام مین تھے ودوسرا کہا کہ ایسے مقام مین یعنے دوسرے تھے تو قبول کیا جاسے ۱۲ در مختار فصل وقف براولاد

قاعدہ ۱۲۱ باختلاف شاہدان ایام وبلدان مین گواہی باطل نہین ہوتی ہے مگر یہ کہ کہین دو شاہد کہ تھے ہم ساتھ دائن و طالب کے یک جاسے مین

ویک روز مین واختلاف کئے روز و مقام مین تو کہے ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی
کہ استحسانا اس شہادت کو باطل کرتا ہون بسبب تہمت کے مگر یہ کہ اختلاف
کرین دو ساعت مین یک روز سے کچھہ تفاوت یعنی قلیل تو جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۴۱۰ ایک شاہد صلح سات مہینہ دیا کم کہا و دوسرا کہا تین برس
ویا زائد قبول نکیا جاسے کہ اختلاف فاحش ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۲۲ اگر اختلاف کئے دو شاہد نے یا رچہار مین جو طالب پر
ویا مطلوب پر تہے ویا سواری مین ویا کہا ایک شاہد کہ تہا ہمارے ساتھ فلان
یعنے دوسرا شاہد و دوسرا شاہد کہا کہ فلان یعنی گواہ دیگر ہمراہ ہمارے
نہ تہا تو مبسوط مین مذکور ہے کہ جائز ہے وشہادت باطل نہین ہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۱۲۳ جب مشہود بہ جنس فعل سے ہو حقیقۃً و حکماً مانند غصب
وجنایت واختلاف کئے شاہدان نے مکان ویا زمان ویا انشاء واقرار مین
تو شہادت اونکی قبول نکیا جاسے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۱۴۱ اگر مغصوب ہلاک شدہ ہے وگواہی اوپر قیمت کے دئے
ایک نے گواہی دیا کہ قیمت اوسکی ہزار ہے و دوسرا گواہی دیا اوپر اقرار
غاصب کے کہ قیمت اوسکی ہزار ہے تو شہادت اونکی قبول نکیا جائے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۴۱۲ دعوی غصب کیا و ایک نے گواہی اوپر غصب کے دیا و دوسرا
اوپر اقرار کے بغصب تو قبول نکیا جاسے ۱۲ عالمگیری و قاضی خان

مسئلہ ۴۱۳ اگر دعوی ملک کیا و دو شاہد لایا ایک نے گواہی دیا کہ وہ شئے ملک اوسکی ہے و دوسرا گواہی اوپر اقرار مدعی علیہ کہ ملک مدعی ہے گواہی دیا تو قبول نکیا جاسے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۱۴ اگر دعوی قتل کیا و ایک نے گواہی اوپر قتل کے دیا و دوسرا اوپر اقرار اوسکے بقتل تو گواہی مقبول نہو ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۴۱۵ اگر گواہی دئے دو شاہد نے اوپر اقرار قاتل کے بقتل و وقت مین و یا دو جاسے مین تو جائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۱۶ اگر اختلاف کرے آلہ قتل مین بانیطور کہ ایک نے گواہی قتل بعصا دیا و دوسرا گواہی دیا بقتل بہ تلوار تو گواہی دونون کی مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۱۷ ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے عمداً قتل کیا ہے و دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے خطاً قتل کیا ہے تو شہادت دونون کی قبول نکیا جاسے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۱۸ اگر ایک شاہد کہا کہ اوسنے بہ تلوار قتل کیا ہے و کہا دوسرا کہ مجھے یاد نہین کہ کس چیز سے قتل کیا ہے تو شہادت شاہدان کی قبول نکیا جاسے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۳۴ اگر مشہود بہ قول ہے کہ بغیر فعل تمام نہین ہوتا ہے مانند نکاح و شہود مختلف ہوسے مکان مین و یا زمان مین و یا انشاء و اقرار مین تو گواہی اونکی قبول نکیا جاسے ۱۲ قاضی خان و عالمگیری و نکاح قول ہے

متعلق بفعل ہے وہ فعل اخذ یا شہود ہے کہ بعد حضور شہود نکاح واقع
ہوتا ہے ۱۲ جامع الفصولین

قاعدہ ۱۲۵ اگر اختلاف کئے شہود نے عقد مین کہ حکم اوسکا ثابت
نہین ہوتا ہے مگر بفعل قبض مانند ہبہ و صدقہ و رہن اگر گواہی دے اوپر
معائنہ قبض کے واختلاف کئے ایام و بلدان مین تو شہادت اونکی جائز ہے
قول امام ابی حنیفہ وابی یوسف رحمہما اللہ کے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۱۹ اگر گواہی دے اوپر اقرار راہن و واہب و متصدق بقبض
کے تو شہادت جائز ہے اتفاقاً ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۲۰ اگر دعوی رہن کیا وایک نے گواہی اوپر معائنہ قبض کے
دیا و دوسرا اوپر اقرار راہن کے بقبض مرتہن تو قبول نکیا جاوے ۱۲ عالمگیری
و قاضی خان شاہد لفظ مرتہن ہوگا بمعنی مرہون ورنہ مرتہن بمعنی گرو لینے والا
ہے اوسکو موافقت نہین معلوم ہوتے

قاعدہ ۱۲۶ اگر اختلاف کئے شہود رہن جنس دین و یا مقدار دین
اوسکے تو قبول نکیا جاوے جیسا کہ اگر مختلف ہوے شہود بیع کے جنس
ثمن و یا مقدار مین ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۲۱ اگر اختلاف کئے دو شاہد تاریخ رہن یعنی گرو مین باینطور کہ
شہادت دیا ایک نے کہ اوسنے روز پنجشنبہ رہن رکھا ہے و دوسرا کہ

روز جمعہ رہن کیا ہے تو مسموع ہو یعنی مقبول ۱۲ در مختار فصل و قفیز اولاد

قاعدہ ۱۲۷ شہادت بمرہون مجہول درست ہے مگر جب نجانین شہود اندازۂ دین کا جسپر رہن ہوا ہے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۴۲۲ یک مرد نے دعویٰ کیا یک مرد پر کہ مین نے اوسکے پاس کپڑا رہن رکھا و بیان پارچہ کہ کس قسم کا ہے کیا و شہود نے گواہی دے کہ مدعی نے مدعی علیہ کے پاس کپڑا رہن کیا ہے و بیان ثوب یعنی قسم نکئے تو مبسوط مین مذکور ہے کہ یہ شہادت جائز ہے و قول قول مرتہن مع الیمین ہوگا جب لایا کسی پارچہ کو ۱۲ فتاویٰ قاضی خان فصل دعویٰ منقول

قاعدہ ۱۲۸ اگر اختلاف کئے دو شاہد نے فعل مین جو ملحق بقول ہے مانند قرض کے و اختلاف کئے مکان و یا زمان مین شہادت باطل نہین ہوتی ہے اگرچہ قرض بغیر تسلیم تمام نہین ہوتا ہے و تسلیم فعل ہے و مجہول اوپر قول مقرض کے اقرضتک ہے و گر اختلاف کئے انشار و اقرار مین تو شہادت مقبول نہو ۱۲ قاضی خان و جامع الفصولین و قرض کو ملحق بفعل کیا گیا کہ قول مقرض کا اقرضتک قول ہے و تسلیم فعل ہے بعد اوسکی تمام ہوتا ہے بسبب اوسکے قرض پس لاحق کیا گیا فعل سے حکم قرض کا ۱۲ جامع الفصولین مثال اختلاف بمعاینہ و اقرار کی ہمنے اول فصل مین ذکر کر دیا ہے

قاعدہ ۱۲۹ جب شہود بہ قول ہو و صیغۂ انشار و اقرار مین مختلف ہوا

ما نند قذف کے تو کہے امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الحدود مین جب گواہی دیا دو شاہدین نے اوپر قذف کے و دوسرا اوپر اقرار القذف کے تو شہادت قبول نکیا جاے بلا خلاف وگر اتفاق کئے شہود اوپر قذف کے و مختلف ہوے زمان و مکان مین تو فرماے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے شہادت قبول کیا جاے و ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کہے کہ شہادت مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۳۰ اگر دعوی ودیعت کیا و ایک شاہد نے اوپر امانت رکھنے کے و دوسرا اوپر اقرار امانت دینے کے تو سزاوار ہے کہ مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مولف نے چند مسائل قواعد مذکورہ واسطے آسانی کے ذکر کرتا ہے

مسئلہ ۴۲۳ یک مرد نے دعوی کیا یک مرد پر کہ اوسنے اپنے غلام کو کرایہ مین دیا ہے و مالک غلام نے انکار کیا و مستاجر نے دو شاہد لایا ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے بہ پانچ روپیہ کرایہ مین لیا ہے اور دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے بچہ روپیہ کرایہ مین لیا ہے و مدعی دعوی چار و یا پانچ کرتا ہے تو شہادت باطل ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۲۴ اگر دعوے کیا مستاجر یعنی کرایہ مین لینے والا کہ اوسنے کرایہ مین دیا چارپایہ کو بغداد تک بدس روپیہ تاکہ مستاجر سوار ہووے و اوسپر اسباب لادے و دو شاہد گذرانا ایک نے گواہی دیا کہ اوسنے کرایہ مین دیا دابہ کو تاکہ مستاجر سوار ہووے بعوض دس روپیہ و دوسرا

گواہی دیا کہ اوسنے کرایہ مین دابہ کو دیا تاکہ مستاجر سوار ہووے اور اوسپر متاع معروف بار کرے بعوض دس کے تو شہادت باطل ہی ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۲۵ جب گواہی دیا ایک نے کہ اوسنے بکرایہ دیا ہے تاکہ سوار ہووے دوسرا گواہی دیا کہ کرایہ مین دیا واسطے لادنے کے تو گواہی مقبول نہوے برابر ہے کہ دعوی مستاجر سے ہو یا موجر سے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۲۶ دعوی کیا کہ مین نے رنگریز کو کپڑا دیا و رنگریز نفی منکر ہوا ویک شاہد گواہی دیا کہ اس نے اس کو پارچہ دیا واسطے رنگ سرخ کرنیکی و دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے کپڑا دیا تاکہ رنگ سیاہ و یا زرد کرے تو شہادت مقبول نہووے ایسا ہی حکم ہے اگر دعوی صباغ کیا وصاحب ثوب منکر ہوا تو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۲۷ دعوی کیا مال کرایہ کا جو بموت کرایہ دہندہ فسخ ہوا ہے وگواہی دیے دو شاہد باقرار موجر بقبض اجرت تو مقبول ہو ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۲۸ یک مرد نے خرید کیا یک شئے کو و دعوی کیا کہ اس مین عیب ہے جو بایع کے پاس کا ہے و دو شاہد لایا ایک نے گواہی دیا کہ بایع نے فروخت کیا اس شئے کو درحالیکہ اوسمین یہ عیب تہا و دوسرا گواہی دیا اوپر اقرار بایع کے بعیب تو قبول نکیا جاے یہ شہادت ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۲۹ یک مرد پر ہزار درہم ایک کے ہین و دعوی کیا کہ اوسنے

یعنی میں ادا کر دیا ہوں و دو شاہد لایا ایک نے گواہی بادا دیا یعنی میرے روبرو ادا کیا

کہا و دوسرا گواہی دیا کہ دائن نے اقرار بقبضہ دین کیا ہے تو گواہی قبول

نکیا جاے کیونکہ ایک نے گواہی بفعل دیا و دوسرا بقول ۱۲ فتاوی قاضی خان والقرویہ

مسئلہ ۴۳۰ اگر دعوی کیا مدیون نے ایصال دین کا و ایک شاہد گواہی دیا اوپر اقرار

صاحب مال کے بقبض دین و دوسرا گواہی دیا کہ صاحب مال نے مدیون کو

معاف کر دیا ہے تو قبول شہادت نہو ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۳۱ اگر دعوی کیا مدیون نے کہ صاحب مال نے اپنے کو بری کیا ہے

دین سے و ایک شاہد نے گواہی بری یعنی معاف کرنیکی دیا و دوسرا گواہی دیا کہ صاحب

مال نے ہبہ کیا ہے مدیون کو مال اپنا دیا صدقہ کیا ہے دیا حلال کر دیا ہے

تو شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۳۲ اگر دعوی کیا مدیون نے ایصال دین کا و یک شاہد نے گواہی دیا اوپر اقرار صاحب مال کے

بقبض دین و دوسرا گواہی دیا اوپر ہبہ یا صدقہ یا تحلیل کے تو گواہی مقبول نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۳۳ اگر دعوی کیا مدیون نے ہبہ کا یعنی دائن نے اپنی کو ہبہ دین کیا ہے و یک شاہد گواہی ہبہ دیا

و دوسرا بصدقہ تو قبول نکیا جاے شہادت اونکی ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۳۴ اگر دعوی کیا مدیون نے معاف کرنیکو دائن کے و یک نے

گواہی ہبہ دیا و دوسرا بتصدق تو قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۳۵ اگر دعوی کیا مدیون نے ادار دین کا و یک شاہد نے گواہی دیا

کہ صاحب مال سنے مدیون کو فلان بستی مین بری کردیا ہے و دوسرا
گواہی دیا کہ صاحب مال نے کہ بستی دوسری مین بری کردیا ہے تو شہادت
اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان -

مسئلہ ۴۳۴ اگر دعوی کیا مدیون نے ایصال کا و گواہی دے دو شاہد
کہ صاحب مال اوسکو بری کردیا ہے تو شہادت جائز ہے ۱۲ قاضی خان

قاعدہ ۴۳۶ اگر اتفاق کیے شہود نے زمان و مکان مین و اختلاف
کیے مدت مین و دعوی کفالت بالمال ہے ایک نے کہا کہ ضامن بمال
ہو ایک مہینہ تک و کہا دوسرا کہ کفیل دو ماہ تک ہوا ہے تو دیکھا جاوے
کہ اگر مدعی دعوی قریب تر کا دو مدت سے کرتا ہے تو قاضی قبول شہادت
کرے و گر دعوی دور کا دو مدت سے کرتا ہے تو قبول شہادت نکیا جاوے ۱۲
فتاوی انقرادی

قاعدہ ۴۳۷ جب گواہی دے دو مرد نے ایک مرد پر کہ اوسنے
کفیل بہزار درہم واسطے فلان کے فلان سے ہوا ہے و یک شاہد کہا کہ
یک ماہ تک و دوسرا کہا کہ فی الحال و طالب نے دعوی حال کیا
و کفیل نے منکر کفالت وغیرہ ہوا دیا اقرار بکفالت کیا و دعوی مدت کیا
تو مال فی الفور ہے دونون صورت مین ۱۲ عالمگیری
اگر ایک نے گواہی دیا کہ مال حال ہے و دوسرا گواہی دیا کہ مدت کا ہے

تو شہادت قبول کیا جاے جب مدعی دعوی ہماے کیے تو ذکر دعوی
مدت کیا تو شہادت قبول نکیا جاے ۱۲ القرویہ

قاعدہ ۱۳۲ اگر دعوی کفالت بالنفس وایک شاہد مدت یکماہ کہا
ودوسرا دوماہ تو شمس الائمہ سرخسی کہے کہ گواہی قبول کیا جاے
بلا تفصیل یعنی مدعی اقرب مدت کا دعوی کیے یا ابعد کا ۱۲ القرویہ

قاعدہ ۱۳۳ اگر اختلاف کئے شاہدان نے مال مین ایک نے
گواہی دیا کہ اوسنے ضامن بدراہم ہوا ہے ودوسرا کہا کہ ضامن دنانیر
ہوا ہے تو بشہادت شہود کوئی چیز واجب نہوگی برابر ہے کہ طالب
دعوی ایک صنف کرے ویا دو صنف ۱۲ القرویہ

قاعدہ ۱۳۴ جب اختلاف کئے دو شاہدان نے زمان ومکان مین
برابر ہے کہ کفالت بمال ہو ویا بنفس تو قبول کیا جاے ۱۲ حاشیہ القرویہ

مسئلہ ۳۳۹ جب قایم کیا مدعی ایک شاہد کو کہ فلان نے اس شخص
پر بہزار درہم میرے حوالہ دیا ہے ودوسرا کہ حوالہ بایکسو دینار دیا ہے
تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۳۴۰ اگر دعوی کفالت کیا وایک نے گواہی اوپر کفالت کے
دیا ودوسرا اوپر حوالہ کے تو قبول کیا جاے شہادت اوپر کفالت کہ
تو حکم بکفالت کیا جاے کہ کم ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۴۴۱ گواہی دیا ایک شاہد ان سے اوپر کفالت کے اس لفظ سے کہ گواہی دیتا ہون کہ فلان ایسا کہا کہ اگر فلان چھہ مہینہ کو یہہ مال فلان کو نہ دیوے تو مین ضامن یہ مال کو دونگا و دوسرا شاہد کہا کہ گواہی دیتا ہون کہ فلان ایسا کہا کہ یہ مال کو ضامن ہوا اس فلان بن فلان کو تا چھہ ماہ تو شہادت مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۳۵ شہادت مجہولہ کفالت بالنفس یعنی حاضر ضامن ہونے مین درست ہے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۴۴۲ جب گواہی دے کہ مدعی علیہ نے ضامن ہوا تھا بنفس فلان و ہم فلان کو پہچانتے نہین ہین تو جائز ہے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۴۴۳ اگر ایک شخص بامر مکفول عنہ یعنی مدیون ضامن ہوا تھا دعوے ایصال زر کفالت کیا و شہود نے بابراء صاحب مال کفیل کو گواہی دے تو صاحب مال کو پہونچتا ہے کہ بدین اپنی رجوع اوپر اصل مدیون کے کرے و ضامن کو رجوع کرنا اوپر مکفول عنہ کے بکوئی شئے نہین پہونچتا ہے جیسا کہ اگر مکفول لہ یعنی دائن کفیل کو بری کر دیتا تو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۴۴ اگر دعوی کیا کفیل نے کہ صاحب مال نے میرے کو ہبہ کیا ہے و ایک شاہد گواہی ہبہ دیا و دوسرا بمعاف کرنیکے تو شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان ۔

فصل بیان مین تکذیب مدعی شہود کو

قاعدہ ۱۳۶ مدعی سنے جب تکذیب شہود کیا اوس چیز مین جس مین گواہی دیئے ہین - ویا بعض گواہی مین تو شہادت شہود مقبول نہو اسواسطے کہ شہود کو فاسق قرار دیتا ہے ویا اسواسطے کہ شہادت بغیر دعوی مقبول نہین ہوتی ہے وجس چیز مین تکذیب کیا تو دعوی پایا نگیا اور مدعی جب کلام کیا اسطور پر کہ احتمال تکذیب شہود رکھتا ہے تو دیکہا جاے کہ اگر بات قبل حکم قاضی ہے تو حکم واسطے مدعی کے نکیا جاے وگر بعد قضا قاضی ہے تو قاضی اپنا حکم باطل نکرے مگر یہ کہ تکذیب یعنی جہٹلانا شاہد کا یقین ہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۴۵ یک مرد نے دعوی کیا دار کا جو قبضہ یک مرد مین ہے کہ وہ مکان میرا ہے وقائم کیا بینہ کو وقاضی سنے حکم مدعی کے لئے کر دیا سن بعد مدعی سنے اقرار کیا کہ وہ گہر فلان کا ہے سوا ہی مقضی علیہ یعنی مدعی علیہ کے وحق مدعی کا اوسمین نہین ہے وفلان نے مدعی کو سچا یا ویا نہین تو قضاء قاضی باطل نہین ہوتی ہے ۱۲ قاضی خان -

مسئلہ ۴۴۶ اگر دعوی کیا مدعی سنے بعد قضاء قاضی کہ یہ گہر میرا کبہی نہ تہا وفلان کا ہے تو حکم قاضی باطل ہوا وگہر کو واپس مدعی علیہ کے کیا جاے ۱۲ قاضی خان باختصار

مسئلہ ۴۴۷ وگر مدعی نے بینہ قائم کیا کہ وہ گھر اپنا ہے من بعد کہا قبل
حکم قاضی کہ یہ مکان میرا نہین ہے ولاکن فلان کا ہے جو سواے مدعی
علیہ ہے ویا کہا کہ گھر فلان کا ہے میرا حق اوسمین نہین ہے و مقرلہ یعنے
فلان نے مدعی کو سچا یا دیا تکذیب مدعی کیا تو بینہ مدعی باطل ہوا و حکم واسطے
مدعی کے نکیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۴۸ ایک کے قبضہ مین مکان بنا کردہ ہے و شہود نے گواہی دی
کہ گھر و عمارت مدعی کی ہے و قاضی نے حکم بدار و بنار واسطے مدعی کی کردیا
و مدعی نے بعد قضار قاضی کہا کہ عمارت میری نہین ہے و مدعی علیہ کی
ہے ویا کہا مدعی نے یہ بات کو بعد شہادت کے قبل حکم قاضی تو یہ مقولہ
مدعی تکذیب شہود ہے و قضار قاضی و شہادت شہود گھر و عمارت
مین جمیعا باطل ہوتی ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۴۹ دعوی دار کیا و گواہی دئے شاہدان اوسکی و قاضی نے
حکم بمکان واسطے مدعی کے کیا من بعد محکوم لہ یعنی مدعی نے اقرار بہ بناء
واسطے مدعی علیہ کے کیا تو حکم زمین واسطے مدعی کے باطل نہوگا ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۵۰ اگر گواہی دئے کہ مدعی علیہ نے فلان سے ہزار درہم مین
ہوا ہے کرکے ہمارے روبرو اقرار کیا ہے و طالب کہا کہ مدعی علیہ نے
بکفالت مذکورہ اقرار نہین کیا ہے و اقرار کفالت دوسرے کی سوا ہی بیان کردہ

شہود کیا ہے تو شہادت باطل ہے کہ مدعی نے اپنے شاہد کو جھٹلایا ہے ۱۲

فتاوی انقرویہ

مسئلہ ۴۵۱ دو مرد نے گواہی دے ہزار درہم واسطے ایک مرد کے اوپر دوسرے کے اور گواہی دے کہ مدعی علیہ نے اوسمین سے پانسو ادا کیے ہے و مدعی کہا کہ میرے اوپر ہزار ہین و کچھہ میرے کو ادا نکیا ہے و گواہان میرے صادق ہین گواہی ہزار مین و ادا کی گواہی مین وہم کرتے ہین تو شہادت شاہدان کی قبول کیا جاسے و گر کہا مدعی نے کہ گواہی شہود میرے ہزار حق ہے و ادا مین باطل و زور ہے تو گواہی مقبول نہو ۱۲ فتاوی انقرویہ

مسئلہ ۴۵۲ مسئلہ ایسا ہی حکم ہے اگر گواہی دے دو مرد نے واسطے ایک مرد کے اوپر دوسرے کے ہزار درہم اور گواہی دے کہ مدعی علیہ کے اوپر مدعی کے ایکسو دینار ہے ۱۲ فتاوی انقرویہ

مسئلہ ۴۵۳ اگر گواہی دے دو شاہد نے باینطور کہ مدعی علیہ نے اس مدعی سے یہہ دونون پارچہ غصب کیا ہے و شہود لہ یعنی مدعی کہا کہ ایک پارچہ اون دوسے غصب نکیا ہے تو شہادت باطل ہوے ۱۲ انقرویہ

فصل بیان مین تناقض کے

قاعدہ ۱۳۷ اگر ذکر کیا کسی نے اوس چیز کو جو بموجب صحت و نفاذ کے

وشاہد اوسپر گواہی کردیا تو من بعد دعوی کیا تو مسموع نہو ۱۲ خلاصہ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۵۴ لکہا شہادت اپنے قبالہ مین کہ اوسمین مرقوم ہے بیع کیا فلان نے ملک اپنی ویا بیع کیا بیع نافذ ویا بات تو لکہنا شاہد کا تسلیم بیع ہے ۱۲ درمختار باب کفالت و دعوی شاہد وشہادت واسطے غیر کے باطل ہے ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۵۵ اگر گواہی بہ بیع دیا نزدیک قاضی کے من بعد دعوی کیا اوسکا تو دعوی اوسکا مسموع نہو برابر ہے کہ قاضی نے بشہادت اوسکے حکم کیا تہا یا نہین ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۵۶ ایک مرد نے دعوی کیا مکان کا وبینہ قائم کیا وقاضی نے بینہ کو اوسکی باطل کردیا من بعد بیس برس آیا وشہادت دیتا ہے کہ وہ ولد دوسرے مرد کا ہے تو شہادت اوسکی باطل ہے ۱۲ عالمگیری باب صفت شہادت

مسئلہ ۴۵۷ اگر کہا کہ یہ گھر فلان کا ہے میرا حق اوسمین نہین ہے من بعد گواہی دیا کہ وہ گھر فلان دوسرے کا ہے تو قبول نکیا جاے ۱۲ عالمگیری باب مذکور

مسئلہ ۴۵۸ بیع کیا ایک مرد نے دار اپنا فرزند جوان سے اپنے وقبالہ لکھدیا وگواہ رکہا من بعد اوس گہر کو شخص دیگر سواے لڑکے بالغ کے وقبالہ لکہدیا وگواہان سابق کو شاہد بنایا وحالانکہ شہود نے قبالہ پسر مین تحریر کئے تھے کہ ہم گواہی اسبات کی دیتے ہین تو شہادت اونکی اوپر

ملک ثانی کے درست نہین ہے ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۵۹ بیع کرنا چاہا کوئی شئے کی ہمین بعد گواہی دیا بیع چاہنے والا کہ وہ شئے اس دوسری کی ہے تو شہادت اوسکی مردود کیا جائے ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۴۶۰ دو مرد نے گواہی دے بغلام کہ قبضہ یک مرد مین ہے واسطے یک مرد کے و شہود علیہ نے بینہ قائم کیا کہ شاہد نے قبل اسکے اپنا ہے کرکے دعوی کیا تہا تو شہادت شاہد مذکور باطل ہوئی بوجہ تناقض ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۶۱ ایک ورثہ سے بیع کیا منڈوہ انگور ترکہ سے قبل قسمت کے و دوسرا وارث لکہدیا کہ گواہ ہوا اسکا یا لکہا کہ گواہ ہوا جو اسمین ہے تو یہ لکہنا اقرار ہے کہ بائع کی ہے ۱۲ جامع الفصولین -

مسئلہ ۴۶۲ اگر دعوی کیا بعض ورثہ نے بعد تقسیم کر لینے گہر کے آپسمین کہ باپ نے میرے پر یک قطعہ معلومہ اس دار سے تصدق کیا تہا یا دعوی کیا کہ والد نے یہ قطعہ میرے ابن صغیر پر تصدق کیا تہا و یا دعوی ایک شئے کا اشیاء متروکہ سے اپنے نفس کے لئے کیا تو دعوی اوسکا مسموع نہو کیونکہ پیش قدمی کرنا مدعی کا اوپر تقسیم کے اقرار ہے کہ جو داخل قسمت ہی ہے ترکہ میت سے ہے و میراث اونکی ہے پس اپنے دعوے مین تناقض ہوا ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۶۳ لکہا شاہد نے شہادت اپنی قبالہ مین جسمین قید ملکیت و نافذ بات ہونیکی نہین ہے تو دعوی اوسکا من بعد مسموع ہو ۱۲ در مختار و رد المحتار

کتاب الکفالت

مسئلہ ۴۶۴ گواہی کیا اوپر اقرار عاقدین تو اوسکو دعوی کرنا پہونچتا ہے کہ صرف اخبار ہے و تناقص نہین ہے کیونکہ ہر دو صورت مین دلالت اوپر اقرار بملک بائع نہین ہے ۱۲ درمختار و ردالمحتار کتاب مذکور

فائدہ جب ایسی شہادت اقرار بملک نہوی تو بدرجہ اولی خاموش رہنا زمانہ تک مانع دعوی نہین ہے ۱۲ ردالمحتار کتاب مذکور

مسئلہ ۴۶۵ گواہی دے دو شاہد نے کہ یہ مدعی وارث فلان کا ہے وسواے اوسکے وارث نہین ہے من بعد گواہی دے کہ یہ بھی وارث اوسکا ہے تو قبول کیا جاوے کہ تناقص نہین ہے ۱۲ جامع الفصولین

قاعدہ ۱۳۸ وہ چیز کہ واجب ہے کہ اعتماد کیا جاوے اوسپر قبالہ مین یہ ہے کہ اگر قبالہ مین وہ مکتوب ہے جو فائدہ اقرار بملک دیتی ہے و اوسپر شاہد مہر کیا تو اقرار بملک ہوگا ورنہ نہین ۱۲ ردالمحتار کتاب الکفالت

باب بیانمین شہادت باطلہ کے وگواہی شاہد کی اپنی فعل نفس پر

قاعدہ ۱۳۹ شہادت باطلہ سے شہادت مجہول ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۱۴۰ شہادت غصب پر مقبول ہے اگرچہ گواہان قیمت مغصوب بیان نکرین ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۶۶ ایک مرد نے لونڈی کو کسی کے غصب کیا و مغصوب منہ یعنی جسکی ظلما چھین لیا ہے مشہود لایا وہ گواہی دے کہ مدعی علیہ نے ایک باندی مدعی کی غصب کیا ہے فرمائے امام محمد رحمہ اللہ نے مبسوط مین کہ شہادت قبول کیا جاوے و مدعی علیہ کو حبس کیا جاوے تاکہ باندی کو لادے و صاحب پر اوسکے واپس کرے پس اگر مشہود علیہ نے لونڈی کو لایا تو دیکھا جاوے کہ اگر غاصب و مغصوب منہ نے اتفاق کئے کہ لونڈی مغصوب یہی ہے تو حکم واسطے مغصوب منہ کے بجاریہ کیا جاوے و گر غاصب نے انکار کیا و کہا یہ لونڈی مدعی کی نہین ہے و مدعی نے دعوی کیا کہ اپنی ہے تو حکم بلونڈی واسطے مدعی کے نکیا جاوے جب تک بینہ قائم نہو کہ یہہ باندی وہی ہے جسکو مدعی سے غصب کیا تہا و گر کہا غاصب نے کہ وہ لونڈی مر گئی ہے یا کہا کہ مین نے اوسکو بیع کیا ہے و قدرت اوسکے واپسی پر نہین رکہتا ہون تو دیکھا جاوے کہ اگر اوس غاصب کو مغصوب منہ نے سچا پایا اور اوس سے طلب قیمت کیا تو حکم واسطے مدعی کے بقیمت کیا جاوے و گر تکذیب غاصب کیا تو غاصب کو قید کیا جاوے یک زمانہ تک کہ واقع ہووے ذہن قاضی مین کہ غاصب واپسی سے عاجز ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ اگر کہا مغصوب منہ نے کہ قیمت پارچہ میرے ایکسو تھے و غاصب نے کہا کہ مین جانتا نہین ہون لاکن ایکسو نہ تھے تو غاصب یمین اوسکے سچائی کا

ولازم کیا جاوے بہ بیان اوسکے وحلف اوپر نفی زیادت کے جو زائد ہے
بیان غاصب سے وکم ہے دعوی مالک سے کرایا جاوے ومغصوب منہ بھی
حلف کرایا جاوے کہ قیمت اوسکی اکیسو ہے ۱۲ در مختار و رد المحتار قبل کتاب الاقرار
فائدہ شرط یہ ہے کہ غاصب قیمت مغصوب قریب قیمت اوسکے بیان کرے
یہانتک کہ اگر قیمت اسپ یک درہم کہے تو قبول نکیا جاوے ۱۲ رد المحتار
مسئلہ ۴۶۸ یک مردنے دوسرے کے پر دعوی کیا کہ اوس نے میرے سے
گدہا کو غصب کیا ہے وعلامات اوس حمار کے ذکر کیا وبینہ موافق دعوے
اپنے قائم کیا ومدعی علیہ سے نے خر کو لایا ومدعی کہا کہ یہی ہے جو دعوی کیا
ہون اوسکا وشہود نے کہے کہ یہ حمار وہی ہے کہ جسکی گواہی ہمنے بملک
مدعی دئے ہین وگدہا کو دیکھے تو بعض علامات اوسکے خلاف بیان شہود ہین
باینطور کہ شہود کہے تھے کہ کان کٹا ہوا ہے ویہ حمار جسکو مدعی علیہ لایا ہے
کان بریدہ نہین ہے تو فقہا کہے کہ یہ بات مانع قضاء قاضی واسطے مدعی کی
نہین ہے وموجب خلل شہادت شہود مین نہین ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

فصل دعوی منقول

مسئلہ ۴۶۹ دو شاہد نے گواہی دئے ایک مرد پر کہ اوس نے بکری اس
مرد کی غصب کر کے اپنے غنم یعنی مندۂ بکریان مین شریک کر لیا ہے
تو شہادت قبول کیا جاوے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۴۷۰ دو شاہد نے گواہی دے ایک مرد پر کہ اوسنے مدعی سے پارچہ غصب کیا ہے و رنگ مین پارچہ کے اختلاف کئے تو شہادت قبول نکیا جاے اسواسطے کہ مغصوب مختلف ہوتا ہے نہ اسواسطے کہ بیان رنگ شرط ہے واسطے قبول شہادت کے غصب مین و بلا بیان رنگ قبول ہوتی ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۴۷۱ دو شاہد نے یک مرد پر گواہی دے کہ اوسنے گائے کو چوری کیا ہے و اختلاف رنگ گائے مین کئے تو قطع دست سارق نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کیا جائے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۴۷۲ اگر مسروق منہ یعنی جسکا چوری گیا ہے رنگ سرخ کو معین کیا و یک دو شاہد سے سیاہ کہا تو قطع نکیا جاسے اتفاقاً ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۴۷۳ اختلاف کئے شاہدان نے کپڑا مین ایک نے ہروی کیا و دوسرا مروی پس اگر اختلاف کئے زمان و یا مکان مین تو شہادت مقبول نہو ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۴۷۴ اگر گواہی دیا یک شاہد نے کہ مدعی علیہ نے گائی کو دزدی کیا ہے و دوسرا گواہی دیا کہ بیل کو چوری کیا ہے و یا ایک نے گواہی دیا کہ گائی کو چوری کیا و دوسرا کہا کہ گدہا کو دزدی کیا ہے تو قبول شہادت نکیا جائے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۴۱ انکار امانت غصب ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۷۵ ایک نے دوسرے سے کہا کہ مین نے تیرے پاس غلام و باندی امانت رکھا تھا و امانت رکھنے والہ کہا کہ تو میرے پاس غلام و باندی کے امانت نرکھا و لونڈی مرگئی و مدعی نے شہود لایا و گواہی دئے کہ مدعی نے مدعی علیہ کے پاس غلام و باندی امانت رکھا ہے تو مدعی علیہ ضامن قیمت غلام ہوگا بسبب انکار اوسکے امانت دئے غلام کو و ضامن قیمت لونڈی نہوگا بسبب ہلاک اوسکے نزدیک امانت دار کے و اگر قاضی قیمت غلام نہین جانتا ہے تو مدعی کو واسطے قائم کرنے شہود کے اوپر قیمت غلام کے تکلیف دیوے ۱۲ خلاصہ قاضی خان

مسئلہ ۴۷۶ دو شاہد نے گواہی دئے کہ بکری اس کی منہ مین اس کے داخل ہووے تو شہادت اونکی قبول نکیا جائے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۱۴۲ جب دعوی کیا کہ مدعی علیہ نے میرے چارپایہ کو بعد معلوم ہلاک کردیا ہے و شہود نے اوسکی گواہی دئے تو شرط یہ ہے کہ بیان جنس کرین مانند گدہا و گھوڑا و خچر و اونٹ مثلاً و ذکر ذکورہ نوشتہ شرط نہین ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

فصل شہادت انسان اوپر فعل نفس اپنے

قاعدہ ۱۴۳ شہادت باطلہ ہے شہادت انسان کی اوپر فعل نفس اپنے

ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۴۷۷ ایک دو شاہد سے کہا کہ یہ شئے ملک مدعی ہے اولا میری تہی مدعی سے بیع کیا ہون و قبض ثمن کیا ہون تو شہادت اوسکی قبول نکیا جاسے ۱۲ الفقرویہ

مسئلہ ۴۷۸ اگر گواہی دیا بائع نے واسطے مشتری اپنی و حالانکہ شئے قبضہ غیر مشتری مین ہے باینطور کہا بائع نے کہ یہ عین ملک مشتری ہے کیونکہ مین اوس سے بیع کیا ہون ویا کہا کہ ملک میری تہی اوس مشتری سے بیع کیا ہون اگر مدعی دعوی خریدی اوس بائع سے کیا تو گواہی بائع قبول نکیا جاسے کہ وہ شہادت قول نفس پر اپنی ہے ۱۲ الفقرویہ

مسئلہ ۴۷۹ جب تقسیم کئے دو مرد نے مکان کو درمیان دو وارث کے من بعد گواہی دئے کہ یہہ نصف اس وارث کے قسمت مین واقع ہوا و نصف دوسرا اس وارث کے حصہ مین آیا تو شہادت اونکی قول امام ابو حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ کے جائز ہے یعنی مقبول ہے وگر قاسمان نے تقسیم باجرت گیری کئے تہے تو گواہی اونکی اتفاقاً مقبول نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان و الفقرویہ

مسئلہ ۴۸۰ اگر گواہی دئے کہ اوس نے ہمکو امر کیا کہ پہونچا دین فلان کو

یہہ بات کہ مین نے اوسکو وکیل بفروخت غلام اپنے کیا ہون و ہمنے فلان کو آگاہ کردے دیا گواہی دے کہ ہمکو امر کیا کہ زوجہ کو اوسکی پیام پہونچادین کہ اوس نے امر اوسکا بدست اوسکے کیا ہے یعنے اوسکو اختیار دیا ہے کہ اپنے نفس کو طلاق دے لیوے دیا ہنین و ہم نے عورت کو پیام پہونچا دئے وزوجہ نے اپنے نفس کو طلاق دے تو گواہی قبول کیا جائے ۱۲ القنیہ

مسئلہ اگر کہے دو شاہدنے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ زوج اس عورت کا ہم سے کہا کہ تم اوسکی عورت کو جو فلانہ ہے اختیار دیو و ہمنے اختیار دیئے وعورت نے اپنی نفس کو اختیار کر لی تو شہادت اونکی قبول نکیا جائے ۱۲ فتاوے قاضی خان۔

مسئلہ ۸۲ اگر کہے دو شاہدنے کہ امر کیا کہ ہم اختیار اوس عورت کا بدست اوسکی کرین وہم نے ویساہی کئے وعورت نے اپنے نفس کو طلاق دی تو قبول نکیا جائے شہادت اونکی ۱۲ القنیہ

مسئلہ ۸۳ اگر گواہی دیئے شاہدان نے اوپر یک مرد کے بال یعنی ہزار کہ قبض کیا تہا یک مرد سے و من بعد انکار کیا قبض کو اپنے و کہے شاہدان نے کہ ہمنے وزن کر دئیے ہین اوس ہزار کو تیرے پر تو دیکہا جائے کہ اگر رب المال حاضر تہا وقت وزن کے تو شہادت اونکی جایز ہے وگر حاضر نہ تہا تو جایز نہین ہے ۱۲ قاضی خان والقنیہ۔

مسئلہ ۴۸۴ ایک مرد پر ہزار درہم ایک مرد کے ہین وہ مدیون سنے ہزار کو وزن کرکے روبرو سے طالب رکہا وکہا کہ لیوا وسکو کہ تمہارا ہے۔
اوا کر دیا ہون وطالب نے ایک مرد دوسرے سے کہا کہ دیوے جیسے درہم کو دوسرے نے اوسکو دیا من بعد گواہی دیا اوپر طالب کے ہین سنے اوسکو ہزار درہم دیا ہون تو شہادت اوسکی جایز ہے ۱۲ فتاوی قاضیخان

فائدہ تولنا درہم کا موافق عادت زمانہ فقہا ہے چنانچہ خزانہ سرکاری وغیرہ مین وزن کردیتے ہین وہماری بستی مین بعض جا شمار کردیتے ہین۔ پس اگر شمار اپنے گواہی دیا تو قبول کیا جائے ۱۲

مسئلہ ۴۸۵ دلالان کی شہادت جب کہے کہ ہمنے یہہ شئی کو بیچ کئے ہین اور شہادت وکیلان نکاح وخلع کی جب کہے کہ ہمنے خلع ونکاح کرائے ہین تو قبول نہو ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۴۸۶ اگر گواہی دئے وکیلان بیع ویا نکاح کہ وہ عورت منکوحہ اوسکی ہے ویا یہ شئے ملک اوسکی ہے گواہی قبول کیا جائے ویا گواہی دئے کہ عورت اوسکی ہے تو گواہی قبول ہو ۔ ۱۲ فتاوی القرویہ

فائدہ حیلہ قبول شہادت یہ ہے کہ گواہی بنکاح دیدین وو کالت کو ذکر نکرین ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۴۸۷ فضولی نے ایک عورت کو ایک مرد سے روبرو گواہان نکاح

کر دیا و عورت نے اجازت عقد نکاح دی و من بعد اختلاف کئے زوجان نے مہر مین تو شہادت فضولی کی واسطے عورت کے قبول کیا جاے جب نسبت عقد اپنے ذات کے طرف نکیا تو ۱۲ انقرویہ

فائدہ فضولی شخص اجنبی ہے نہ ولی ہے و نہ وکیل ۱۲

مسئلہ ۴۸۸ شہادت مرضعہ کی اوپر دودہ پلانے کی قبول کیا جائے ۱۲ انقرویہ

قاعدہ ۱۴۴ شہادت اوسکی جو بانپ دیا تکیل مین و شہادت اوسکی جو باپ دیا پیمایش شئی مین قبول نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان۔

مسئلہ ۴۸۹ کیالان نے شہادت دیئے کہ اپنے اس سے کہ حنطہ بیع کیا ہے وہ اپنے مانپ دئے ہین واسطے مشتری کے بامر بایع تو شہادت اونکی باطل ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان۔

مسئلہ ۴۹۰ دو مرد نے خرید کئے یک مرد سے پارچہ کو ثمن اوسکو دئے و بانددے تھے یہانتک کہ گواہی دئے کہ بائع نے اقرار کیا ہے کہ یہ پارچہ اس مدعی کا ہے و مجھے امر بہ بیع ثوب کیا ہے تو کہے امام محمد رحمتہ اللہ کہ گواہی اونکی قبول نکیا جائے ۱۲ فتاوے قاضی خان۔

مسئلہ ۴۹۱ محضر دفتر قاضی سے ضایع ہوا اوسمین شہادت شہود بیک حق تھی و قاضی وہ شہادت یاد نہین رکہتا ہے و نزدیک قاضی دو کاتب محضر گواہی دئے کہ شہود اسکے ایسی گواہی دئے تھی تو قاضی کو سزا وار نہین

ہے کہ بنا بر شہادت ادا کرے کہ گواہی کا بیان کی شہادت علی الشہادت ہے
تو شہادت مذکورہ بغیر تحمیل کے جانب اصول سے نہیں ہوتی ہے تحمیل
یا شہادت ۱۲ فتاویٰ قاضی خان -

مسئلہ ۴۹۲ اگر سجل یعنی فیصلہ دفتر قاضی سے ضایع ہوا و کاتبان فیصلہ نزدیک
قاضی گواہی دیتے کہ اوسنے نزدیک ہمارے اقرار کیا تھا واسطے اسکے
بابت مال کے تو قاضی اوس گواہی کو قبول کرے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۹۳ ایسا ہی حکم ہے اگر کاغذ اقرار ایک مرد کا ضایع ہوا و قاضی کے
پاس کاتبان اقرار گواہی دیتے کہ اوسنے روبرو ہمارے اسکو واسطے اقرار
بابت مال کے کیا ہے و ہمنے سماعت کئے ہین تو قاضی قبول کرے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۹۴ اگر کہے شاہدان نے کہ ہمکو اس نے کرایہ لیا تھا واسطے سکونت
کرنے مکان کے و ہمنے کرایہ ادا کئے ہین تو شہادت اونکی بابت ملک واسطے
مدعی کے قبول نکیا جائے و شاہدان ضامن قیمت واسطے مدعی علیہ کے
ہووینگے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۴۹۵ گواہی دیئے دو مرد نے کہ فلان نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تونے
اگر ہمارے سے سخن کرینگی تو طلاق ہے و عورت اونکے ہمارے سے
بات کی ہے دیا کہے شاہدان نے کہ اس نے ہم سے کہا تھا کہ جب روز
تمنے میری زوجہ سے کلام کروگے تو وہ عورت طلاق ہے و تمنے اوس

عورت سے کلام کئے ہین تو شہادت اونکی باطل ہے ۱۲ فتاوی قاضیخان

مسئلہ ۴۹۶ ایسا ہی حکم ہے اگر گواہی دیا ایک مرد نے کہ اوس نے اپنے
غلام سے جو فلان ہے کہا کہ اگر تو نے تمبا کو سے بات کیا تو آزاد ہے و
غلام مذکور نے ہم سے سخن کیا ہے و مولا منکر ہے و یا گواہی دے کہ ویسے
نے ہم سے کہا ہے کہ اگر تمنے میرے غلام سے تکلم کئے تو وہ آزاد ہے
و ہمنے اوس غلام سے کلام کئے ہین تو شہادت اونکی باطل ہے ۱۲ فتاوی قاضیخان

مسئلہ ۴۹۷ ایک مرد نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر تو گھر مین ان دو مرد کے
گیا و یا اونکی پارچہ کو چہپا یعنے ہات لگایا تو آزاد ہے و غلام نے یہ امر کیا
اور دو مرد مذکور نے گواہی دئے و یا دو لپسر اونکا اوپر وجود فعل کے تو
قبول کیا جائے گواہی اونکی ۱۲ فتاوی الفردیہ

مسئلہ ۴۹۸ اگر قسم کہایا کہ دو مرد کو کچھ قرض نہ دیونگا و گواہی دئے ہر دو
نے کہ ہمکو قرض دیا ہے تو شہادت جائز ہے ۱۲ قاضیخان

مسئلہ ۴۹۹ قسم کہایا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر قرض لیونگا تو و گواہی دئے
دو شخص نے کہ ہمنے اوسکو قرض دئے ہین تو شہادت اونکی قبول نکیا جائے ۱۲ الفردیہ

مسئلہ ۵۰۰ اگر گواہی دئے شاہدان نے کہ اوس نے حلف کیا ہے کہ ہمیشہ
قرض نہ لیونگا و ہم سے چاہا کہ ہم اوسکو قرض دلویں و ہمنے اوسکو قرض نہ دئے
شہادت اونکی جائز ہے ۱۲ قاضیخان

مسئلہ کہا ایک نے کہ اگر قرض لیون فلان سے تو غلام میرا آزاد ہے پس ایک مرد و پدر غلام گواہی دئے کہ اوس نے فلان سے قرض لیا ہی اتنا قسم کہا نیوالا منکر ہے تو گواہی حق مال مین قبول کیا جائے و غلام کے حق مین مقبول نہوگی اوسمین شہادت باپ کی واسطے پسر کے ہے ۱۲ الفتروبیہ

باب بیان مین شہادت کافران اور شہادت کی اونپر

قاعدہ شہادت کافر کی اوپر کافر کے ثبت ہے یعنے مقبول ہو ۱۲ قاضی خان فصل شہادت الذان اپنے فعل پر و حاشیہ الفتروبیہ

مسئلہ ایک ذمی جسکے کا نو جو بان دارالاسلام مین تہا و خبر یہ دیتا تہا مرگیا و نصارای سے گواہی دئے کہ وہ مسلمان ہی تو اوس پر نماز نہ پڑہی جاے والیا ہے اگر فاسقان اہل اسلام گواہی دئے تو ۱۲ قاضی خان بفصل مذکور

مسئلہ اگر اوس ذمی مردہ کا ولی مسلم ہے و باقی اولیا اوسکی کافر ہین اہل دین میت سے و ولی مسلم دعوے کیا کہ اوس نے اسلام لایا تہا و مجہے وصی کیا ہے و ارادہ میراث لینے کا کیا و و دو کافر اسبات کی گواہی دئے تو ولی مسلم میراث اپنی بشہادت اونکے لیوے و میت پر نماز پڑہی جاے بشہادت ولی مسلم اگر عادل ہے تو و گرنہ سوائے ولی مسلم اسلام پر اوسکی گواہی نہ دئے تو نماز پڑہی جائے بقول ولی مسلم کے و ولی کو میراث نہوگی ۱۲

فتاوی قاضی خان مفصل مذکور

مسئلہ ۵۰۴ اگر گواہی دئے ایک مرد و دو عورت اہل اسلام سے کہ اِس نے اسلام لایا ہے وحالانکہ اوس نے منکر ہے تو امام نے اوسکو جبر او پر مسلمان ہونیکے کرے و قید کرے و قتل نکرے کیونکہ کوئی جان بگواہی زنان قتل نکیا جاتا ہے قاضی خان مفصل مذکور۔

مسئلہ ۵۰۵ اگر گواہی دئے دو ذمّی نے کہ اِس ذمی نے اسلام لایا ہے تو شہادت اونکی باطل ہے کیونکہ وہ زعم میں شاہدان کے مرتد ہے و شہادت ذمّی مرتد پر باطل ہے ویسا ہی حکم گواہی غلامان و محدودان بقذف کا ہے ۱۲ اقتباس قاضی خان مفصل مذکور۔

مسئلہ ۵۰۶ ایک کافر فوت ہوا و مرد مسلم کو وصی اپنا بنایا و دو کافر نے گواہی دئے بدین امر پر میت کے تو قاضی شہادت اونکی قبول کرے اگرچہ وصی مسلم ہو ۱۲ القرویہ

فائدہ وصی اوسکو کہتے ہین کہ واسطے حفاظت مال و اولاد صغار کے مریض قریب المرگ نے مقرر کرے ۱۲

مسئلہ مسلم نے دعوے کیا فلان نصرانی مرگیا و مجھے وصی کیا ہے و شہود نصارا ہی سے لایا و حاضر کیا مدعی نے مدیون نصرانی کو تو شہادت اونکی قیاساً و استحساناً قبول کیا جائے و گر مدیون مسلم کو حاضر کرکے دعوے

کیا تو شہادت نصاریٰ کی استحساناً قبول کیا جائے ۱۲ الفقرویہ

مسئلہ ۵۰۸ اگر قائم کیا نصرانی نے بینہ نصاریٰ سے کہ فلان نصرانی مرگیا
واوس نے پسر اوسکا ہے وارث اوسکا اور سوائے اوسکی دوسرے وارث کو
نہین پہچانتے ہین و مدعی نے ایک مدیون میت کا جو کافر ہے حاضر لایا تو
شہادت اونکی قیاساً و استحساناً قبول کیا جائے وگر مدیون مسلم کو حاضر کیا
تو استحسان مین گواہی مقبول ہو ۱۲ فتاوے الفقرویہ

مسئلہ ۵۰۹ جب گواہی دئے دو کافر نے اوپر شہادت دو مسلم کیواسطے
کافر کے اوپر کافر کے بکوئی حق کے دیا گواہی دئے اوپر حکم قاضی مسلمانان
کے اوپر کافر کیواسطے مسلم و یا کافر کے تو شہادت اونکی جائز نہین ہے ۱۲ الفقرویہ

مسئلہ ۵۱۰ دعوے کیا مسلم نے وکالت کا نصرانی سے بجمیع حقوق اوسکے
کوفے مین ہین و مدیون مسلم کو حاضر کیا واوس پر شہود نصاریٰ قائم کیا تو قبول
نکیا جائے وگر مدیون نصرانی لایا تو قبول کیا جائے شہادت اونکی ۱۲ الفقرویہ خلاصہ

مسئلہ ۵۱۱ اگر طالب ذمی ہے و وکیل اوسکا مسلم ہے و مطلوب ذمی ہے
تو گواہی ذمیان جائز ہے وگر مطلوب مسلم ہے کہ اقرار بدین و وکالت کرتا
ہے تو شہادت اونکی بہی جائز ہے وگر مسلم مدیون منکر وکالت ہے
تو شہادت اونکی جائز نہین ہے ۱۲ فتاوی الفقرویہ

مسئلہ ۵۱۲ فرمائے امام ابو حنیفہ ابو یوسف رحمہما اللہ نے جب وکیل کیا نصرانی نے

مسلم کو کہ پارچہ دونصرانی کا بیع کرے دیا اوسکے واسطے کوئی پارچہ خریدے کرے وہ مسلم پر دو نصرانی شہادت دیوین کہ پارچہ ثوب اوسکے گواہی دے وہ مسلم منکر ہے تو گواہی بنابر قول امام ابو حنیفہ و امام محمد جائز نہیں ہے او ایسا ہی حکم خریدی ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

فائدہ خلیکہ اسی روایت پر گواہی کافر مسلم پر قبول ہوتے ہے عدالت اسلامیہ میں وہین باب گواہی فسق مین شہادت اہل ذمہ کا بیان ہدایہ سے نقل کرکے عدم وجود دلیل اس زمانہ مین ذکر کیا ہے ۱۲

مسئلہ ۱۵۱۳ جب مر گیا کافر دو پسر دو ہزار درہم چھوڑا دو پسران نے باہم تقسیم کر لئے مین بعد ایک پسر مسلمان ہوا دیگر کافر نے دعوے کیا واسطے نفس اپنے دین کا اوپر میت کے دو دو شاہد کافر اسپات پر گذرانا تو کہے محمد رحمتہ اللہ نے کتاب مین کہ جائز رکھتا ہوں شہادت کو حصہ کافر مین خاصتہ ۱۲ فتاوی القرویہ

فائدہ یہ مسئلہ مین سے بھی ہے عدم جواز گواہی کافر مسلم پر ۱۲

مسئلہ ۱۵۱۴ جب مر گیا کافر اور چھوڑا ایک مسلم دو کافر نزدیک قاضی آئے اور دعوے کیا ہر ایک نے دین کا ہر ایک نے بینہ کافران سے گذرانی تو کہے کتاب مین کہ بینہ مسلمان کا جائز رکھا اوسکو دیونگا و اگر کچھ باقی رہا تو مدعی کافر کو دیونگا حسن بن زیاد نے امام ابی حنیفہ سے روایت کئے کہ ترکہ درمیان مسلم و کافر بمقدار دیون اونکی تقسیم کیا جائے ۱۲ القرویہ

فائدہ روایت حسن بن زیاد موافق زمانہ ہمارے ہے و روایت پہلی

بطور حکومت معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب چنانچہ روایت ذیل سے
بھی معلوم ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۵۱۵ ایک غلام کو نصرانی نے نصرانی سے فروخت کیا و مشتری نے نصرانی دوم سے یہانتک کہ ایک بعد ایک اوسکو لیا دس نصاری سے من بعد ایک نے اوسنے مسلمان ہوا و غلام نے دعوے کیا کہ حر اصلی ہے واپنی دعوے پر شہود نصاری سے گذرانا تو کہے امام ابویوسف رحمۃ اللہ نے اگر اخیر مشتری نے مسلم ہوا تو بینہ غلام کا قبول نکرونگا و گر غیر اوسکا واسلام لایا تو حکم کرونگا کہ واپسی ثمن آپس مین کرین یہانتک کہ منتہی مسلم ہون پس مسلم مواخذہ بواپسی ثمن نکیا جائیگا و نہ ماقبل اوسکے بالعین سے یہی قول ابی حنیفہ و زفر ہے ۱۲ فتاوے القرویہ۔

مسئلہ ۱۵۱۶ روایت ہے ابن سماعہ نے محمد رحمۃ اللہ سے دو نصرانی کی شہادت دنے اوپر مسلم و نصرانی کے کہ اونہون نے قتل کئے ہین مسلم کو عمداً تو شہادت اونکی مسلم پر جائز نہوگا و نصرانی سے قتل کو ساقط کرونگا و نصرانی پر اوسکے مال مین حکم بدیت کرونگا ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۱۵۱۷ شہادت مستامنین کے بعض اونکی اوپر بعض کے جب ایک ملک کے ہون تو قبول کیا جاوے و گر دو ملک کے ہین مانند ترک و روم تو قبول نکیا جائے ۱۲ ہدایہ

باب بیان شہادت علے الشہادت کے و کتاب قاضی بطرف قاضی و شہادت زور کی

فصل بیان شہادت علی الشہادت کے

فائدہ معنے شہادت علی الشہادت کے یہ ہے کہ جو مردمان تھا بلد اصل مقدمہ مین حاضر محکمہ قاضی نہوکر اپنے طرف سے دوسرون کو روانہ کرین کہ ہماری جو گواہی ہے تم ادا کرو ۱۲

قاعدہ ۱۴۶ جو چیز کہ ثابت بشہادت زنان ہمراہ مردمان ہوتی ہے ثابت بشہادت علی الشہادت ہوگی ۱۲ فتاوی القرویہ

قاعدہ ۱۴۷ شہادت علی الشہادت جایز ہے اقرارات و حقوق و احکامات قضاۃ و کتابات قاضیان و ہر شئی مین مگر اوسمین جو ساقط بشہادت ہوتے ہین مانند حدود و قصاص ۱۲ فتاوی قاضی خان و ہدایہ

قاعدہ ۱۴۸ شہادت مین اوپر شہادت یک مرد و یا دو مرد کے کم شہادت سے دو مرد و یا یک مرد و دو عورت کے جایز نہین ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۱۵ شہادت ایک شاہد کی اوپر شہادت مرد واحد کے جایز نہین ہے و نہ اوپر گواہی دو عورت کے یہانتک کہ گواہی دیوین اوسپر

دو مرد یا ایکمرد دو عورت ۱۲ الفقرديه

مسئلہ ۵۱۹ اگر گواہی دئے دو مرد نے اوپر شہادت ایک مرد کے یا ایکمرد و دو عورت کے گواہی دو عورت کی تو جایز ہے ۱۲ الفقرديه

مسئلہ ۵۲۰ اگر گواہی دئے ایک مرد و دو عورت اوپر گواہی دو عورت کے تو جایز ہے و قایم مقام ایک شاہد ہوگا ۱۲ الفقرديه

مسئلہ ۵۲۱ اگر گواہی دیا ایک نے اوپر شہادت نفس اپنے و دو کس اوپر شہادت مرد دوسرے کے تو قبول کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۲۲ دو مرد نے گواہی دئے اوپر گواہی دو مرد کے دیا اوپر شہادت قوم کے تو ہمارے پاس جایز ہے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۵۲۳ اگر گواہی دئے دس آدمی اوپر شہادت ایک کے تو حکم شہادت اونکی نکیا جاوے یہانتک کہ گواہی دیوے دوسرا شاہد کیونکہ ثابت شہادت دس کے شہادت واحد ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۵۲۴ اگر گواہی دئے اوپر گواہی ایک عورت کے تو شہادت اونکی جایز ہے و حکم نکیا جاوے یہانتک کہ گواہی دیوے عورت دوسرے ہمراہ ایک مرد کے اوس امر پر ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۴۹ شہادت علی الشہادت جیسا ایک درجہ مین جایز ہے ویسا ہی کی درجہ مین جایز ہے یعنے شہادت فروع جایز ہے پہر اونکی فروع

پھر انکی فروع کے واسطے حفاظت حقوق آدمیان کے ہلاکی سے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۵۰ اپنی طرف سے شاہد کرنا دوسرے کو بعذر و بغیر عذر جائز ہے مگر عذر وقت ادا شہادت کے شرط ہے واداء شہادت فروع بلا عذر باطل و صحیح نہین ہے صحیح مین ۱۲ الفروع یہ و درمختار

قاعدہ ۱۵۱ شہادت شہود فروع مقبول نہو مگر یہ کہ شہود اصل مرجاوین یا بیمار ہون تصریح مین ایسے بیماری کر کہ طاقت حضور مجلس حاکم کی نہ رکھتے ہون و یا غائب ہون بقدر مسافت سفر مدت تین روز و یا زائد یہ ظاہر الروایۃ ہے و اوسپر فتوی ہے و روایت ابی یوسف رحمہ اللہ سے ہے کہ اگر شاہد ایسے جا مین ہو کہ اگر صباح کو واسطے ادا شہادت کے چلا تو طاقت نہین رکھتا ہے کہ شب باشی اپنے اہل مین کرے تو اشہاد صحیح ہے و اسکو فقیہ ابو اللیث نے لئے ہین و اکثر فقہا اس روایت کو لئے ہین و اسی پر فتوی ہے سراجیہ و قہستانی مین لکہا ہے ۱۲ عالمگیری و درمختار و قاضی خان و رد المحتار مین ہے کہ جس طرف اکثر فقہاء ہون اوسپر فتوی دینا چاہئے ۱۲

قاعدہ ۱۵۲ ہونا عورت کا مخدرہ کہ مخالطت رجال سے نہین کرتی ہے اگرچہ خارج واسطے حاجت و حمام کے ہوتے ہو عذر ہے واسطے اشہاد کے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۲۵ اشہاد اوپر شہادت اپنی سلطان و امیر کو جائز نہین ہے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۲۶ اشہاد محبوس کو جو قید خانہ مین اس قاضی کے ہے تو جائز

نہین ہے وگر مجبور سبحن بادشاہ مین ہے وقاضی کو اخراج اوسکا قید سے ممکن نہین ہے تو جائز ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۵۲ اصل شاہد اگر مسجد مین اعتکاف بیٹھا ہے تو قاضی بدیع الدین نے کہا کہ اشہاد اسکو جائز نہین ہے برابر ہے کہ اعتکاف نذر کیا ہو و یا نہین ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۵۳ جب ارادہ کیا کہ غیر کو اپنی شہادت پر شاہد کرے تو سزاوار ہے کہ شاہد حسن سے طالب و مطلوب کو حاضر کرے و اشارہ بطرف دونون کے کرے و جب ارادہ کیا کہ بغیبت طالب و مطلوب شاہد کرے تو سزاوار ہے کہ نام و نسب دونون کے بیان کرے مگر یہ کہ جب مشہود علیہ غائب ہو تو بیان اسم و نسب جائز ہے واسطے اشہاد کے و یہ قدر واسطے حکم قاضی کے کافی نہین ہے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۵۴ صورت اشہاد یعنی گواہ کرنی کی یہ ہے کہ کہے اصل شاہد نے فی مخاطب ہو کر فرع سے اگرچہ ابن اوسکا ہو کہ گواہی دیتا ہون کہ زید کا اوپر بکر کے اتنا مال ہے پس تو شاہد ہو اوپر شہادت میرے جو اسبات کی ہے و یا کہے شاہد اصل نے کہ گواہ ہو تو اوپر گواہی میرے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ فلان بن فلان نے اقرار کیا ہے نزدیک میرے بایسے مال کے و یا کہے اصل نے کہ گواہی دیتا ہون کہ مین نے سنا ہون فلان کو کہ

اقرار کرتا تھا واسطے فلان کے ایسے مال کا پس تو شاہد ہوا اوپر شہادت میرے اسباب کو ۱۲ عالمگیری و درمختار

قاعدہ ۱۵۵ شاہد فرع وقت اداء شہادت کے کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ فلان نے گواہ کیا مجھے اوپر شہادت اپنے کہ فلان نے روبرو میرے اقرار کیا ہے سات ایسے مال کے اور کہا ہے میرے سے کہ تو شاہد ہوا وپر شہادت میرے جو اسباب پر ہے ۱۲ ہدایہ

جاننا چاہیے کہ اسباب کے قواعد فروع کثیرہ ہین مگر عدالتہائے سرکار عالی مین اظہارات امراء و مخدرات و بیماران بذریعہ عملہ عدالت ہوتی ہے ۱۲

قاعدہ ۱۵۶ باقی رہنا اصل شاہد کا وقت اداء فرع کے جائز الشہادت شرط ہے اگر اصل زندہ ہے تو ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵۲۸ اگر اصل شاہد گنگہ ہوا و یا اندھا و یا مرتد و یا مجنون ہوا تو شہادت فرع کی جائز نہین ہے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵۲۹ جب شہادت دیا فرع نے اوپر شہادت اصل کے و شہادت اوسکی بوجہ فسق اصل کے مردود ہوئی تو شہادت کسی کی مقبول نہو ۱۲ قاضی خان

قاعدہ ۱۵۷ اگر فروع نے شہادت دے کے اوپر شہادت اصول کے من بعد اصول نے قبل حکم قاضی حاضر ہوئی تو بشہادت فروع حکم نکیا جاسے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۱۵۸ ایک مرد نے دوسرے کو اپنی شہادت پر شاہد بنایا اور بعدہ منع کیا شہادت دینے سے اوپر شہادت اپنی تو منع کرنا اسکا قول امام ابی حنیفہ و امام ابی یوسف رحمہما اللہ کے صحیح نہیں ہے
اگر فرع نے اوپر شہادت اسکے گواہی دیا بعد منع کے تو جائز ہے ۱۲ فتاوی

قاعدہ ۱۵۹ انکار اصل کا شہادت فرع کو باطل ہے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵۳ اصل نے کہا کہ میری شہادت اس حادثہ پر نہیں ہے بعد
مر گیا یا غائب ہوا فرع نے اوپر شہادت اسکے اس حادثہ میں گواہی دیا تو مقبول ہو ۱۲ برجندی و ہدایہ

فصل بیان میں کتاب قاضی الطرف قاضی

قاعدہ ۱۶۰ کتاب قاضی الطرف قاضی دوسری جائز ہے ہر حق میں کہ دعوی اوسکا کرتا ہے دین و یا قرض و یا غصب یا امانت منکرہ و یا مضاربت منکرہ و یا مکان و زمین جو دست غائب میں ہے و یا شفعہ میں و لیا ہے نکاح میں جب کہا کہ فلانہ بنت فلان بن فلان جو الیت بستی میں ہے زوجہ میری ہے و منکر نکاح ہے و میری شہود نکاح یہاں ہیں و مجھکو جمع کرنا درمیان ان دو شہود نہیں ہو سکتا ہے نہیں ہیں واسطے اسکے ہدیہ تو قاضی شہادت شہود اوسکی سماعت کرے واسطے مدعی کے دوسری قاضی کو لکھے ۱۲ فتاوی قاضی خان —

فائدہ چونکہ اس کتابت کے شروط ہین و اس بلدہ مین یہ امر متروک ہے بلکہ قاضی سے واسطے تعمیل کے فیصلہ نزدیک قاضی دوسری روانہ کرتا ہے و تعمیل اوسکی ہوتی ہے لہذا ہمنے ترک کر دیا ۔

قاعدہ ۱۶۱ کتاب قاضی بطرف قاضی معنے شہادت علی الشہادت مین ہے و قاضی بسبب کمال دینداری و ولایت کاملہ اوسکے سفر و نقل شہادت ہوتا ہے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۶۲ اعتماد اوپر خط کے و عمل خط پر نکیا جائے ۱۲ اشباہ والنظائر

مسئلہ ۵۳۱ مکتوب وقف جسپر خطوط قضاۃ گذشتہ ہین عمل نکیا جائے کیونکہ قاضی حکم بغیر حجت نہین کرتا ہے و حجت بینہ ہے و یا اقرار و یا نکول ۱۲ اشباہ

فائدہ مراد اوس سے یہ ہے کہ داخلہ تحریر قضاۃ دفتر مین نملی و کسر دفتر مین موجود ہے تو عمل ضرور ہے ۱۲

مسئلہ ۵۳۲ اگر مدعی علیہ نے خط اقرار مدعی علیہ لایا تو مدعی علیہ اوپر عدم کتابت کے حلف نکیا جائے بلکہ حلف اوپر اصل مال کے لیا جائے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۵۳۳ ایک نے دوکان خرید کیا و بعد قبض کے اوسکے دروازہ پر لکھا ہوا پایا کہ فلان مسجد پر وقف ہے تو بیع کو واپس نکرے کہ وہ علامت ہے اوسپر احکام مبنے نہین ہوتے ہین ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۵۳۴ ایسا ہی اعتبار نہین ہے کہ اگر وقف اوپر کتاب و یا قرآن شریف

کے مرقوم ہو ۱۲ اشباہ

قاعدہ ۱۶۳ اگر اشارہ بدفتر معین کیا و کہا جو اسمیں دفتر مدعی مین ہو میرے پر ہے تو صحیح ہے و گر اشارہ نکیا بلکہ کہا کہ جو دفتر مدعی مین پایا جاوے تو لازم کر لیا مین اوسکو تو اقرار نہین ہوتا ہے ۱۲ خلاصہ اشباہ

فصل بیانین شہادت دروغ کے

قاعدہ ۱۶۴ جو شاہد اقرار کیا کہ اوس نے گواہی جھوٹی دیا ہے و دعوے سہو و غلطی نکیا تو تشہیر کیا جائے بانیطور کہ اوسکو بازار و جائے جمع آدمیان مین بھیجا جاوے و کہا جاوے کہ ہمنے شاہد زور کو پایا ہین اوس سے خوف کرو و آدمیان کو خوف کراو ۱۲ برجندی در مختار

فائدہ اثبات گواہی دروغ بہ بینہ نہین ہو سکتے ہین کیونکہ نفی شہادت ہے و گواہان مشروع واسطے اثبات کے ہین اسواسطے اقرار شاہد ضرور ہے ۱۲ ہدایہ و برجندی۔

قاعدہ ۱۶۵ کبھو دروغ گوئی شاہد بلا اقرار اوسکے ثابت ہوتی ہے بینہ

مسئلہ ۵۳۵ گواہی دئے شاہدان سنے کہ فلان نے زید کو قتل کیا ہے و بعد چند روز کے زید زندہ پایا گیا ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵۳۶ گواہی دئے دو مرد نے برویت ہلال کے و تیس روز گذرے و چاند نظر نہ آیا و حالانکہ آسمان مین کچھہ علت نہ تھی ۱۲ برجندی در دالمختار

مسئلہ ۵۳ گواہی دئے کہ یہ عورت نے بچہ جنی ہے وحالانکہ وہ عورت باکرہ نکلی ۱۲ برجندی۔

قاعدہ ۱۶۶ اگر رجوع کیا شاہد نے بطور ہمیشگی جیسا کہ کہے کہ ہان شہادت بزور دیا ہون اس مقدمہ مین ور رجوع نکرونگا ایسے گواہی سے تو تعزیر بضرب کیا جائے بالاتفاق ذکر رجوع کیا بہ سبیل توبہ تو تعزیر اتفاقاً نکیا جاوے دگر حال اوسکا معلوم نہوا تو یہ کرنے سے تشہیر کیا جائے نزدیک امام کے و یا ضرب و حبس کیا جاوے مذہب صاحبین ۱۲ ردالمحتار و درالمختار

قاعدہ ۱۶۷ بادشاہ کو جائز ہے کہ چہرہ شاہد کو سیاہ کرے بطور سیاست جب مناسب جانے و قاضی کو حکم سیاسۃ کرنا جایز نہین ہے ۱۲ ردالمحتار

قاعدہ ۱۶۸ شاہد جب معروف بعدالت تھا و گواہی بزور دیا تو من بعد گواہی اوسکی قبول کیا جائے اسی پر فتویٰ و اعتماد ہے ۱۲ درمختار و ردالمحتار

باب بیان میں رجوع سے شہادت ہے

فائدہ معنے رجوع کے یہ ہے کہ جو چیز گواہ شاہد نے ثابت کیا تھا اوسکو نفی کرے ۱۲ عالمگیری۔

قاعدہ ۱۶۹ رجوع شہادت سے یہہ کہ کہے شاہد نے رجوع کیا مین اوس چیز سے جو شہادت اوسکی دیا ہون و یا کہے کہ گواہی دروغ

دیا مین ۱۲ عالمگیرے و رجوع عن الشہادت یہ ہے کہ کہے شاہد نے کہ تہا مین باطل کہنے والا شہادت مین ۱۲ جامع الفصولین

قاعدہ رجوع شہادت سے صحیح نہین ہے مگر نزدیک قاضی برابر ہے کہ وہی قاضی ہو جسکے نزدیک گواہی دیا ہے و یا قاضی دوسرا ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۵۳۸ جب دعوے کیا مشہود علیہ نے نزدیک قاضی کے کہ شاہد نے سوائے مجلس قضا کے رجوع کیا ہے و شاہد نے اسبات کا انکار کیا و مشہود علیہ نے اسبات پر بینہ قائم کیا و یا شاہد سے متحلف ہوا تو بینہ مشہود علیہ کا سماعت نکیا جاے و نہ استحلاف کیا جاے و ایسا ہی جب رجوع کیا مطلقا تو بینہ مسموع نہو و نہ استحلاف کیا جاے ۱۲ عالمگیری و برجندی

مسئلہ ۵۳۹ اگر رجوع کیا شاہدان نے نزدیک غیر قاضی و ضامن مال ہوے و تمسک لکھہ دئے من بعد نزدیک قاضی منکر ہوے تو قاضی حکم اسبات مین نکرے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۴۰ جب کہا مشہود علیہ نے کہ شاہد نے رجوع نزدیک قاضی فلان بستی کے کیا ہے و اوسنے تاوان مال کا حکم کیا ہے و بینہ اسبات پر قائم کیا تو بینہ قبول کیا جاے ۱۲ برجندی و ہدایہ

مسئلہ ۵۴۱ جب اقرار کیا شاہد نے نزدیک قاضی کہ اوسنے رجوع

نزدیک غیر قاضی کیا ہے تو اقرار صحیح ہے ور رجوع از سر نو کہلاویگا ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۷۱ جب رجوع کئے شہود نے شہادت سے قبل حکم قاضی بشہادت تو شہادت ساقط ہوی و شاہدان سے ضامن نہووینگے کیونکہ اونہون نے کوی شئے کو تلف نکئے لاکن شاہدان کو تعزیر کیا جاے بتشہیر کیا جاے اگر کہین کہ ہم نے قصداً یہ گواہی دئے تھے ۱۲ ہدایہ و برجندی

قاعدہ ۱۷۲ جب قاضی نے حکم بشہادت شہود کیا تھا من بعد شہود نے اپنی شہادت سے رجوع کئے تو قاضی نے اپنا حکم نہ توڑے و شاہدان پر تاوان اوس چیز کا ہے جسکو بشہادت اپنی تلف کئے ہین ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۷۳ شاہدان بعد رجوع کے شہادت سے اوسوقت ضامن ہوتے ہین جب قبض کیا مدعی نے مدعی کو اسپنے برابر ہے کہ مدعی بہ دین ہو یا عین کیونکہ اتلاف شہود بعد تسلیم مال بمدعی ثابت ہوتا ہے ۱۲ ہدایہ و برجندی

قاعدہ ۱۷۴ شرط اتلاف شہود یہ ہے کہ جو چیز بشہادت اونکی ضایع ہوی مال ہونا و اتلاف بغیر عوض ہونا پس اگر تلف کرنا مقابل عوض برابر ہے تو ضمان اوپر شاہد کے نہین ہے کیونکہ تلف کرنا بعوض مانند تلف نکرنیکے ہے و گر تلف کرنا شئے کا بعوض ہے کہ برابر قیمت شئے

نہین ہے تو بقدر عوض تاوان نہین ہے و باقی کے لئے تاوان شاہد پر ہے و اگر اتلاف بغیر عوض ہے تو ضمان واجب ہے ۱۲ برجندی و فتاوے القرویہ

مسئلہ ۵۴۲ ایک مرد کا دوسرے پر دین ہے و گواہی دئے دو مرد فی کہ صاحب دین نے مدیون کو بری کر دیا ہے و یا ہبہ کیا ہے و یا دوسرے پر تصدق کیا ہے و من بعد رجوع شہادت سے کئے تو شاہدان ضامن ہو وینگے ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۵۴۳ جب گواہی دئے شاہدان نے واسطے ایک مرد کے بمکان جو قبضہ مرد دوسرے مین ہے و قاضی نے بشہادت اونکی واسطے مدعی کے حکم کیا من بعد شاہدان نے اپنی گواہی سے رجوع کئے تو شاہدان ضامن قیمت دار بلا خلاف ہوتے ہین ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۵۴۴ اگر کہے شہود مدعی نے بعد حکم قاضی بمکان کہ عمارت مدعی کی نہین ہے تو ضامن قیمت عمارت واسطے مدعی علیہ کے ہووینگے ۱۲ خلاصہ القرویہ

مسئلہ ۵۴۵ دو مرد گواہی دئے ایک مرد پر بمال و قاضی نے متخاصمان کو واسطے صلح کے کہا و متخاصمان نے اوپر بعض اوس مال کے صلح کر لئے من بعد ایک شاہد و یا ہر دو شاہد نے شہادت سے رجوع کئے تو تاوان اونپر نہین ہے و اگر اسصورت مین قاضی نے حکم بشہادت اونکی کیا تھا

تو سزاوار ہے کہ تاوان واجب نہو ۱۲ خلاصہ فتاوی النقرویہ

فائدہ لفظ سزاوار جو ترجمہ لفظ ینبغی ہے فقہا اوس مقام مین کہتے ہین کہ جسپر فتوی ہوا ۱۲

مسئلہ ۵۴۶ اگر گواہی دے دو مرد نے کہ یہ شخص وکیل فلان کا ہے و قاضی نے حکم بوکالت کیا من بعد شاہدان نے رجوع کئے تو حکم بوکالت باطل نہوگا و شاہدان ضامن نہوینگے کیونکہ کوئی شے مالیت دار تلف نکئے والیسا حکم ہے اگر رجوع کئے شہادت سے بعد قبض وکیل دین کو کیونکہ قبض دین بشہادت نہین ہے بلکہ بسبب توکیل ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۵۴۷ جب دعوی کیا ایک مرد نے نکاح کا اوپر یک عورت کے و عورت منکر ہے و گواہی دے نکاح اوپر عورت کے من بعد رجوع کئے شہادت سے تو شہود واسطے عورت کے کوئی چیز کا ضامن نہوینگے برابر ہے کہ مہر بیان کردہ شہود موافق مہر مثل اوس عورت کے ہو ویا کم ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵۴۸ ایسا ہے حکم ہے جب گواہی دے اوپر یک مرد کے بنکاح کرنے یک عورت سے بمقدار مہر مثل عورت کے و مرد منکر نکاح تھا کیونکہ اتلاف مال زوج بعوض فرج ہے و گر گواہی دے باکثر کے مہر مثل عورت سے و من بعد رجوع شہادت سے کئے تو ضامن زیادت مہر مثل ہوتے ہین کہ زائد کو بلا عوض تلف کئے ہین ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۴۹ اگر گواہی دے بفروخت یک شے بمثل قیمت ویا زائد وحالانکہ بائع منکر بیع ہے پس بعد رجوع گواہی سے گئے تو ضامن نہوونگے دگر گواہی بیع بکم کے قیمت شئے سے دے تو ضامن نقصان ہونگے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۵۰ اگر گواہی دے اوپر یک مرد کے کہ اوس نے اپنی زوجہ کو طلاق قبل دخول دیا ہے پس بعد رجوع شہادت سے گئے تو شہود ضامن نصف مہر واسطے زوج کے ہوونگے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۵۱ مرد نے دعوی کیا ایک عورت پر کہ میں نے اوسکو ایکسو درہم پر نکاح کیا ہوں و عورت کہی کہ نہیں بلکہ نکاح کیا تو نے میرے سے بہزار درہم و مہر مثل اوسکا ہزار درہم ہے و دو شاہد گواہی دئے کہ وہ مرد نے اوس عورت کو ایکسو درہم پر نکاح کیا ہے و قاضی نے حکم شہادت کیا پس بعد رجوع شہادت سے گئے تو دیکھا جاسے کہ اگر رجوع شہادت سے وقت قیام نکاح و یا بعد طلاق بعد دخول کے گئے تو شاہدان واسطے عورت کے نوسو درہم کو ضامن ہوونگے قول امام ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے دگر رجوع بعد طلاق قبل دخول کئے تو شاہدان واسطے عورت کے ضامن کوئی شئے نہوونگے باتفاق مگر متعہ واجب ہے ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۵۵۲ اگر گواہی دئے دو شاہد نے عورت پر کہ اوس مرد نے عورت کو نکاح کیا ہے اوپر یک ہزار کے و مہر مثل اوسکا پانسو ہے و عورت نے

ہزار کو قبضہ نکی ہے وحالانکہ عورت منکر نکاح ہے وحکم بشہادت اونکی کیا گیا من بعد رجوع کئے تو واسطے عورت کے ضامن مہر مثل ہونیگی مہر مسمی یعنی ہزار کے ضامن نہونگے ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۵۵۳ جب گواہی دئے دو شاہد نے کہ یہ مرد کہا ہے اپنی عورت سے کہ تو طالق ہے اگر مین گھر مین جاؤن تو ویا کہا ہے غلام سو اپنے کہ تو آزاد ہے جب گھر مین جاونگا و دو شاہد دوسرے گواہی دئے کہ شرط جو دخول دار ہے پائی گئے من بعد رجوع شہادت سے کئے تو تاوان اوپر شہود یمین کے ہے خاصۃً ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۵۵۴ جب گواہی دئے دو نے کہ یہ مرد نے اپنے غلام کو آزاد کیا ہے جو مدعی ہے و مولی منکر ہے وحکم بآزادی کیا گیا من بعد شاہدان رجوع کئے تو ضامن قیمت غلام ہونگی برابر ہے کہ دونون شاہد مالدار ہون ویا مفلس ۱۲ ہدایہ وکفایہ و عالمگیری

مسئلہ ۵۵۵ جب دعوی کیا یک مرد نے دوسرے پر کہ مین پسر تیرا ہون و دوسرا منکر دعوی ہے پس پسر نے بینہ قائم کیا کہ اونے پسر دوسیر کا ہے یعنی مدعی علیہ کا و قاضی نے حکم بشہادت کرکے نسب کو ثابت کیا من بعد گواہان نے رجوع کئے تو شاہدان کوئی شئے کو واسطے باپ کے ضامن نہونگے برابر ہے کہ رجوع وقت زندگی پدر کرین ویا بعد وفات

اوسکے واسطے باقی ورثہ کے اوس چیز کو جو مدعی یعنی ابن نے وارث ہوا ضامن ہونگے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۵۶ دعویٰ کیا کہ مین برادر حقیقی فلان میت ہون ایک شاہد نے گواہی دیا کہ اوسکے بھائی حقیقی ہے دوسرا شاہد گواہی دیا کہ مدعی برادر اخیافی ہے ایک نے گواہی دیا کہ اسکے برادر علاتی ہے قاضی نے بمیراث حکم کیا من بعد جنے گواہی برادر حقیقی ہے کرکے دیا تھا رجوع کیا تو اوسپر تاوان نصف میراث ہے اگر جسنے گواہی برادر علاتی دیا تھا رجوع کیا تو اوسپہ تاوان تہائی مال ہے اگر رجوع کیا جس نے گواہی دیا تھا کہ برادر اخیافی ہے تو اوسپہ تاوان سدس یعنی چھٹا حصہ ہے اگر جملہ رجوع کئے تو سالم تاوان اونپر ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۵۷ دعویٰ کیا ایک مرد نے کہ فلان مردہ اپنے واسطے وصیت ثلث کیا ہے ہر شئے سے گواہان قائم کیا قاضی نے حکم کیا من بعد رجوع کئے تو ضامن جمیع ثلث ہوینگے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۵۸ جب گواہی دئے دو شاہد نے اوپر ایک مرد کے بذر دس ہزار درہم معینہ وبابت سارق کا قطع کیا گیا من بعد شاہدان نے رجوع کئے تو ضامن دیت دست اپنے مال مین ہوتے ہین وا ونپر قصاص نہین ہے ہمارے پاس وضامن ہزار بھی ہوینگے کیونکہ مشہود علیہ تلف کردئی ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۵۹ اگر گواہی دئے بدو سرقہ و مات چور کا کاٹا گیا من بعد رجوع کئے یک سرقے سے تو اونپر ضمان نہین ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۶۰ چار مردنے گواہی دئے یک مرد پر بزنا و دو شخص اوسپر محصن ہے کر کے گواہی دئے و قاضی سنے شہادت اونکی جایز رکھا و حکم بہ سنگسار کرنے زنانے کے کیا من بعد تمام گواہان اپنی شہادت سے رجوع کئے تو شہود زنا ضامن دیت ہوتے ہین و گواہان کو حد قذف مارا جاوے و ضمان اوپر شہود احصان کے نہین ہے ۱۲ عالمگیری

فائدہ احصان اسکو کہتے ہین کہ مردنے اپنی منکوحہ سے وطی کیا ہو ۱۲

مسئلہ ۵۶۱ اگر گواہی دئے چار مردنے اوپر یک مرد کے بزنا و مرد محصن نہ تھا و امام سنے اوسکو درہ مارا و درہ اوسکو مجروح کئے من بعد رجوع گواہی سے کرے تو نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ کے شاہدان پر دیت جراحت نہین ہے و گر درہ مجروح نکئے تو تاوان گواہان پر نہین ہے بالاتفاق و ایسا ہے حکم حد قذف و حد خمر و تعزیر ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۶۲ جب گواہی دئے دو مردنے بقصاص من بعد رجوع کئے بعد قتل کے تو ضامن دیت ہوتے ہین و شاہدان سے قصاص نلیا جاے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۶۳ اگر گواہی دئے کہ اوسنے فلان کو خطاً قتل کیا ہے من بعد رجوع کئے تو ضامن دیت ہوتے ہین و اونکی مال مین ہوگی ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۶۴ ایسا ہے حکم ہے اگر گواہی دے کہ اسنے ہات فلان کا قطع کیا ہے و قاضی نے حکم کر دیا اسکے بعد گواہان رجوع کرے تو ضامن دیت دست ہوونگی ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۱۷۵ رجوع بعض شہود مین اعتبار باقی کا ہے ورجوع کرنیوالہ کا نہین ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۶۵ جب گواہی دے دونے بال و حاکم نے بمال حکم کیا اسکے بعد ہر دونے رجوع کئے تو ضامن مال واسطے مشہود علیہ کے ہوتے ہین وگرایک اونمین کا رجوع کیا تو ضامن نصف مال ہوتا ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۶۶ اگر گواہی دے بمال تین مردنے وایک ونکا رجوع کیا تو اوسپر تاوان نہین ہے کہ باقی دو شخص رہتے ہین کہ جنکی گواہی سے حق باقی رہتا ہے وگر اوریک رجوع کیا تو دو رجوع کرنیوالے نصف مال کو ضامن ہوتے ہین ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۶۷ اگر گواہی دے دو مرد دو عورت اسکے بعد دو عورت رجوع کئے تو اونپر تاوان نہین ہے وگر دو مرد رجوع کئے تو نصف مال کے ضامن ہوتے ہین وگریک مرد رجوع کیا تو اوسپر کوئی شئے نہین ہے وگریک مرد و یک عورت رجوع کی تو اونپر چوتھائی مال ہے تین حصہ کر کر دو حصہ مرد پر و یک حصہ عورت پر وگر جملہ گواہ رجوع کرے تو ضمان درمیان

اون کے تین حصہ کرکے ہوگا دو تہائی دو مرد پر و یک تہائی دو عورت پر ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۵۶۸ اگر گواہی دے یک مرد و دو عورت و یک عورت رجوع کی تو ضامن چوتہائی مال ہوگی و گر دو عورت رجوع کئے تو ضامنان نصف حق ہوتے ہین ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۶۹ اگر گواہی دیئے یک مرد و دس عورت من بعد رجوع کئے آٹھ عورت تو رجوع کرنیوالے عورتان پر تاوان نہین ہے و گر نوین عورت بھی رجوع کرے تو نون پر چوتہائی حق ہوگی و گر تمام مرد و عورتان رجوع کئے تو مرد پر سدس حق ہے جسکو تلف کئے ہین و عورتان پر پانچ سدس ہے نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے و گر دس عورتان رجوع کئے سوائے مرد کے تو عورتان پر نصف حق ہے اتفاقاً ۱۲ ہدایہ و برجندی

قاعدہ ۱۷۶ دعوی کیا اوپر شہود کے کہ نزدیک قاضی رجوع کئے ہین وہ دعوی قضا بالرجوع نکیا تو صحیح نہین ہے و گر دعوے رجوع و حکم برجوع کیا تو صحیح ہے ۱۲ فتاوے انقرویہ

فائدہ حاصل اوسکا یہ ہے کہ مدعی علیہ قاضی سے کہنا کہ شہود نے نزدیک فلان قاضی رجوع کئے ہین و آپ حکم برجوع کرو ۱۲

باب بیانمین شہادت کے جب بعض مردود ہوئی تو کل مردود ہوے

قاعدہ ۱۷۷ شہادت جب باطل ہوے بعض تو باطل ہوے کل مین ۱۲ در مختار

مسئلہ ۵۷۰ بھائی بہن دعوے زمین کا گواہی دیا شوہر بہن کا و مرد دوسرا تو شہادت اونکی حق بہن و بھائی کے مردود کیا جاے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۵۷۱ ایک شخص مرگیا و ایک پسر و دو دختر چھوڑا و پسر نے دعوی حق میراث کیا و دو بہن دعوی نکلے و ان کے شوہران نے گواہی واسطے پسر کے او پر قابض کے دے تو مقبول ہوگا اس شہادت تمین ہے کیونکہ جو چیز ثابت واسطے پسر کے ہوئی وہ واسطے زوجہ شاہد کے ثابت ہوگی ۱۲ النقرویہ

مسئلہ ۵۷۲ گواہی دے دو مرد نے ایک مرد پر کہ اوس نے بہتان زنا ہمارے مان پر اور فلان عورت پر کیا ہے تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے کہ شہادت ایک ہے جب حق مادر مین باطل ہوی تو بالکلیہ باطل ہوی ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۵۷۳ اگر دعوی کیا ایک مرد نے دو مال کا ایک کے بیان نوع و صفت نکیا و دوسرا اتنے درہم و جنس نوع و صفت اوسکی بیان کیا و گواہان اسی طور سے قائم کیا تو حکم بمال جسکے نوع و جنس بیان کیا ہی

نکیا جاوے کہ شہادت واحد ہے جب باطل بعض مین ہووے تو باطل
کل مین ہوسے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۵۷۴ اگر گواہی دیئے اوپر نصرانی کے چار مرد نصاریٰ سے
کہ اوسنے باندی مسلمہ سے زنا کیا ہے تو دیکھا جاوے کہ اگر گواہی دیے
کہ اوسنے باندی سے جبر از زنا کیا ہے تو زانی کو حد مارا جاوے وگر کہے
کہ لونڈی نے خواہش کی تھی تو دونون سے حد ساقط ہوا وشہود کو تعزیر
کیا جاوے بحق باندی مسلمہ کے کیونکہ شہادت مسلمہ پر بیجا دیئے وشہادت
اونکی حق مین لونڈی کے باطل ہوسے جب باطل حق عورت مین ہوئی تو باطل
حق مرد مین ہوسے ۱۲ فتاویٰ قاضی خان

مسئلہ ۵۷۵ یک مرد مرگیا وصیت کیا واسطے محتاجین پروس اپنی کے
بکوئی شئے وورثہ موصے نے انکار وصیت کئے وشہادت اوپر وصیت کے
دو مرد پرسیان سے دیئے کہ جنکو اولاد محتاجان مین تو امام محمد رحمہ اللہ کہے
کہ گواہی اونکی قبول نکیا جاوے کیونکہ وہ شہود اپنی اولاد کے لیئے بھی گواہی
دیئے وجب باطل بعض مین ہوسے تو بالکل باطل ہوسے ۱۲ فتاویٰ قاضی خان

فائدہ مسائل ذیل مین رد بعض رد کل نہین ہے ۱۲

مسئلہ ۵۷۶ غلام مشترک ہے درمیان مسلم ونصرانی کے دو نصرانی
نے اونپر گواہی بعتق غلام دیئے تو گواہی حق نصرانی مین قبول کیا جاوے ۱۲ در مختار

مسئلہ ۵۷۷ کہا اپنے غلام سے کہ اگر گھر مین جاؤن تو تو آزاد ہے
و نصرانی کہا کہ اگر اوسنے اس دار مین آیا تو عورت اوسکی طالق ہے
وہ دو نصرانی گواہی دیتے اوپر داخل ہونے اوسکے اوسمین تو دیکھا جائے
کہ اگر غلام مسلم ہے تو گواہی قبول نکیا جاے و اگر کافر ہے تو حق وقوع
طلاق مین قبول کیا جاے و آزادی مین قبول نکیا جاے ۱۲ رد المحتار

مسئلہ ۵۷۸ اگر کہا کہ اگر قرض لیون مین فلان سے تو غلام میرا آزاد
ہے پس ایک مرد و پدر غلام گواہی دے کہ اوسنے فلان سے قرض لیا
و قسم کھانیوالہ منکر ہے تو گواہی حق مال مین قبول کیا جاے و حق آزادی
مین قبول نکیا جاے ۱۲ رد المحتار

مسئلہ ۵۷۹ اگر کہا کہ شراب نوش کرون تو غلام اوسکا آزاد ہے
پس ایک مرد دو عورت گواہی دے اوپر وجود شرب خمر کے تو حق آزادی
مین قبول کیا جاے نہ حق مین لازم ہونے حد کے ۱۲ رد المحتار

مسئلہ ۵۸۰ اگر کہا کہ اگر چوری کرون مین تو غلام میرا آزاد ہے و گواہی
دے ایک مرد و دو عورت اوسپر بدزدی تو حق آزادی مین قبول کیا جاے
نہ حق قطع ید مین ۱۲ رد المحتار

مسئلہ ۵۸۱ اگر کہا اپنی زوجہ سے کہ اگر ذکر طلاق تیری کا دیا نام
طلاق تیری و یا کلام بطلاق کرون تو غلام آزاد ہے پس ایک نے

گواہی دیا کہ اوسنے طلاق آج دیا ہے و دوسرا گواہی دیا کہ اوسنے روز گذشتہ طلاق دیا ہے تو طلاق واقع ہوگی و آزادی نہوگی ۱۲ رد المختار

مسئلہ ۵۸۲ لقطہ ہے قبضہ مسلم و کافرین و صاحب لقطہ نے دو شاہد کافر گذارا تو کافر پر خاصۃً استحسانا قبول کیا جاوے ۱۲ رد المختار

مسئلہ ۵۸۳ اگر کافر مرگیا و دو پسر اوسکے ترکہ کو اوسکے تقسیم کرئے مین بعد یک پسر اسلام لایا مین بعد دو کافرنے اوپر پدر اون کی گواہی بدین دئے تو حصہ پسر کافرین قبول کیا جاوے خاصۃً ۱۲ رد المختار

باب بیان مین شہادت نفی کے

قاعدہ ۱۷۸ بینات واسطے اثبات کے ہین و شہادت نفی متواتر کی مقبول ہے ۱۲ ہدایہ و در مختار

فائدہ معنے نفی متواتر یہ ہے کہ ہر کس جانتا ہے کہ اوسنے اوس مکان و زمان مین نہ تھا تو دعوی اوسپر مسموع نہو و حکم بفراغ ذمہ کیا جاوے ۱۲ الفقرویہ

قاعدہ ۱۷۹ سوائے نفی متواتر کے مقبول نہو برابر ہے کہ نفی صورت مین ہو و یا معنی مین و برابر ہے کہ شاہد نفی کو جانا ۱۲ رد المختار

قاعدہ ۱۸۰ گواہی دئے دو مرد نے کسی پر بقبول و یا فعل کہ جس سے مدعی علیہ پر اجارہ دیا بیع و کتابۃ و طلاق و عتاق و قصاص

لازم آتا ہے مکان وزمان مین کہ جسکو شاہدان بیان کرتے مشہود علیہ بینہ لایا کہ اوس روز او سجا نہ تھا تو قبول نکیا جاے ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۵۸۴ گواہی دے دو شخص نے کہ اوسنے فلان سے لیے روز ایسے بلد مین قرض لیا ہے و مدعی علیہ سے بینہ قائم کیا اسبات پر کہ اوسنے اوس روز اوس مکان مین نہ تھا بلکہ جاے دور تھا تو بینہ قبول نکیا جاے کیونکہ قول اوسکا مکان مین نہ تھا نفی ہے صورت و معنی مین و قول اوسکا کہ دوسری مقام مین تھا نفی ہے معنیً و ایسا ہے جو بینہ قائم ہوا کہ فلان نے نہین کہا و نہ کیا و نہ اقرار کیا ۱۲ القرویہ

قاعدہ ۱۸۱ شہادت اگر قائم ہوی اثبات پر کہ جسمین نفی ہے باینطور کہ کہے یہہ غلام میرا ہے تولد ہوا ہے نزدیک میرے و یا یہ چارپایہ میرا ہے میرے پاس تولد ہوا ہے و ہمیشہ ملک میری ہے تو اصح یہ ہے کہ شہادت مقبول ہو ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۵۸۵ یک مرد کی امانت نزدیک دوسری کے تھی و امانت دار صاحب امانت سے کہا کہ مین نے امانت کو مکہ مین ایسے روز تیرے کو دیا ہون و صاحب ودیعت کو اتمان گذرا تا کہ امانت دار نے جس روز کہ دعوی دینے امانت کا بمکہ کرتا ہے اوس روز کوفہ مین تھا تو

یہ شہادت جائز نہین ہے وگر بینہ قائم کیا اوپر اقرار امانت دار کے
کہ اوسنے کوفہ مین تھا اوس روز تو شہادت قبول کیا جاے ۱۲ فتاوی القرویہ

قاعدہ ۱۸۲ شرط کا ثابت کرنا ثابت ہو د جائز ہے اگرچہ نفی ہو ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۵۸۶ کہا کہ اگر گھر مین آجکی روز نجاؤنگا تو زوجہ اوسکی طالق ہے وزوجہ نے بینہ لائے اوپر عدم دخول اوسکے آجکی روز تو قبول کیا جاسے ۱۲ رد المحتار

مسئلہ ۵۸۷ اگھر کہا روج نے امر زوجہ کا باختیار اوسکے ہے اگر مارا اوسکو بغیر جنایت کے من بعد مارا اوس عورت کو وکہا کہ بسبب جنایت مارا ہون وعورت نے بینہ لائی کہ اوسنے بغیر جنایت ضرب کیا ہے تو سزاوار یہ ہے کہ بینہ عورت کا قبول کیا جاے اگرچہ قائم اوپر نفی کے ہوا کیونکہ بینہ شرط پر قائم ہوا ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۵۸۸ قسم کہایا کہ اگر خوشدامن یعنی ساس دسکے آجکی شنبا ئی ونہ مین اوس سے کلام کیا تو عورت اوسکی طالق ہے وگواہی دیے دومردنے کہ اوسنے ایسے قسم کہایا ہے وخوشدامن اوسکی نائی ونہ کلام کیا دعورت اوسکی طالق ہوی تو قبول کیا جاسے کیونکہ غرض اثبات جزا ہے جو طلاق ہے ۱۲ فتاوی القرویہ ورد المحتار

مسئلہ ۵۸۹ زوجہ اوپر شوہر کے دعوی کی کہ اوسنے قسم کہایا بطلاق

میری کہ بے اجازت میری بستی سے نہ جاونگا و بے پروانگی میرے شہر سے گیا تو دیکھا جاے کہ اگر شوہر تمام کو انکار کیا و یا قسم کو اقرار و جانے کا انکار کیا تو گواہ سماعت کیا جاے ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۵۹۰ غلام سے کہا کہ اگر حج نکرون اس سال مین تو آزاد ہے و گواہی دے کہ اوسنے کوفہ مین قربانی کیا ہے تو غلام آزاد نہوگا ۱۲ شرح وقایہ

باب حلف بفصل

باب بیانمین ترجیح بینہ کی و تعارض بینات کے و قول کسکا معتبر ہے

قاعدہ ۱۸۳ جس بینہ مین زیادت اثبات ہے وہ اولی و بہتر ہے ۱۲ فتاوے القرویہ

مسئلہ ۵۹۱ یک مردنے قائم کیا بینہ اوپر ایک عورت کے باپ اوسکا میرے سے اوسکو نکاح کردیا قبل بالغ ہونے اوسکے و عورت نے بینہ قائم کی کہ باپ نے بعد بلوغ میرے بغیر خوشنودی میرے اس سے نکاح کردیا ہے تو بینہ عورت کا بہتر ہے کیونکہ بلوغ یعنی نو پیدا ہے و بینہ عورت کا ثابت کرتا ہے پس اثبات مین زائد ہوا و فساد نکاح ثابت ہوتا ہے ضرورۃً ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۵۹۲ دعوی کیا یک مرد پر کہ یہ گھر جو قبضہ مین اسکے ہے اپنی پر وقف ہے و ذوالید یعنی صاحب قبضہ دعوی کیا کہ بائع میرا واقف سے

خرید کیا ہے وہبہ ایک نے بینہ گذرانے تو دیکھا جاوے کہ اگر صاحب
قبضہ نے تاریخ سابق وقف پر ثابت کیا تو بینہ اوسکا اولی ہے ورنہ بینہ
وقف کا اولی ہے ۱۲ الفرویہ

مسئلہ ۵۹۳ متولی وقف نے دعوی کیا اوپر وارث واقف اپنے کہ جسکے
قبضہ میں مسجد ودہے کہ واقف نے میرے پر ایسی زمین وقف صحیح
کیا ہے وبینہ قائم کیا او وارث بینہ قائم کیا اوپر فساد وقف کے
تو دیکھا جاوے کہ اگر فساد بشرط مفسد ہے تو بینہ فساد اولی ہے کیونکہ
زائد ہے اثبات میں وگر فساد واسطے معنی کے ہے جو محل میں ہے ویا
غیر اوسکے تو بینہ صحت کا بہتر ہے ۱۲ الفرویہ

قاعدہ ۱۸۴ دو مرد تنازع کئے یک عین میں ہر ایک دعوی کرتا
ہے کہ وہ اپنی ہے تو دیکھا جاوے کہ اگر شئے قبضہ غیر میں اونکی ہے
وانکار دعوی ہر ایک کرتا ہے و مدعیان نے بینہ اوپر ملک مطلق کے
قائم کئے تو دیکھا جاوے کہ اگر دونون نے بیان تاریخ نکئے ویا تاریخ
اونکی برابر ہے تو درمیان اون کے بنصف نصف حکم کیا جاوے وگر
تاریخ بیان کئے وایک سابق ہے تو حکم سابق کے لئے کیا جاوے
وگر ایک نے بیان تاریخ کیا ودوسرا مطلق کہا تو حکم مناصفۃً درمیان
دو کے کیا جاوے وہی صحیح ہے ۱۲ قاضی خان فصل دعوی منقول

مسئلہ ۵۹۴ اگر دعوی کیا دو کس نے نکاح یک عورت ہر ایک نے گواہان گذرانے تو حاکم بدعوی بینہ نکیا جاسے واسطے محال ہونے عمل کے یہ ہر دو بینہ کہ محل یعنی عورت قابل شرکت نہین ہے یہہ حکم اوسوقت ہے کہ ہر دو بینہ وقت بیان نکرین وجب بیان کئے تو صاحب وقت اول اولی ہے ہدایہ باب دعوی ولنسب

مسئلہ ۵۹۵ صورت بالا مین اگر اقرار کی عورت نے واسطے ایک کے قبل قائم کرنے بینہ کے تو وہ عورت مقرلہ کی ہے وگر دوسرا بینہ قائم کیا تو حکم بعورت اوسکے لئے کیا جاسے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۹۶ ایک نے دعوی نکاح کیا وعورت منکر ہے وبینہ قائم کیا وقاضی نے حکم بعورت واسطے اوسکے کیا من بعد دوسرا شخص دعوی نکاح کیا وبینہ قائم کیا تو حکم بہ بینہ اوسکے نکیا جاسے مگر یہ کہ شہود ثانی وقت سابق بیان کرین ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۵۹۷ ایسا ہے حکم ہے جب ہووے عورت قبضہ زوج مین ونکاح اوسکا ظاہر ومعلوم ہے تو بینہ خارج یعنی غیر قابض قبول نکیا جاسے مگر بصورت سابق ہونے کے ۱۲ ہدایہ

فائدہ جب نکاح قابض ظاہر نہوا وانکار نکاح مدعی کی وکہے کہ میرا زوج فلان بستی مین ہے تو حکم بنکاح مدعی بہ بینہ اوسکے

کیا جاسے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۵۹۸ دعوے کئے ایک عورت سنے کہ زوج اوسکا طلاق دیا اوسکو مرض موت مین اپنی و مرگیا درو قتیکہ مین عدت مین تہی و مجھکو میراث ہے و دعوی کئے ورثہ زوج کے کہ طلاق حالت تندرستی مین تہا تو قول عورت کا معتبر ہے وگر ہر دو گواہان لائے و ہر دو نے وقت داخل بیان کئے تو بینہ ورثہ کا اوپر طلاق کے تندرستی مین اولی ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۵۹۹ جب گواہی دئے دو شاہد نے کہ اسنے زید کو روز نحر یعنی دسوین ذیحجہ مکہ مین قتل کیا ہے و دو شاہد دوسرے گواہی دے کہ اوسنے زید کو روز نحر کوفہ مین قتل کیا ہے و جملہ شاہد نزدیک حاکم جمع ہوسے تو حاکم دونون شہادت کو قبول نکرسے وگر ایک بینہ پہلے گذرا و حکم بہ بینہ ہوا تہا مں بعد دوسرا بینہ آیا تو دوسرا بینہ قبول نکیا جاسے ۱۲ ہدایہ باب اختلاف شہادت

مسئلہ ۶۰۰ اگر دعوے کئے دو شخص نے ہر یک سنے ایسا دعوی کیا کہ مین اس غلام کو اس قابض سے خرید کیا ہون و ہر دو نے گواہان گذرانے تو ہر یک مدعی کو اختیار ہے اگر چاہے نصف غلام بنصف ثمن لیوسے وگر چاہے نلیوسے و بعد حکم قاضی اگر ایک سنے کہا کہ مین نصف نہین لیتا ہون تو دوسرے کو سالم غلام لینا جائز نہین ہے

وگر بیان کیا ہر ایک نے تاریخ کو تو واسطے پہلے کے ہے وگر ایک بینہ نے وقت بیان کیا و دوسرا بینہ وقت کو نکہا تو غلام صاحب وقت کے لئے ہے وگر دونون وقت بیان نکئے مگر ایک مدعی کے قبضہ مین غلام ہے تو وہ اولی ہے مگر یہہ گواہی دیوین ہو دودوسرے کے کہ خرید سے اوسکے قبل خریدی قابض ہے ۱۲ ہدایہ باب دعوی دو مرد

مسئلہ ۶۰۱ دعوی کئے دو شخص نے ایک شئے کا جو قبضہ مین تیسرے شخص کے ہے وایک نے بینہ اوپر شراء صحیح کے تیسرے سے گذرانا و دوسرا نے بینہ اوپر خریدی فاسد کے لایا تو بینہ صحت کا اولی ہی ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۶۰۲ دعوے کیا ایک نے کہ مین خرید کیا ہون فلان سے و دوسرا دعوی کیا کہ فلان نے مجہے ہبہ کرکے قبضہ کرایا تہا وہر دو نے بینہ قائم کئے وکسے نے تاریخ بیان نکیا تو خریدی ولی ہے ۱۲ ہدایہ باب مذکور

مسئلہ ۶۰۳ دعوی ہبہ وقبض ایک نے کیا و دوسرا نے دعوی صدقہ وقبض کیا وہر دو بینہ قائم کئے تو حکم درمیان دونون کیا جاسے ۱۲ ہدایہ بہ باب مسطور

فائدہ معنی ہر دو مسئلہ یہ ہے کہ قبضہ ہبہ مین کرایا تہا ونیز صدقہ مین نگر وہ شئے کسی وجہ سے قبضہ مین واہب ومصدق وبائع ہے ۱۲

مسئلہ ۶۰۴ جب دعوی کیا ایک مرد نے خریدی شئے کا زید سے ودعوی کی

ن زید کی کہ زید نے میرے سے نکاح اوس شئے پر کیا ہے وہر دو نے بینہ قائم کئے پس ہر دو مدعی برابر ہین حکم واسطے ہر ایک کے اون سے بنصف نصف کیا جاسے ۱۲ برجندی وہدایہ

مسئلہ ۶۰۵ ایسا ہے غصب وودیعت برابر ہین حکم بنصف نصف کیا جاسے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۶۰۶ اگر دعوی کیا ایک نے رہن وقبض کا ودوسرا ہبہ وقبض کا وہر دو نے بینہ قائم کئے تو رہن اولی ہے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۸۵ ترجیح بکثرت شہود نہوگی اگر ایک مدعی نے دو گواہ قائم کیا ودوسرا مدعی چار کو تو ہر دو برابر ہین ۱۲ ہدایہ وبرجندی

قاعدہ ۱۸۶ اگر دو خارج بینہ قائم کرے اوپر ملک وتاریخ کر تو صاحب تاریخ مقدم اولی ہے ۱۲ ہدایہ

فائدہ خارج اوسکو کہتے ہین کہ جسکے قبضہ مین شئے دعوی نہو وذوالید قابض کو کہتے ہین جو استعمال شئے کرنیوالہ ہے ۱۲ برجندی

مسئلہ ۶۰۷ اگر دعوے کئے دو کس نے خریدی کا ایک سے یعنی غیر صاحب ید سے وہر دو نے بینہ قائم کئے اور ہر دو تاریخ کے تو صاحب تاریخ اولی ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۶۰۸ اگر قائم کئے ہر دو خارج نے بینہ اوپر خریدی کے دوسرے سے

یعنی بائع جدا جدا کہے و تاریخ بیان کئے تو ہر دو برابر ہین پس حکم بنصف نصف کیا جاوے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۸۷ اگر قاعدۂ بالا مین ایک بینہ نے وقت بیان کیا و دوسرا وقت نکہا تو حکم درمیان اونکی مناصفۃً کیا جاوے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۸۸ اگر دعوی کیا ایک نے خریدی کا ایک مرد سے و دوسرا دعوی ہبہ و قبض کیا غیر سے اوسکے و تیسرا دعوی میراث کیا اپنے پدر سے و چوتھا دعوی صدقہ و قبض کیا غیر سے و ہر یک نے بینہ قائم کئے تو درمیان اونکی بارباع حکم کیا جاوے یعنی ہر ایک کو بربع شئے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۸۹ اگر دو خارج نے بینہ قائم کئے کہ یہ دابہ اپنی ملک مین پیدا ہوا ہے و ہر دو نے تاریخ بیان کئے تو حکم اوسکے واسطے کیا جاوے جسکا وقت سال دابہ کو موافق ہو اور اگر عمر دابہ معلوم نہو وے تو دابہ نصف نصف درمیان دو کے ہوگا برابر ہے کہ ہر دو تاریخ بیان کرین و یا ایک تاریخ بیان کرے سواے دوسری کے و اگر عمر دابہ ہر دو وقت سے مخالف ہووے تو دونون بینہ باطل ہووے و دابہ جسکے قبضہ مین ہے اوسکے پاس چہوڑا جاوے ۱۲ برجندی و ہدایہ

قاعدہ ۱۹۰ اگر شئے قبضہ مین احد مدعیان کے ہو تو دیکہا جاوے کہ اگر ہر دو نے تاریخ بیان نکئے و یا بیان کئے و تاریخ اونکی برابر ہے تو

خارج اولی ہے وگر تاریخ بیان سکئے وایک نے سابق ہی ہے تو
حکم واسطے پہلے کے کیا جاوے برابر ہے کہ سابق خارج ہو ویا صاحب ید ۱۲
فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۶۰۹ اگر قائم کیا خارج وصاحب قبضہ نے ہر ایک اونسے
بینہ اوپر نتاج کے یعنی یہ چارپایہ میری ملک مین پیدا ہی ہوا تو صاحب
قبضہ اولی ہے ۱۲ ہدایہ

مسئلہ ۶۱۰ اگر قائم کیا ایک اون خارج وقابض کا بینہ اوپر ملک
مطلق کے و دوسرا اوپر نتاج کے تو صاحب نتاج اولی ہے برابر ہی
کہ ذوالید ہو ویا خارج ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۹۱ اگر حکم بہ نتاج واسطے قابض کے کیا گیا و تیسرا
شخص بینہ اوپر نتاج کے قائم کیا تو حکم واسطے تیسرے کے کیا جاوے
مگر یہ کہ صاحب ید نے بینہ کو باز لاوے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۹۲ مانند نتاج ہے بہوندنا پارچہ کا کہ سوای یکبار کے
بہوندے جاتے نہین ہین و ایسا ہے جو سبب ملک ہے کہ مکرر نہین
ہوتا ہے مانند نچورنے دودھ کے و بنانے پنیر کے وگر سبب ملک
مکرر ہوتا ہے تو حکم بملک واسطے خارج کے کیا جاوے مانند عمارت
وجہاڑ لگانے و زراعت کے وگر نا معلوم ہوا کہ مکرر ہوتا ہے یا نہین تو

رجوع بطرف جاننے والہا کے کیا جاسے وگر اونپر مشکل ونامعلوم ہواتو

حکم بملک واسطے خارج کے کیا جاسے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۹۳ اگر قائم کیا خارج نے بینہ اوپر ملک مطلق کے وصاحب

قبضہ قائم کیا بینہ اوپر خریدی کے خارج سے تو صاحب قبضہ اولی ہے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۹۴ اگر قائم کئے ہر ایک خارج و قابض سے گواہان

اوپر خریدی کے دوسرے سے یعنی قائم کیا قابض نے کہ مین

خارج سے خرید کیا ہون و خارج بینہ لایا کہ مین صاحب قبضہ سی خرید

کیا ہون وکسی نے تاریخ بیان نکیا تو دونون بینہ ساقط ہوے

ومکان بقبضۂ صاحب قبضہ چھوڑا جاسے ۱۲ ہدایہ

قاعدہ ۱۹۵ اگر مکان قبضہ مین دو شخص کے ہے ایک نے دعوی

نصف مکان کیا و دوسرا دعوی سالم مکان کرتا ہے و ہر یک نے

گواہان لائے تو مکان مدعی سالم کو ہے نصف بقضائے قاضی و نصف

بلا قضاء ۱۲ ہدایہ و برجندی

مسئلہ ۱۱۶ جب جھگڑا کئے دو شخص نے یک دابہ مین کہ یک کس

سوار اوسکا ہے و دوسرا لگام اوسکی پکڑا ہے تو سوار اولی ہے و

ایسا ہے تنازع کئے پارچہ مین کہ ایک پہنا ہے و دوسرا آستین

کو گرفت کیا ہے تو لابس بہتر ہے ۱۲ ہدایہ و برجندی

فائدہ مراد اوس سے یہ ہے کہ جب بینہ کسی کے پاس نہو ۱۲

قاعدہ ۱۹۶ اگر اختلاف کئے زوجان نے متاع خانہ مین وہر ایک دعوی کئے کہ متاع اپنی ہے برابر ہے کہ نکاح اونمین قائم ہو یا نہین پس واسطے عورت کے وہ چیز ہے جو صلاحیت اوسکے واسطے رکھتی ہے ساتھ حلف عورت کے مانند کرتی وا وڑنی کے مگر جب زوج نے بینہ اپنے ملک پر لاوے ویا زوج فروشندہ پارچہاء زنان ہو اور جو چیز صلاحیت واسطے مرد کے رکھتے ہے مانند سلاح وعمامہ وقباء وکتب کے تو وہ واسطے مرد کے ہے مگر جب عورت بینہ اپنے قول پر گذارے گی اور جو شئے صلاحیت واسطے ہر دو کے رکھتی ہے تو زوج کو ہے ۱۲ برجندی

قاعدہ ۱۹۷ اگر اختلاف کئے بائع ومشتری نے اندازہ ثمن مین بانیطور کہ مشتری کہا کہ مین نے یہ غلام کو بہزار خرید کیا ہون و بائع نے دعوی اکثر کیا وکہا کہ بدو ہزار تو نے خرید کیا ہے ویا اختلاف کئے مبیع مین بانیطور کہ کہا بائع نے کہ تیرے سے یہہ غلام بہزار فروخت کیا ہون ومشتری دعوی زائد کیا بانیطور کہ کہا کہ تو نے یہہ غلام اور لونڈی میرے سے بہزار درہم فروخت کیا ہے وایک نے بینہ قائم کیا تو حکم واسطے بینہ لانے والہ کے کیا جاے وگر ہر یک بینہ قائم کئے تو بینہ جو زیادت کو ثابت کرتا ہے اولی ہے وگر اختلاف ثمن وشئے فروختہ مین

منکر ہوا باینطور کہ کہا بائع نے کہ تیرے سے یہ غلام کو بدو ہزار فروخت
کیا ہون و مشتری کہا کہ یہ غلام کو اوریہ جاریہ کو بہزار خرید کیا ہون
وایک نے بینہ لایا و دوسرا نلایا تو حکم واسطے اوسکے جو برہان لایا
ہے کیا جاوے وگر ہر دو نے بینہ لائے تو بینہ بائع کا اولی ہے ثمن
مین و بینہ مشتری کا اولی ہے مبیع مین بنظر زیادت اثبات کے ۱۲
ہدایہ باب تحالف و برجندی

قاعدہ ۱۹۷ صورت بالا مین اگر عاجز ہوویت ہر یک نے اقامت بینہ
سے برابر ہے کہ اختلاف ثمن مین ہو فقط ویا مبیع مین فقط ویا دونون
مین وشئے خرید کردہ قائم ہے تو مشتری سے کہا جاوے کہ ایا تو راضی
ہوتا ہے بثمن کہ دعوی کیا ہے اوسکو بائع نے ورنہ ہم بیع کو فسخ کردیتے
مین و بائع سے کہا جاوے کہ تو تسلیم کرتا ہے جو مشتری نے مبیع سے
دعوی کیا ہے وگرنہ ہم بیع کو فسخ کرتے ہین اگر راضی ہووے تو
بہتر ہے وگر راضی نہووے تو حاکم نے ہر ایک کو اوپر دعوی دوسرے
کے حلف کراوے وشئے کو واپس کرلیوے وجسنے نکول کیا یمین سے
تو اوسکو دعوی دوسرے کا لازم ہوا وگر بعد ہلاک مبیع کے اختلاف کرے
تو فقط حلف مشتری سے لیا جاوے ۱۲ ہدایہ باب مذکور و برجندی

قاعدہ ۱۹۹ جب مختلف ہووے بائع و مشتری نے ایک نے

دعوی صحت بیع کرتا ہے ودوسرا دعوی فساد بیع کرتا ہے تو دیکھا جاے کہ اگر دعوی فساد فساد کرنیوالہ دعوی فساد بشرط فاسد ویا مدت فاسد کرتا ہے تو قول قول مدعی صحت ہے وبینہ مدعی فساد معتبر ہے باتفاق روایات وگر مدعی فساد دعوی فساد بسبب معنی کہ جو نفس عقد مین کرتا ہے تو ظاہر الروایۃ مین قول مدعی صحت وبینہ دوسری کا معتبر ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

فائدہ جس جاے فقہا سنے قول فلان معتبر ہے کہتے ہین مراد اوس سے بحلف ہے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۶۱۲ دعوی کیا مشتری سنے کہ مین نے اس شئے کو بہزار درہم ورطل شراب کے خرید کیا ہون ودوسرا دعوی کرتا ہے بیع کو بہزار درہم تو قول مدعی صحت وبینہ دوسرے کا معتبر ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۱۳ اگر دعوی کیا غلام کا جو قبضہ مین یک مرد کے ہے کہ مین سنے اوس سے بہزار درہم خرید کیا ہون وبائع کہا کہ تیرسے سے بہزار درہم بیع کیا ہون وشرط کیا ہون کہ تو فروخت نکرے ونہ ہبہ کرے ویا مشتری نے اسبات کا دعوی کیا وبائع منکر ہوا تو قول منکر شرط فاسد وبینہ دوسریکا معتبر ہے ۱۱۲ نقرویہ

مسئلہ ۶۱۴ دعوی کیا مشتری سنے بیع بات کا وبائع دعوی بیع

وفا کرتا ہے تو قول واسطے بائع کے ہے وگر دونون نے بینہ قائم کئے
تو بینہ مدعی وفا معتبر ہے ۱۲ فتاوی الفقرویہ

مسئلہ ۶۱۵ قائم کیا مشتری نے بینہ کہ اوسنے یہ شئے کو اپنی بہ بیع صحیح فروخت کیا ہے وبائع بینہ لایا کہ مین اوسکو بوجہ جبر فروخت کیا ہون تو بینہ صحت اولی ہے ۱۲ الفقرویہ

مسئلہ ۶۱۶ اگر دعوے کیا ایک نے بیع کا بخوشی و دوسرا بجبر تو صحیح یہ ہے کہ قول مدعی خوشی اولے ہے ۱۲ الفقرویہ

قاعدہ ۲۰۰ اگر اختلاف کئے قبل نفع لینے کے بدل اجارہ مین ویا منفعت مین ویا دونون مین تو تحالف کرین وجسنے نکول کیا تو اوسکو دعوی دوسرے کا لازم ہوا وجسنے بینہ قائم کیا تو بینہ اوسکا قبول کیا جاوے وگر ہر دو نے بینہ قائم کئے تو حکم بہ بینہ موجر یعنی کرایہ مین دینے والہ کے کیا جاوے اگر اختلاف اجرت مین ہوا تو وبینہ مستاجر یعنی کرایہ لینے والہ کا اولی ہے اگر اختلاف منفعت مین ہوا تو وگر اختلاف ہر دو مین ہوا تو بینہ ہریک کا قبول کیا جاوے جسکے زیادت کا دعوی کرتا ہے ۱۲ برجندی فصل اختلاف متبایعان وقاضی خان باب اختلاف اجر و مستاجر

قاعدہ ۲۰۱ اگر اختلاف کئے مدت ویا مسافت مین پس کہا مستاجر نے کہ کرایہ دیا تو نے میرے سے دو ماہ تک بدس درہم وکہا اجرنے

نہین بلکہ ایک مہینہ بدس درہم ویا کہا مستاجر نے کرایہ مین دیا تو نے میرے سے یہ دابہ کوفہ تک بہ پانچ درہم و کہا صاحب دابہ نے نہین بلکہ قیصرہ تک پانچ درہم کو جب بینہ کسی کے پاس ہو تو تحالف کرین وجب ہر دو نے حلف کر لئے تو عقد اجارہ درمیان اونکی فسخ کیا جاسے وابتدا ر بہین آجیر کیا جاے وجسنے بینہ قائم کیا اوسکا بینہ قبول کیا جاے وگر ہر دو نے بینہ قائم کئے تو حکم بہ بینہ مستاجر کیا جاسے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۲۰۲ اگر مختلف ہوے صور تہا صدر مین بعد گذرنے مدت اجارہ کے نزدیک مستاجر کے ویا بعد وصول مکان بطرف آجر کے تو قول قول مستاجر مع الیمین ہوگا ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۲۰۳ اگر اختلاف کئے اجرت مین ویا منفعت مین بعد قبض بعض منفعت و بعض مدت کے ویا بعد سیر کرنے بعض راستہ کے تو حلف کرایا جاوین حصہ باقی مین واجارہ کو فسخ کیا جاسے باقی مین و قول قول مستاجر ہے حصہ گذشتہ مین کیونکہ منکر زیادت اجرت ہے ۱۲ قاضی خان و برجندی

قاعدہ ۲۰۴ دعوی کیا ایک مرد پر کہ اوسنے جبر کیا میرے پر بسبب خوف دلانے کے بقید کرنے حاکم کے دیا تخویف بضرب کیا اسباب پر کہ مین اوس سے دوکان بکرایہ لیون و بینہ لایا و مدعی

علیہ نے بینہ لایا اسباب پر کہ اوسنے بخوشی بکرا یہ لیا ہے تو بینہ خواہشن کا اولی ہے ۱۲ انقرویہ

قاعدہ ۲۰۵ کہا مرتہن یعنے گرو لینے والا راہن یعنی گرو دینے والہ سے کہ تونے مرہون کو میرے سے بعد رہن قبضہ کیا ہے و مرہون تیرے پاس ہلاک ہوی ہے وراہن کہا کہ نہین بلکہ تیرے پاس ہلاک ہوی ہے پس قول و بینہ واسطے راہن کے ہے وگر کہا مرتہن نے کہ تیرے پاس مرہون قبل قبض میرے بحکم رہن ہلاک ہوی ہے وراہن کہا کہ بعد قبضہ تیرے ہلاک ہوی ہے تو قول واسطے مرتہن کے ہے و بینہ واسطے راہن کے ۱۲ انقرویہ

قاعدہ ۲۰۶ اگر کہا مرتہن نے کہ دین میرا قبضہ کیا مین و مرہون کو تیرے پر واپس کردیا وراہن کہا کہ تونے قبضہ دین کیا و مرہون تیرے پاس ہلاک ہوے تو بینہ راہن معتبر ہے ۱۲ انقرویہ

قاعدہ ۲۰۷ اگر اختلاف کیے قیمت مرہون مین بعد ہلاک کل یا بعض کے تو قول قول مرتہن سے ہے قیمت ہالک مین مع الیمین و بینہ راہن معتبر ہے ۱۲ انقرویہ

قاعدہ ۲۰۸ اگر قائم کیا راہن نے بینہ کہ مین مرہون کو درحالیکہ سلیم یعنی بے عیب تہی وقیمت اوسکی دس سے ہے رہن کیا تہا و

مرتہن بینہ قائم کیا کہ تو نے میرے پاس عیب دار کو رہن کیا تہا کہ قیمت اوسکی پانچ ہے تو بینہ راہن اولےکی ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۰۹ کہا راہن نے کہ مرہون سواے اسکے ہے و مرتہن کہا کہ یہہ وہی مرہون ہے جسکو تو نے میرے پاس رہن کیا تھا پس قول واسطے مرتہن کے ہے ۱۲ درمختار کتاب الرہن

قاعدہ ۲۱۰ اگر اختلاف کیئے ایک نے دعوی بیع کرتا ہے و دوسرا دعوی رہن کرتا ہے تو قول قول منکر بیع ہوگا و بینہ بائع اولی ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان باب احکام بیع فاسد

مولف نے ایک رسالہ باب رہن مین تالیف کیا ہے جسکا نام قمر آسمانی ہے اوسمین بہت سے اختلافات مذکور ہے جسکو تفصیل منظور ہو اوسکو ملاحظہ کرین ۱۲

قاعدہ ۲۱۱ اگر اختلاف کئے متبائعان نے ایک نے دعوی کیا کہ بیع تلجیہ تہی و دوسرا منکر تلجیہ سے ہے تو قول مدعی تلجیہ کا بغیر بینہ قبول نکیا جای و دوسری سے استحلاف کیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان بیع فاسد

فائدہ صورت تلجیہ کی بیع مین یہ ہے کہ کہے ایک مرد دوسرے سے کہ مین نے تیرے سے مکان میرا اتنی رقم کو بیع کرتا ہون و حقیقت مین

بیع نہین ہے بلکہ ظاہرمین نمائش ہے واسبات پرگواہ رکہے ہین بعد ظاہرمین بلا شرط بیع کرے تو یہ بیع باطل ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان

قاعدہ ۲۱۲ اگر اختلاف کئے خوشی و جبر مین صلح و اقرار مین تو قول قول مدعی خوشی ہے و بینہ دوسری کا معتبر ہے وہی صحیح کر ۱۲ فتاوی قاضی خان باب احکام بیع فاسد

قاعدہ ۲۱۳ جب کہا ایک مرد نے کہ مین نے تیرے واسطے اقرار کیا تہا درحالیکہ صبی تہا و مقرلہ کہا کہ نہین بلکہ تونے اقرار کیا تہا درحالیکہ بالغ تہا تو قول قول مقر مع الیمین معتبر ہے و مقر پر کوئی شئے نہین ہے ۱۲ فتاوی انقرویہ

قاعدہ ۲۱۴ خلع کیا عورت سے اپنے و من بعد بینہ قائم کیا کہ اوسنے وقت خلع مجنون تہا و عورت نے بینہ قائم کی اوپر ہونے اوسکے عاقل اوسوقت و یا زوج وقت خصومت دیوانہ تہا و ولی اوسکا بینہ قائم کیا کہ زوج نے وقت خلع مجنون تہا و زوجہ بینہ لائی کہ اوسنے عاقل تہا تو بینہ عورت کا اولی ہے دونون صورت مین ۱۲ فتاوی انقرویہ

قاعدہ ۲۱۵ جب کہا کہ اقرار کیا مین تیرے واسطے بہزار درہم درحالیکہ میری عقل گئی تہی و مقرلہ یعنی جسکے واسطے اقرار ہے کہا کہ نہین بلکہ تونے اقرار کیا جسوقت ہوشیار تہا تو دیکہا جاوے کہ اگر

جنون اقرار کرنیوالا معلوم تہا تو حکم مسئلہ اوسمین ویسا ہی ہے جو حکم
اقرار بہ نسبت عدم بلوغ کیا تھا وگر جنون معلوم نہین تہا تو مقر سچائی
تجاوی مال اوسکو لازم ہوگا ۱۲ فتاوی انقرویہ

قاعدہ ۲۱۶ بینہ قائم کیا وارث نے کہ وصیت وقت زوال عقل
موصی تہی و موصی لہ یعنی جسکے لئے وصیت ہوی بینہ لایا اسبات پر
کہ وصیت وقت ہوشیاری موصی تہی تو بینہ موصی لہ کا اولے ہے ۱۲
فتاوی انقرویہ

قاعدہ ۲۱۷ دعوی کیا ایک گھر کا جو قبضہ غیر مین ہے کہ اپنی ملک
ہے و باپ میرا وقت بلوغ میرے بلا رضا میرے اوس سے فروخت کیا
ہے و قابض کہا کہ تیرا باپ میرے سے وقت صغر تیرے فروخت کیا
ہے تو قول واسطے پسر کے ہے وگر بینہ لایا قابض نے اپنی مدعا پر
بثمن مثل تو اوس سے جواب دہی ساقط ہوتی ہے وگر ہر دو بینہ لائی تو
بینہ قابض کا اولی ہے ۱۲ انقرویہ

قاعدہ ۲۱۸ اگر زوج نے کہا عورت سے کہ تیرے سے نکاح کیا
درحالیکہ صبی دیا مجنون ہون و عورت کہے کہ تو بالغ و یا عاقل تہا
تو قول زوج کو ہے وگر بعد دخول یہ تقریر ہوی تو قبول نکیا جائیگا برابر ہے کہ
کوئی عورت و مرد سے یہ بات کہین ۱۲ فتاوی انقرویہ

قاعدہ ۲۱۹ وقف درمیان دو برادر کے ہے ایک مرگیا و موقوف قبضہ زندہ و اولاد مردہ مین ہے من بعد زندہ نے بینہ قائم کیا اوپر ایک کے اولاد برادر سے کہ وقف بطن بعد بطن ہے و باقی اولاد بہائی غائب ہین و وقف واحد ہے تو بینہ قبول کیا جاے و حاضر جانب غائبان سے جواب دہ ہوتا ہے وگر قائم کئے اولاد برادر نے کہ وقف مطلق ہمپر و تیرے پر ہے تو بینہ مدعی وقف بطنا بعد بطن اولی ہی ۱۲ فتاوی القرویہ

فائدہ بطن بعد بطن سے مراد یہ ہے کہ جب تک مین زندہ ہون تم جو بطن دوم ہین مستحق محاصل وقف نہووینگے ۱۲

قاعدہ ۲۲۰ بیع کیا ایک نے زمین کو و برادر اوسکا دعوی اوپر مشتری کے کیا کہ بائع معتوہ ہے و مین وصی اوسکا ہون و مشتری کہا کہ عاقل ہے و ہردو بینہ قائم کئے تو بینہ معتوہ اولی ہے ۱۲ القرویہ

قاعدہ ۲۲۱ دعوی کیا وارث نے کہ وصی نے ترکہ کو بغبن فروخت کیا ہے و وصی کہا کہ بیع ثمن برابر سے ہے تو قول وصی معتبر ہی ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۶۱۷ بیع کیا وصی نے ترکہ سے کوئی شے کو و ورثہ نے کہے مشتری سے کہ وصی نے بغبن فاحش یعنی کم قیمت فروخت کیا ہے و مشتری کہا کہ بقیمت برابر فروخت کیا ہے تو قول واسطے مشتری کے ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۶۱۸ وصی سنے کوئی شے ترکہ سے بیع کیا و ورثہ میت دعوی کئے مشتری پر کہ وصی نے تیرسے بیع کیا بعد معزول ہونے کے وشتری بینہ قائم کیا کہ اوسنے وقت خرید ی وصی تہا تو بینہ مشتری بہتر ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۲۲ موکل سنے وکیل کو وکالت سے خارج کردیا و حالانکہ وکیل حاضر ہے بشہادت شہود کے و دو شاہد گواہی بہ بیع وکیل دئیے و ہر دو بینہ یعنی بینہ عزل و بینہ بیع وقت بیان کریں و یا نکریں تو اخراج وکالت سے اولی ہوگا ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۲۳ ایک شخص مرگیا و مال چھوڑا و بعض ورثہ سنے دعوی کیا کوئی شئے کا اعیان ترکہ سے کہ مورث سنے میرے سے ہبہ کیا تہا صحت مین و قبضہ کرادیا تہا و باقی ورثہ کہے کہ ہبہ بیمارے مین تہا تو قول اوسکا ہوگا جو دعوی ہبہ بیمارے مین کرتا ہے و گر ہر ایک نے بینہ قائم کئے تو بینہ اوسکا جو دعوی ہبہ تندرستی مین کرتا ہے معتبر ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۱۹ اقرار کیا ایک سنے واسطے وارث اپنے بکوئی شئے و من بعد مرگیا و مقرلہ یعنی جسکے واسطے اقرار ہوا تہا کہا کہ اقرار وقت تندرستی مورث تہا و باقی ورثہ کہے کہ حالت مرض مین تہا تو قول واسطے ورثہ کی

ہے و بینہ واسطے مقرلہ کے و گر مقرلہ کو بینہ نہو تو اوسکو قسم کہلانا باقی ورثہ کا پہونچتا ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۲۰ عورت نے دعوی کی کہ زوج اوسکا طلاق اوسکو اپنی مرض موت مین دیکر مر گیا و حالانکہ اوسنے عدت مین تھی واپنی کو میراث ہے و ورثہ دعوی کرے کہ طلاق تندرستی تھا تو قول واسطے عورت کے ہے و گر ہر دو گواہان گذرانے و وقت واحد بیان کئے تو بینہ وارثان اوپر طلاق کے تندرستی مین اولی ہی ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۲۴ اگر چھوڑا مقتول نے برادر و پسر کو و بھائی نے بینہ قائم کیا پسر پر کہ اوسنے اپنی باپ کو قتل کیا ہے و پسر بینہ قائم کیا برادر پر کہ اوسنے میرے باپ کو قتل کیا ہے تو بینہ ابن کا اولی ہی ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۲۵ ایک مرد نے عمرو کو قتل کیا و برادر عمرو کا بطلب خون آیا و بینہ قائم کیا کہ مین وارث اوسکا ہون و سوا ہی میرے کوئی وارث نہین ہے و قاتل بینہ قائم کیا کہ مقتول کو پسر ہے تو قاضی برادر کو اوپر لینے قصاص کے قادر نکرے بلکہ تامل کرے تا کہ صدق قول قاتل ظاہر ہووے ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۲۶ جب ہووے صبی قبضہ یک مرد مین کہ دعوی کرتا ہی کہ وہ ابن اپنا ہے و بینہ اسبات پر قائم کیا و مرد دیگر دعوی کرتا ہی کہ

اپنا پسر ہے و بینہ اوسپر لایا تو حکم واسطے قابض کے کیا جاوے وگر قائم
کیا صاحب ید نے بینہ کہ یہ پسر میرا ہے میری زوجہ سے جو یہ ہے و مرد دیگر
بینہ لایا کہ وہ پسر میرا ہے اپنی عورت سے جو یہ ہے تو حکم واسطے
قابض کے کیا جاوے ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۲۷ ایک لڑکا بالغ ہو او مرد و عورت نے دعوی کی کہ وہ
لڑکا پسر ہمارا ہے و غلام یعنی لڑکہ دعوی کیا اوپر مرد دوسری کے
کہ میں اوسکا ابن ہون تو بینہ غلام اوسکے ہے ۱۲ النقرویہ

قاعدہ ۲۲۸ اگر صبی قبضہ یک مرد میں ہے و بیان حال اپنا کرسکتا ہے
و کہا کہ میں آزاد ہون تو قول قول اوس صبی کا ہے و گر کہا کہ میں غلام
فلان کا ہون تو وہ غلام اوسکا ہے جسکے قبضہ میں ہے و گر تعبیر اپنے
نفس سے نہیں کرتا ہے تو غلام اوسکا ہے جسکے قبضہ میں ہے ۱۲
ہدایہ فصل تنازع بالایدی

فائدہ مراد یہہ ہے کہ جب قابض نے دعوی کرتا ہے کہ غلام میرا ہے ۱۲

قاعدہ ۲۲۹ جب متعارض ہون بینۂ تونگری وافلاس کا تو بینہ مالداری کا
مقدم کیا جاوے مگر یہہ کہ دعوی کرے مدعی کہ وہ مالدار ہے و مدعی علیہ
کہتا ہے کہ بعد اوسکے مفلس ہوا ہون و بینہ قائم کیا تو مقدم کیا جاوے
کیونکہ اوسمین امر حادث ہے وہ حدوث ذہاب مال ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۲۹ بیع کیا ملک غیر کو و تسلیم بمشتری کر دیا و مالک نے دعوی کیا کہ بیع کو رد کر دیا ہون جب سننا تہا بیع فضولی کو و مشتری نے دعوی کیا کہ تو نے اجازت فروخت دیا تہا و ہر دو نے بینہ قائم کئے تو بینہ مشتری اولی ہے ۱۲ فتاوی الفرویہ

قاعدہ ۲۳۱ مشتری نے بینہ لا یا کہ شفیع نے بعد سماعت بیع طلب ہوا شبہ کو بلا سبب تاخیر کیا ہے و شفیع نے بینہ قائم کیا کہ مین نے بمجرد علم بیع طلب کیا ہون تو بینہ واسطے شفیع کے ہے نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے ۱۲ الفرویہ

فائدہ مولف نے باب شفعہ مین یک رسالہ تالیف کیا ہے جسکا نام فوائد علویہ ہے اوسکو ملاحظہ فرماوین تو تفصیل معلوم ہوگی

قاعدہ ۲۳۲ برہان لایا عاریت لینے والہ اوپر واپسی عاریت کے و عاریت دینے والہ بینہ لایا اوپر ہلاک عاریت کے نزدیک مستعیر کے بتعدی مستعیر کے تو بینہ عاریت دینے والہ کا اولی ہی ۱۲ الفروی

قاعدہ ۲۳۳ گواہان لایا مشتری نے کہ مبیع قبضہ بائع مین مرگئے حاصل یہ کہ میرے پر ثمن واجب نہین ہے و بائع بینہ لایا کہ مبیع قبضہ مشتری مین ہلاک ہوی ہے تو بینہ بائع اولی ہے کہ ثمن کو لازم کرتا ہے و اگر ہر دو نے تاریخ بیان کئے تو سابق اولے ہے و اگر کسیکو

بینہ نہو تو قول واسطے مشتری کے ہی کیونکہ منکر ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۳۴ بینہ لایا قرضخواہ نے کہ وارث نے ایک شئے متروکہ سے کہ دین مستغرق تھا فروخت کیا ہے و وارث نے بینہ لایا کہ مردہ نے اپنی تندرستی مین بیع کرکے ثمن لیا ہے تو بینہ دائن اولے ہے کہ تا وان کو ثابت کرتا ہے و بینہ وارث کا نفی ضمان کرتا ہے و بینات واسطے اثبات کے مین ۱۲ النقرویہ

قاعدہ ۲۳۵ مرگیا وصی نے وصی دوسرا اور پیر ورثہ وصی اول کے دعوی کیا کہ مورث تمارا خانہ یتیم کو فروخت کرکے ثمن کو اپنی حاجتہا مین صرف کیا و ورثہ اول کہے کہ مورث نے حاجتہا یتیم مین صرف کیا ہے وہر دو نے بینہ گذرانے تو بینہ وصی کا اولی ہے کیونکہ تاوان کو ثابت کرتا ہے ۱۲ النقرویہ

فصل بیان مین اسبات کے کہ کسکا قول معتبر ہے

قاعدہ ۲۳۶ جسکا قول قبول ہوا اوسپر قسم ہی ۱۲ اشباہ ونظائر

قاعدہ ۲۳۷ کہا بائع نے مشتری سے کہ مین تیرے کو یہہ کہیت فروخت کیا ہون درحالیکہ وہ قابل نفع نتہا و مشتری کہا کہ درحالت نفع دار ہونے کے تو نے میرے سے بیع کیا ہے پس قول واسطے

مشتری کے ہے کہ دعوی صحت بیع کرتا ہے ۱۲ فتاوی انقرویہ

قاعدہ ۲۳ ایک مرد نے محجور کو قرضہ دیا ویا اوسکے مال کو امانت
رکہا مین بعد محجور مصلح ہوا و کہا صاحب مال سے کہ تو نے جسوقت میرا
حال فاسد تہا قرض دیا تہا مین نے خرچ کر دیا ویا کہا کہ تو نے میرے پاس
امانت رکہا یا وقت فساد میری و مین نے خرچ کر دیا و صاحب مال کہا کہ نہین
بلکہ مین نے بوقت صلاحیت تیری قرض دیا تہا تو قول قول صاحب
مال ہوگا و حکم بمال محجور پر کیا جاوے وگر کہا صاحب مال نے کہ تجہے قرض
حالت فساد مین تیرے دیا تہا و تو نے وقت صلاح ہلاک کر دیا ہے و محجور
کہا کہ تو نے حالت فساد مین قرض دیا و وقت فساد مین مین نے خرچ
کر دیا ہون تو قول قول محجور ہے پس اگر صاحب مال نے بینہ لایا کہ مین نے
حالت فساد مین قرضہ دیا تہا ولاکن اوسنے حالت صلاح مین خرچ کیا
ہے تو بینہ اوسکا قبول کیا جاوے ۱۲ فتاوی انقرویہ

فائدہ یعنی حجر کے منع کرنا ہے مرد کو تصرف سے اپنی مال مین ۱۲

فائدہ اسباب جو موجب حجر ہین تین ہین صغیر یعنی نابالغ ہونا و غلام
ہونا و مجنون ہونا و تصرف صغیر بلا اجازت ولی و تصرف غلام بلا اذن مالک
جائز نہین و تصرف مجنون کہ کسی وقت افاقہ نہین پاتا ہے جائز نہین
ہے ۱۲ ہدایہ کتاب الحجر

فائدہ معنی فساد و صلاح جو القریہ مین ہے شاید فساد عقل و صلاح عقل ہے ۱۲ و باید بیچ حجر ذکر ہوتا ہے ۱۲

قاعدہ ۲۳۹ جو شخص آزاد و بالغ و سفیہ ہے کہ اپنا مال بطور اسراف خرچ کرتا ہے و یا جس مین غرض نہین ہے مانند جہلا نے کے دیا میں دریا مین ڈالنے کے تو منع کیا جاے تصرف سے اپنے مال مین وا اوسپر حجر کیا جاے بقول صاحبین یعنی امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کے کہ جو مفتی بہ ہے ۱۲ ہدایہ و اشباہ

مسئلہ ۶۲۱ ایک مرد صالح تھا پس فاسد ہوا و قاضی نے اوسپر حجر کردیا و ایک آدمی نے اوس سے کوئی چیز خریدا تھا و مشتری کہتا کہ قبل حجر تیرے سے خرید کیا ہون و کہا محجور نے کہ بعد محجور ہونے میرے تو نے خرید کیا ہے تو قول قول محجور رہے و گر ہر دو نے بینہ لاے تو بینہ مشتری معتبر ہے ۱۲ القریہ

مسئلہ ۶۲۲ ایسا ہے اگر قاضی نے حجر کو اوٹھا دیا بعد اطلاق کہا مشتری سے کہ تو نے میرے سے حالت محجوری کیا ہے و مشتری کہا کہ مین تیرے سے بعد گذاشت حجر خرید کیا ہون تو قول مشتری معتبر ہے ۱۲ القریہ

قاعدہ ۲۴۰ عقود صبی و مجنون و اقرار اون کے صحیح نہین ہے مگر کوئی شئے کو تلف کردے تو اوسپر تاوان لازم ہے ۱۲ ہدایہ

واقرار سفیہ کا صحیح نہین ہے ونہ اوسپر گواہ رکہنا درست ہی ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۶۲۳ یک صبی نے فروخت کیا ویا خرید کیا وکہا کہ مین بالغ ہون ومن بعد اوسکے کہا کہ مین جوان نہ تہا تو دیکہا جاے کہ اگر پہلا قول ایسے وقت مین تہا کہ برابر سن اسکی بالغ ہوتے ہین تو توجہ بطرف انکار اوسکے نکیا جاے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۲۴ یک عورت نے مہر اپنا اپنے خاوند سے ہبہ کی وکہی کہ بالغہ ہون من بعد کہے کہ بالغہ نہ تہی ولپنے قول مین کاذب تہی تو کہے فقہا نے کہ اگر اندازہ اوسکا اندازہ عورتان بالغہ ہے اوسوقت مین ویا اوسمین علامت عورتان بالغہ ہے تو سچائی نجاے کہ اوسنے جوان نہ تہی وگر ایسا نہین ہے تو قول قول اوسکا ہوگا ۱۲ فتاوی النقرویہ

مولف نے اس قسم کے مسائل کتاب قبول الدہر مین بیان کر دیا ہے اوسکو ملاحظہ کرین

مسئلہ ۶۲۵ ایک مرد نے اپنی دختر جوان کو نکاح کر دیا و دختر کی رضامندی و عدم رضا معلوم نہوی یہانتک کہ زوج اوسکا مرگیا و ورثہ زوج کہے کہ اوسنے نکاح کر دئے گئے بغیر امر اوسکے و نکاح کو نجانی وراضی نہوے واوسکو میراث نہین ہے و دختر مذکورہ کہے کہ میرا باپ نے بامر میرے نکاح کیا ہے تو قول عورت معتبر ہے و اوسکو

میراث ہے واوسپر عدت وفات زوج ہے وگر کہے کہ باپ میرا بغیر امر
میرے نکاح کیا تہا مجہے خبر نکاح پہونچی و مین راضی ہوے تو اوسکو نہین مہر
ہے و نہ میراث ہے کیونکہ اقرار کئے کہ عقد نکاح کا نافذ نہوا تہا وجب دعوی
نفاذ بعد اوسکے کی تو قول وسکا مقبول نہو بوجہ تہمت کی ۱۲ فتاوی نقرویہ

قاعدہ ۱۴۴ جب فعل غیر کو انکار کیا تو قول قول اوسکا ہوگا کیونکہ
تمسک باصل کرتا ہے وجبنے دعوی فعل نفس اپنے کا کیا تو قول اوسکا مقبول
نہو بغیر حجت کے ۱۲ نقرویہ نقلا من قاضی خان

مسئلہ ۶۲۶ اختلاف کئے ہبہ مہر مین وزوجہ کہے کہ ہبہ کی مین تیری سی
مہر کو بشرطیکہ تو طلاق نہ دیوے وزوج کہا کہ بلا شرط تونے ہبہ کی
ہے پس قول واسطے عورت کے ہے ۱۲ فتاوی نقرویہ
و اختلاف ہوا ہے اسمین روایات جسپر ہوا [illegible] مسائل [illegible] و بنگلہ

مسئلہ ۶۲۷ جب صغیر جوان و طالب مال اپنا وصی سے ہوا تو وصی
کہا کہ مال ضائع ہوا ہے تو قول وصی ہوگا کیونکہ امین ہے وگر کہا
وصی نے کہ مین تیرے پر خرچ کیا ہون تیرے مال کو تو وصی سچائی جاے
نفقہ مین مثل اوس صغیر کے اس مدت مین وجسکو ظاہر تکذیب کرے
اوسمین قول وصی قبول نکیا جاے وگر اختلاف کئے مدت مین وصی کہا
کہ باپ تیرا مرگے دس برس ہوے ویتیم کہا کہ پانچ برس ہوے تو

قول قول وصی ہے بقول امام ابی یوسف رحمہ اللہ کے ۱۲ فتاوی انقرویہ
مسئلہ ۶۲۸ ایک مرد نے دوسرے کے پاس ودیعت رکہا کوئی شئے
کو وامانت دار نے کہا کہ امانت ضائع ہوئی ویا کہا کہ تیرے پہ واپس
کردیا ہون وصاحب امانت نے واپسی یا ہلاک کا منکر ہوا تو قول
قول امانت دار مع الیمین ہے وکچہہ شئے اوسپر نہین ہے ۱۲ فتاوی قاضیخان
باب ودیعۃ الامانات وگر امانت دار بینہ لایا تو یمین اوس سے ساقط ہوئی ۱۲
شرح وقایہ باب المہر
مسئلہ ۶۲۹ ایک مرد نے اقرار کیا کہ مین فلان سے ہزار درہم جو میرے
اسپر تھے لیا ہون و فلان کہا کہ میرے سے تو نے غصب کیا ہے و تیرے
میرے پر کوئی شئے نہ تہی تو اقرار کرنیوالہ ضامن ہے اوسکو واپس کرنا
ہزار کا اوسپر مقر لہ کے لازم ہے ولاکن بعد حلف مقر لہ کے کہ میری پہ
کوئی شئے اوسکی نہ تھی ۱۲ فتاوی انقرویہ
مسئلہ ۶۳۰ ایسا ہی حکم ہے اگر اقرار کیا کہ مین قبض کیا ہون فلان سے
میرے ودیعت جو اوسکی پاس تہی و مقر لہ کہا کہ لیا ہوا مال میرا ہی میری
قبضہ کیا ہے تو نے تو مقر یہ کو حکم کیا جاے کہ مال کو اوپر مقر لہ کے واپس
کرے ۱۲ فتاوی انقرویہ
مسئلہ ۶۳۱ جب کہا کہ مین تیرے سے امانت لیا تہا وضائع ہوے

ودوسرا کہا کہ نہین بلکہ قرض لیا ہے تونے تو قول قول مقر لہ ہی ۱۲ فتاوی انقرویہ

مسئلہ ۶۳۲ ایک نے دوسرے کو درہم دیا ودوسرا نے خرچ کردیا وصاحب دراہم کہا کہ مین نے تجہے قرض دیا تہا وقابض کہا کہ نہین بلکہ تونے میرے کو ہبہ کیا تہا تو قول قول صاحب دراہم ہوگا ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۳۳ اقرار کیا ایک مردنے جو تمسک مین ہے من بعد دعوی کیا کہ بعض مال قرض سے ہے وبعض سود ہے تو مقر لہ حلف کیا جاے اوپر عدم اشتراک سود کے اوپر قول ابی یوسف رحمہ اللہ کے جو مختار واسطے فتوی کے ہے اسمین اور مثل مین اوسکی ۱۲ درمختار مسایل شتے کتاب الاقرار

مسئلہ ۶۳۴ اگر کہا کہ مین نے فلان کو اپنے گہر مین رکہا تہا من بعد اوسکو نکال دیا ویا کہا کہ اوسکو بکرایہ دیا تہا وتسلیم دار کیا تہا من بعد اوس سے چہین لیا معون وفلان کہا کہ گہر میرا ہے وتونے ظلم سے لیا ہے تو قول مقر لہ کہ فلان ہے معتبر ہے ومقر پر حکم کیا جاے کہ مکان کو واپس اوپر مقر لہ کے کرے وہی قوم امام ابی یوسف وامام محمد رحمہما اللہ ہی ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۳۵ ایسا ہی حکم ہے جب کہا کہ مین نے اس پارچہ کو بطرف فلان خیاط یعنی درزی دیا تہا کہ بیک درہم دوخت کرے من بعد اوس سے

لیا ہون وخیاط کہا کہ پارچہ میرا ہے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۲۶ ایسا ہی حکم ہے جب کہا کہ عاریت دیا مین فلان کو پارچہ میرا من بعد اوس سے لیا ہون ویا کہا کہ مکان فلان کس مین میرا پارچہ رکہا تہا ومن بعد لیا ہون ومقرلہ کہا کہ پارچہ مذکورہ پارچہ میرا ہی ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۳۷ اگر دعوی کیا ایک نے کہ یہ اقرار ہزل یعنی بے قصد وٹہیچہ ہے ودوسرا کہا کہ جد ہے یعنی قصد سے تو قول مدعی قصد ہے ودوسرے کا بینہ معتبر ہے ۱۲ فتاوی انقرویہ

فائدہ جاننا چاہیے کہ جس جا سے قول فلان معتبر ہے کہتے ہین مراد اوس سے یہ کہ جب بینہ متخاصان کو نہو تو ۱۲

قاعدہ ۲۶۲ قول امین مع الیمین معتبر ہے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۶۳۸ اگر دعوی کیا مودَع بفتح دال یعنی امانت دار کہ مودِع بکسر دال یعنی امانت دینی والہ مجہے امر کیا تہا کہ امانت کو فلان کو دیوے وصاحب امانت نے اوسکی تکذیب کیا تو قول صاحب کا ہی کہ امر نکیا تہا ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۳۹ دیا ایک نے مال کو بدست دوسرے کے تا کہ تیسری کو دیوے من بعد ہردو مختلف ہوے شخص ثالث مین وآمر کہا کہ مین نے تیرے سے کہا تہا کہ زید کو دے وماموں کہا کہ تو نے عمرو کو دیو کہا ومین عمرو کو دیا ہون تو قول واسطے وکیل کے ہے کہ امین ہے ومتفق اوپر

اذن کے ہین ۱۲ فتاوی الفرویہ

مسئلہ ۶۴۰ اگر دعوی کیا مالک نے کہ میری امانت شخص ثالث کے پاس کہ امانت دار اوسکو دیا تہا ہلاک ہوے پس ضمان امانت دار پر ہے وامانت دار کہا کہ تیسرا نے میرے پر واپس کردیا و میرے پاس ہلاک ہوی ہے تو امانت دار سچا یا نہ جاوے کہ غیر کے پاس امانت رکھنا موجب تاوان ہے ۱۲ الفرویہ

مسئلہ ۶۴۱ ایک نے امانت دار سے امانت کسیکی غصب کرلیا وامانت ہلاک ہوی و مالک نے ارادہ کیا کہ غاصب سے تاوان لیوے تو امانت دار کہا کہ غاصب نے میرے پر واپس کیا تہا وامانت میرے ہلاک ہوی و مالک کہا کہ نہین بلکہ نزدیک غاصب ہلاک ہوی تو قول قول امانت دار ہے کہ امین ہے ۱۲ فتاوی الفرویہ

مسئلہ ۶۴۲ اگر کہا امانت دار نے بعد موت امانت دینے والہ کے کہ مین امانت کو بوصی مالک دیا ہون تو قول امانت دار مع الیمین معتبر ہوگا و ضامن نہوگا ۱۲ الفرویہ

مسئلہ ۶۴۳ ایک مرد نے دوسری کے پاس امانت رکھا وامانت دار کہا کہ میرے پاس سے دس روز ہوا کہ امانت ضائع ہوی ہے و صاحب ودیعت نے بینہ قائم کیا کہ امانت اوسکے قبضہ مین تین روز تہی پس امانت دار

کہا کہ مین امانت کو پایا تہا من بعد ضائع ہوئی تو یہ بات امانت وارسے مقبول ہو ۱۲ فتاوی النقرویہ

قاعدہ ۲۴۳ جب قیمت مغصوب مین اختلاف کئے تو قول واسطے غاصب کے مع الیمین ہے ۱۲ النقرویہ

مسئلہ ۶۴۴ کہا ایک مرد نے دوسرے سے کہ مین تیرے ہزار درہم غصب کیا و دس ہزار نفع پیدا کیا ہون حاصل یہہ کہ تیرا حق دس ہزار مین نہین ہے و مالک کہا کہ مین نے تجھے اجازت تجارت دیا تہا ہزار پس قول واسطے مالک کے ہے وگر کہا مالک نے کہ تو نے دس ہزار غصب کیا تہا تو قول واسطے غاصب کے ہے ۱۲ النقرویہ

قاعدہ ۲۴۴ جب تصرف کیا ملک غیر مین من بعد دعوی کیا کہ وہ تصرف باذن مالک تہا قول واسطے مالک کی ہے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۴۵ شوہر نے تصرف اموال زوجہ مین کرتا تہا و زوجہ مرگئی ورثہ زوجہ کے کہے کہ تصرف زوج کا بلا اذن زوجہ تہا و زوج کہا کہ زوجہ نے اذن دی تہی پس قول واسطے زوج کے ہے کہ ظاہر اوسکا شاہد ہے ۱۲ النقرویہ

مسئلہ ۶۴۶ اگر دیا دوسرے کو مال من بعد ہر دو مختلف ہوے دینے والہ کہا کہ بطور مضاربت تہا و دوسرا کہا کہ امانت دیا تہا تو قول واسطے دوسرے کے ہے کہ ہر دو اذن پر متفق ہوے ۱۲ فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۴۷ اختلاف کیئے خیاط و مالک ثوب اپنی پس مالک پارچہ کہا کہ تجھے مین نے امر کیا تہا کہ پارچہ کو قبا بناوے و تو نے کرتہ سیا ہے و خیاط کہا کہ نہین بلکہ تو نے میرے کو امر کیا تہا کہ قمیص یعنی کرتہ بناؤن تو قول مالک ثوب مع الیمین معتبر ہے و مالک کو اختیار ہے اگر چاہے کرتہ لیوے و اجرت مثل اوسکے دیوے و گر چاہے قیمت پارچہ غیر بریدہ لیوے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل اختلاف آجر و مستاجر

مسئلہ ۶۴۸ اگر دیا پیتل کسار کو تا کہ طشت بناوے و طور طشت بیان کر دیا و کسار نے کوزہ بنایا تو پیتل والہ کو اختیار ہے اگر چاہے کوزہ لیوے و اجر مثل اوسکے دیوے و گر چاہا تو تاوان مثل پیتل اپنے لیوے ۱۲ قاضی خان فصل مذکور

مسئلہ ۶۴۹ اگر دیا درزی کو پارچہ کہ قبا حشو دار بناوے و استر و روئین دیا و خیاط نے قبا لایا و رب ثوب کہا کہ یہہ بطانہ یعنی استر میرا نہین ہے تو قول خیاط مع الیمین ہوگا کہ وہ بطانہ صاحب ثوب کا ہے و پہنا رب ثوب کو جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان و النقرویہ

مسئلہ ۶۵۰ اگر دیا دہوبی کندی کرنیوالہ کو پارچہ تا کہ کندی اوسکی بیک درہم کرے پس قصار یعنی کندی کرنیوالہ نے در واقع کو پارچہ دیا و کہا کہ یہ پارچہ تیرا ہے و صاحب ثوب کہا کہ یہہ میرا کپڑا نہین ہے

تو قول قصار مع الیمین ہے قول امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ مین والیساہی اگر
قصار دعوی والپسی ثوب کیا کیونکہ قول ابی حنیفہ مین قصار امین
ہے والیساہے جو اجیر مشترک ہے و فتوی اونکے قول پر ہے وگر
صاحب ثوب نے پارچہ کو باوجود انکار لیا تو اصح یہ ہے کہ اسکو
لباس کرنا و بیع کرنا جائز ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل مذکور
و فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۵۱ اگر حمال کو متاع دیا تاکہ اوسکو فلان جای کو پہونچاوے
و حمال نے اوٹھایا و صاحب متاع کہا کہ یہ متاع میری نہین ہے
و حمال کہا کہ متاع تیری ہے تو کہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے
کہ قول قول حمال مع الیمین ہے و اوسکو اجر نہین ہے مگر جب اوسکو
آجر سچا و ے وبقول مذکور اخذ کرتے ہین ہم یعنی فتوی دیتے
ہین ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل مزبور

قاعدہ ۲۴۵ اگر اختلاف کئے عاریت و کرایہ مین تو قول قول
عاریت لینے والہ مع الیمین ہے ۱۲ قاضی خان باب اختلاف آجر و مستاجر

قاعدہ ۲۴۶ قول واسطے مالک کرنیوالے کے ہوتا ہے ۱۲ النقرویہ

مسئلہ ۶۵۲ خرید کیا دلال سے کوئی شئے کو و دیا اوسکو دس درہم
و کہتا ہے کہ ثمن سے ہے و دلال کہا کہ دلالیت مین تو نے دیا ہے تو

دینے والا مع الیمین سچا ہی جاوے کیونکہ مالک کرنیوالا ہی ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۶۵۳ دیا اپنے پسر کو کچھہ مال وارادہ لینے اوسکے کا کیا و کہا کہ قرض دیا تھا تو سچا ہی کیا جاوے ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۶۵۴ مستاجر نے کہا کہ جو مین نے تجھے دیا ہون تیرے دین مین جو مجھہ پر تہا دیا ہون واجیر کہا کہ مزدوری مین تو نے دیا ہے تو قول قول دافع یعنی مستاجر معتبر ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

بیان اختلافات در مدت

قاعدہ ۲ کفالت مین اگر کفیل دعوی مدت کیا تو قول اوسکا معتبر ہے اگرچہ مکفول لہ تصدیق اوسکی نکرے کیونکہ مدت مقتضیات کفالت سے ہے ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۶۵۵ اگر کہا مدعی علیہ نے کہ مدعی کے میرے پر ہزار درہم ہے ایسے مدت تک و مدعی کہا کہ معجل ہے یعنی فی الفور بلا مدت تو قول مدعی معتبر ہے ۱۲ القرویہ

مسئلہ ۶۵۶ کہا ضامن نے کہ مین نے ضامن ہوا واسطے تیرے فلان سے ایکسو درہم کا جو تیرے اوپر ہے یک مہینہ تک و مدعی کہا کہ وہ سو درہم حال ہے یعنی بلا مدت تو قول واسطے ضامن کے ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

بیان حوالہ

مسئلہ ۶۵۷ اگر قبضہ کیا محتال یعنی وائن کہ حوالہ غیر پر لیا ہے مال کو محتال علیہ سے یعنی جسپر حوالہ ہوا ہے و کہا حوالہ دینے والہ سے کہ تونے جو حوالہ دین میرے کا کیا تہا لیا ہون و حوالہ دینے والہ کہا کہ نہین بلکہ میرا مال قبضہ کیا ہے و تو وکیل میرا قبض دین مین تہا تو قول قول محیل یعنی حوالہ دینے والہ ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۶۵۸ اگر اختلاف کئے محیل و محتال علیہ نے و کہا محتال علیہ نے کہ تیرا دین تیرے امر سے ادا کردیا ہون پس مجھے تیرے پر حق رجوع ہے و محیل کہا کہ تونے میرے دین سے جو تیرے پر تہا ادا کیا ہے تو قول قول محتال علیہ ہے ۱۲ فتاوی القرویہ

مسئلہ ۶۵۹ کہا محیل نے محتال سے کہ محتال علیہ نے بعد ادا دین تیرے مرگیا ہے و محتال کہا کہ قبل ادا فوت ہوا ہے و مجھے تیرے پر رجوع پہونچتا ہے تو قول واسطے محتال کے ہے ۱۲ القرویہ

بیان اختلاف در میراث

مسئلہ ۶۶۰ جب مرگیا ایک مرد و دو پسر مسلمان چھوڑا و ایک ون سے کہا کہ میرا باپ درحال اسلام مرگیا و مین زندگی پدر مین اسلام لایا تھا و دوسرا پسر کہا کہ تونے سچ کہا و مین بھی مسلم تھا حالت حیات پدر مین

اسلام لایا تھا اوسکی تکذیب بن جسکے اسلام کا اتفاق ہے کیا وکہا
کہ تونے بعد موت پدر اسلام لایا ہے تو میراث واسطے اوس پسر کے ہے
جسکی اسلام کا اتفاق ہے و دوسری پر لازم ہے کہ بینہ لاوے کہ اوسنے
مسلم ہوا وقت زندگی پدر کے ۱۲ انقرویہ و چند مسایل ہمنے فرایض احمدی
مین تحریر کیا ہے ہدایہ سے اوسکو مطالعہ فرماوین

بیان شرط بیع واقالہ

مسئلہ ۶۶۱ خرید کیا زمین کو وادا ثمن سے باز رہا و مشتری کہا کہ
خرید کیا مین اس شرط پر کہ زمین دو جریب ہے وحالانکہ وہ کم ہے بائع
کہا کہ جیسے ہے ویسا ہی فروخت کیا تھا مین و کوئی شرط نکیا تھا تو قول
قول بائع ہے مع الیمین ۱۲ قاضی خان فصل شروط مفسدہ

مسئلہ ۶۶۲ اگر اختلاف کئے شرط خیار مین تو قول واسطے منکر شرط
خیار ہے وگر ہر دو بینہ قائم کئے تو بینہ مدعی خیار اولی ہے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۶۳ اقرار کیا بقبض شئے خرید کردہ من بعد کہا کہ سالم شئے
کو ندیکھا تھا تو سچائی نپاوے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۶۴ اگر خرید کیا غلہ کو و بائع نے وزن کرکے تسلیم مشتری کردیا
و مشتری نے اپنے گھر مین اوسکو وزن کیا و کم پایا و ارادہ کیا کہ بقدر نقصان
رجوع کرے تو قول واسطے مشتری کے مع الیمین ہے کہ منکر

قبض ہے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۶۵ یک مرد نے خابیہ سرکہ کا خرید کیا و مشتری نے اپنی ٹھلیا مین اوسکو اوٹھا لیا و اوسمین چوہا مردہ پایا و مشتری نے کہا کہ چوہا تیرے خابیہ مین تھا یعنی خم مین و بائع کہا کہ چوہا تیری ٹھلیا مین تہا تو قول بائع ہے کہ منکر ہے ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۶۶ یک مرد نے چارپایہ خرید کیا و اوسمین عیب پایا و اوسپر سوار ہوا و بائع نے کہا کہ تو نے اپنی حاجتہا مین سوار ہوا ہے و تجہکو حق واپسی باقی نرہا و مشتری کہا کہ نہین بلکہ سوار ہوا ہون تا تیرے پر واپس کرون تو قول قول مشتری ہے ۱۲ فتاوے قاضی خان فصل رجوع بنقصان عیب

بیان اختلاف مضارب و صاحب مال

قاعدہ ۲۴۸ جب اختلاف کے رب المال و مضارب نے پس مضارب کہا کہ مین نے تیرا اصل مال مضاربت واپس کیا ہون بعد تقسیم ہمارے نفع کو و صاحب مال نے انکار کیا تو قول قول رب المال ہوگا کیونکہ مضارب دعوی کرتا ہے کہ جو اپنے قبضہ مین حصہ اپنا ہے نفع سے و رب المال دعوی کرتا ہے کہ وہ مقبوض مضارب مال مضاربت

سے ہے کیونکہ اوسنے راس المال کو واپس نکیا ہے پس ہر ایک دینے
حلف کرایا جاوے وگر ہر دو نے بینہ قائم کئے تو دیکھا جاے کہ ہر دو نے
تاریخ بیان کئے وتاریخ کسی کی سابق ہے تو حکم واسطے اخیر دو تاریخ کی
کیا جاے جو ہو وگر تاریخ بیان کئے وتاریخ اونکی برابر ہے ویا بے تاریخ
کہی تو حکم بہ بینہ مضارب کیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل دعوی منقول
فائدہ مضاربت اوسکو کہتے ہین کہ محنت ایک کی ومال دوسرے کا
وہر دو نفع مین شریک ہون ۱۲

بیان اختلاف زرگر ومالک

قاعدہ ۲۴۹ دیا سونہہ سنہار کو تا کہ طوق ویا خاتم بنادے و
اپنے پاس سے سونہہ معین زیادہ کرے باجرت معلومہ تو جائز ہے ۱۲
فتاوی النقرویہ

مسئلہ ۶۶۷ اگر کہا صاحب شئے نے کہ تو نے زیادہ نکیا ہے وزرگر
کہا کہ زیادہ کیا ہون تو دیکھا جاے کہ اگر حشو کیا ہوا لاک وغیرہ سے
نہین ہے تو وزن کیا جاے وگر حشو دار ہے تو قول واسطے آمر کے
ہے مع الیمین مگر یہ کہ سنہار چاہے کہ آمر پر اوسکا سونہہ واپس کرکے
وطوق لیوے تو درست ہے ۱۲ النقرویہ

مسئلہ ۶۶۸ دیا زرگر کو چاندی تا کہ کوئی شئے بناوے واپنی پاس سے

کچھ زیادہ کرے و صائغ کہا کہ پانچ بہا زائد کیا ہون و قضہ تیرے
پانچ بہار تھے و یہ دس بہار ہے و دافع کہا کہ کچھ تو نے زائد نکیا
بلکہ چاندی میری دس بہار کی تہی تو قول واسطے سنہار کے ہے ۱۲
فتاوی النقرویہ

بیان اختلاف باشیردہ

مسئلہ ۶۶۹ اگر شرط کیا گیا او پر دایہ کے دودھ پلانا بذات خود
وا وسنے بکری کا دودھ پلائی تو اوسکو اجر نہین ہے و گر اختلاف
کئے اہل صبی و دایہ نے درمیان شیر دہی ذات و بکری کے تو قول
واسطے دایہ کے ہے استحسانًا و گر بینہ لائے اہل صبی نے اپنے
دعوے پر تو دایہ کو اجرت نہین ہے ۱۲ جامع الفصولین فصل دوازدہم ۱۲
جاننا چاہئے کہ بہت سے مسائل قول لمن کے ہے مگر مولف نے واسطے
تفہیم کے مذکورہ پر کفایت کیا ۱۲

باب بیان مین اوسکے جسمین شہادت بغیر دعوی مسموع ہوتی ہے و شہادت بتسامع

فصل شہادت بلا دعوی

قاعدہ ۳۵ شہادت بدون دعوی سماعت کیا جائے حد میں جو خالص ہے و وقف میں و آزادی باندی میں وحریتہ اصلیہ باندی میں اور اوسمین جو خالص ہے اللہ کی ہے مانند رویت ہلال رمضان وطلاق و ایلا و ظہار میں ۱۲ اشباہ ونظائر کتاب الشہادات والدعوی

فائدہ ظہار تشبیہ دیتا ہے زوجہ کو اپنے بعضو اعضاء محارم سے کہ اوسکو دیکھنا حرام ہے ۱۲ شرح وقایہ

ایلا قسم کہانا ہے کہ چار ماہ زوجہ سے جماع نکریگا ۱۲ شرح وقایہ

مسئلہ ۲۱۶ شہادت بآزادی باندی وطلاق عورت کے مقبول ہوتی ہے بلا دعوی وحاضر ہونا عورت کا و لونڈی کا شرط نہیں ہے ولاکن حضور زوج و مولی شرط ہی ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۲۱۷ اگر گواہی دئے دو شخص نے کہ فلان اصلی آزاد ہی تو بغیر دعوی اوسکے شہادت قبول کیا جاے کیونکہ شہادت بحریۃ اصل شہادت بآزادی مادر اوسکی ہے و شہادت بآزادی مادر شہادت بحرمتہ فرج ہی وہ حق اللہ ہے ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۶۷۲ شہادت ہلال رمضان بلا دعوی مقبول ہو و حکم حاکم برمضان ہونے کے ضرور نہین ہے بلکہ حکم کرنا آدمیان کو بروزہ رکھنے کے کافی ہے و شہادت فطر و اضحی بعین لفظ شہادت معتبر ہے ۱۲ جامع الفصولین

فصل بیان شہادت بتسامع

قاعدہ ۲۵۱ شہادت بتسامع و شہرت اوپر املاک و اسباب اوسکے مانند بیع و ہبہ و صدقہ جائز نہین ہے ۱۲ جامع الفصولین

قاعدہ ۲۵۲ شہادت بشہرت حلال ہے چار چیز مین نسب و نکاح و قضاء و موت ۱۲ انقرویہ

مسئلہ ۶۷۳ اگر سماعت کیا آدمیان سے کہ یہ فلان بن فلان فلانی ہے تو سامع کو گواہی دینا بنسبت جائز ہے اگرچہ معائنہ ولادت اوپر فراش اوسکے نکرے ۱۲ جامع الفصولین

فائدہ طریق معرفت نسب یہہ ہے کہ سماعت کرے جماعت سے کہ جمع

ہونا اونکا اوپر دروغ کے متصور نہو اور اوسمین لفظ شہادت شرط نہین ہے ویا دو عادل بلفظ شہادت اوسکو خبر دیوین و یہ ثانی قول صاحبین ہے اور اوسی پر فتوی ہے ۱۲ جامع الفصولین والنقرویہ و قاضی خان و برجندی

مسئلہ ۶۷۴ دیکھا ایک مرد کو کہ عورت پر جاتا ہے و آدمیان سے سنا کہ زوجہ اوسکی ہے تو شہادت بزوجہ ہونیکی دینا جائز ہے اگرچہ معاینہ عقد نکرے ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۶۷۵ اگر دیکھا ایک مرد کو کہ حکم کیا واسطے ایک مرد کے بحق کے حقوق سے و سماعت کیا آدمیان سے کہ وہ حکم کرنیوالہ قاضی اس بستی کا ہے تو اوسکو جائز ہے کہ گواہی دیوے کہ قاضی فلان بستی کا حکم کیا واسطے فلان کے ساتھ ایسے کے اگرچہ مقرر کرنا بادشاہ کا اوسکو اوپر قضارت کے نہ دیکھا ہو ۱۲ جامع الفصولین

مسئلہ ۶۷۶ اگر سنا مردمان سے کہ فلان مر گیا ہے ویا آدمیان کو دیکھا کہ اوس فلان سے وہ کام کرتے ہین جو مردگان سے کرتے ہین تو اوسکو جائز ہے کہ گواہی بموت فلان دیوے اگرچہ موت اوسکی نہ دیکھا ہو ۱۲ جامع الفصولین

قاعدہ ۲۵۳ شہادت تسامع جائز ہے جب سماعت کیا محدود

فی قذف سے ویا عورتان سے ویا غلامان سے اگر وہ لوگ صادق
ہین ظاہر مین تو وہ حاجت سماعت اہل شہادت سے نہین ہے والیا سے
اگر سماعت کیا صبی تمیز والے تو شہادت دینا جائز ہے ۱۲ جامع الفصولین

قاعدہ ۲۵۴ وقف مین صحیح یہ ہے کہ شہادت بتامع اصل وقف
پر جائز ہے شرائط پر جائز نہین ہے کیونکہ وقف زمانہ تک باقی رہتی
ہے وشرایط اوسکی نہین رہتی ۱۲ القرویہ

فائدہ اصل پر یہہ معنی ہے کہ گواہی دیوین کہ اس مسجد پر وقف
ہے ویا اس مقبرہ پر وجب یہہ بات ذکر کرین شہود تو گواہی قبول
نکیا جاوے و مراد شرایط سے یہ ہے کہ کہے شہود نے کہ تہوڑا حاصل
سے اس شخص کو ہے و باقی صرف کیا جاے اسطرف بعد بیان جہت
کے پس اگر اسبات کو شاہد بیان کیا تو قبول نکیا جاے ۱۲ فتاوی القرویہ

قاعدہ ۲۵۵ اگر بینہ لایا متولی نے اوپر وقف ہونے زمین
کے وحکم اوپر قابض کے ہوا من بعد دوسرا دعوی کیا کہ وہ زمین
ملک اپنی ہے تو صحیح مفتی بہ یہہ ہے کہ دعوی دوسری کا سماعت
کیا جاے ۱۲ جامع الفصولین فصل سیزدہم وحاشیہ اوسکا

قاعدہ ۲۵۶ جب شہادت دئے شہود نے بشے کر اوسمین
شہادت بسمع جائز ہے وکہے کہ ہمنے اوسکو نہ دیکھے ہین ولاکن

وہ ہمارے پاس مشہور ہوی ہے تو شہادت اونکی جائز ہے وگر کہے کہ ہم گواہی اسبات کی دیتے ہین کیونکہ آدمیان سے سماعت کیے ہین تو شہادت اونکی قبول نکیا جاے ۱۲ فتاوی ہی الفرویہ اور مولف نے فصل مین اسبات کے کہ گواہی شاہد کو دینا درست ہے و نا درست ہے چند مسائل اسباب کے تحریر کر دیا ہے اوسکو ملاحظہ فرمادین

باب بیان دفع دعوی کے

قاعدہ ۲۵۷ دفع دعوی صحیح ہے والیسا ہے دفع الدفع اور جو زائد ہو اوسپر صحیح ہے وہی مختار ہے اور جیسا دفع قبل اقامہ بینہ صحیح ہے بعد اقامتہ بینہ صحیح ہے اور جیسا قبل حکم قاضی صحیح ہے بعد حکم بھی درست ہے و جیسا دفع نزدیک حاکم اول درست ہے نزدیک حاکم ثانی درست ہے ۱۲ اشباہ و نظائر کتاب القضاء والشہادات

قاعدہ ۲۵۸ قبل استشہاد دفع جیسا درست ہے ویسا ہی بعد استشہاد مگر ذیل کے مسائل مین ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۶۷۷ جب کہا کہ میرے کو دفع ہے و صورت اوسکی بیان نکیا تو التفات بطرف اوسکی نکیا جاے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۶۷۸ اگر بیان کیا وجہ دفع و کہا کہ بینہ میرا بلدہ سے غائب ہے تو

قبول نکیا جاسے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۶۷۹ اگر بیان کیا دفع فاسد کو ۱۲ اشباہ

قاعدہ ۲۵۹ اگر دفع صیحح ہے وکہا کہ بینہ میرا حاضر بستی ہے تو اوسکو مہلت مجلس دوسری دیا جاسے ۱۲ اشباہ

مسئلہ ۶۸۰ یک مرد نے دعوی کیا گھر کا جو قبضہ یک مرد مین ہے کہ کرا لیا ہے و مدعی علیہ کہا کہ مین نے مدعی سے خرید کیا ہون و میرے پاس شہر پر بینہ ہے تو مہلت تین روز دیا جاسے و ضمانت لیا جاسے وگر بینہ لایا تو بہتر ورنہ اوسپر حکم کیا جاسے ۱۲ فتاوی قاضی خان باب مبطل دعوی مدعی

مسئلہ ۶۸۱ ایک مرد نے دعوی ڈر کیا جو قبضہ مین یک مرد کے ہے و مدعی علیہ بینہ قائم کیا کہ مدعی نے قبل دعوی کیا ہے کہ یہہ دار میرا نہین ہے ویا کہا ہے کہ میرا یہہ گھر کبھو نہ تھا تو بینہ مدعی باطل ہوتا ہے اور یہہ دفع دعوی ہوتا ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان باب مذکور

مسئلہ ۶۸۲ ایسا ہے اگر مدعی دعوی کرتا ہے کہ وارث دار پدر سے ہوا ہون و بینہ قائم کیا و قابض نے بینہ قائم کیا کہ پدر مدعی جو مردہ ہے اقرار کیا تہا کہ خانہ میرا نہین ہے ویا کہا ہے کہ مکان میرا ہرگز نہ تھا تو یہہ مبطل بینہ مدعی و دعوی اوسکا ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان باب مذکور

مسئلہ ۶۸۳ دعوی کیا گھر کا جو قبضۂ یک مرد مین ہے و مدعی علیہ دفع دعوے مین کہا کہ تو نے پیش ازین اقرار کیا ہے کہ تو نے میرے سے یہہ گھر بیع کیا ہے وارادہ کیا مدعی علیہ نے کہ مدعی سے حلف لیوے تو مدعی علیہ کو حلف لینا پہونچتا ہے وگر مدعی علیہ بینہ لایا اوپر اقرار مدعی کے بفروخت تو بینہ اوسکا قبول کیا جاوے دعوی مدعی مدفوع ہوا ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۸۴ جب دعوی عین کیا جو قبض یک مرد مین ہے باینطور کہ مین فلان سے خرید کیا ہون ساتہہ دن سے و قابض کہا کہ ملک میری ہے مین اوسے فلان سے دس دن ہوا کہ خرید کیا ہون و ہر ایک نے بینہ قائم کئے تو وہ شئے اوسکو ہے جو سابق ہے تاریخ مین ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۸۵ یک گھر قبضۂ یک مرد مین ہے و مرد دوسرا دعوی کیا کہ مین اوس سے ہزار درہم خرید کیا ہون و قابض کہا کہ مین بیع نکیا ہون و مدعی نے بینہ اپنے دعوی پر لایا تو مدعی علیہ بینہ لایا کہ مدعی نے میرے پر گھر کو واپس کر دیا ہے تو بینۂ قابض قبول کیا جاوے وایسا ہے اگر کہا مدعی علیہ نے کہ ہمارے مین بیع نہو ئی ہی بعد اقامۂ مدعی بینہ کو اوپر خریدی کے مدعی علیہ بینہ لایا کہ مدعی گھر کو واپس کیا تہا تو بینہ مدعی علیہ کا قبول کیا جاوے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۶۸۶ اگر دعوی کیا اوپر مرد کے ہزار کا و مدعی علیہ کہا کہ مدعی

کی کوئی شئے میرے پر نہین ہے ویا کہا کہ کبھو کوئی شئے میرے پر نہ تھی پس جب مدعی نے بینہ اوپر مال کے لایا تو مدعی علیہ بینہ قائم کیا اوپر ادا ریا معاف کرنے کے تو بینہ مدعی علیہ قبول کیا جاے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۶۸۷ صورت بالا مین اگر مدعی علیہ کہا کہ کبھو مدعی کی کوئی شئے میرے پر نہ تھی و نہ مدعی کو پہچانتا ہون پس جب مدعی بینہ اوپر مال کے لایا تو مدعی علیہ بینہ اوپر ادا کے گذارا تو قبول نکیا جاے ۱۲ قاضی خان

مسئلہ ۶۸۸ اگر کہا مدعی علیہ کہ درمیان میرے و تیرے داد ستد کوئی شئے مین نہ تھی تو مدعی علیہ سے سماعت تردید با برابر نہو ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۶۸۹ ایک نے دعوی کیا اوپر دوسرے کے کہ اوسنے میری سے یہہ لونڈی کو فروخت کیا ہے بہزار درہم و قابض کہا کہ مین نے باندی کو تیرے سے ہرگز بیع نکیا ہون پس جب مدعی نے بینہ قائم کیا اوپر خریدی کے و قاضی نے حکم بجا رہیہ واسطے مشتری کے کیا و مشتری نے اوس لونڈی مین انگشت زائدہ پایا و ارادہ واپسی بسبب عیب اوپر مقضی علیہ کے کیا تو مقضی علیہ یعنی مدعی علیہ کہا کہ مشتری نے تمام عیب سے مجھکو بری کیا ہے و بینہ برات پر لایا تو بینہ بائع کا قبول نکیا جاے ۱۲ قاضی خان و ہدایہ کتاب القضا

مسئلہ ۶۹۰ اگر دعوی کی یک عورت نے یک مرد پر نکاح کا و کہا مرد نے

کہ نکاح درمیان میرے و تیرے نہین ہے پس جب قائم کی عورت سنے
بینہ نکاح پر تو مرد بینہ قائم کیا کہ اوسنے میرے سے خلع کر لی ہے تو
بینہ مرد کا قبول کیا جاے وگر کہا مرد نے کہ درمیان ہمارے کبہو نکاح
تہا دیا مین کبہو اوسکو نکاح نکیا تہا پس جب عورت نے بینہ اوپر نکاح کے
لائی تو مرد نے بینہ لایا کہ اوس نے خلع میرے سے کی ہے تو بینہ مرد کا
قبول نکیا جاے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۶۹۱ دعوی کیا ترکۂ عورت مین میراث کا وکہا کہ میری زوجہ
تہی تا وقت موت و ورثۂ عورت بینہ لائی کہ زوج نے کہا تہا کہ اگر عورت
متوفاۃ میری زوجہ ہوتی تو مین البتہ اوس سے وارث ہوتا تو دفع صحیح
ہے وگر کہے ورثہ نے کہ زوج نے طلاق دیا تہا تو دفع صحیح نہین ہے
واسطے احتمال طلاق رجعی ہونے کے و اوس سے میراث منقطع نہین
ہوتی ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۹۲ ایک عورت نے دعوی کی اوپر زوج اپنے مہر نام کردہ
کا و زوج کہا دفع مین کہ اوس نے اقرار کی ہے کہ نکاح بلا مہر تہا
تو دفع صحیح ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۹۳ ایک مرد نے دعوی کیا مکان کا جو قبضۂ زوجہ پدر اپنی ہی
کہ وہ متروکہ پدر میرے کا ہے و عورت کہے کہ یہ گہر متروکہ پدر تیرے کا ہی

مگر قاضی بعوض مہر کے میرے سے مکان کو فروخت کیا ہے درحالیکہ تو صغیر تہا تو یہ دفع دعوی مدعی ہوتا ہے جو مدعی پسر ہے اگر یہہ بات بہ بینہ ثابت کیا جاوے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۹۴ ایک مرد لنج پا ہے دعوی کیا ایک مرد پر کہ وہ پدر اوسکا ہے وقاضی سے طلب کیا کہ اپنے واسطے نفقہ اوسپر فرض کرے ومرد نے انکار کیا و لنج پا نے بینہ قائم کیا اپنے دعوی پر و مدعی علیہ نے بینہ قائم کیا اوپر مرد دوسرے کے کہ وہ پدر زمن یعنی لنج پا ہے درحالانکہ لنج پا و مرد دوسرا اسبات کو انکار کرتے ہین تو بینہ زمن معتبر ہے واوسکا نسب اوس سے جسپر دعوی کیا ہے ثابت ہوتا ہے و زمن کے واسطے اوسپر نفقہ فرض کیا جاوے ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۶۹۵ عورت نے مخاصمت کی چچا سے اپنے نزدیک قاضی کے وقاضی سے سوال کرے کہ اپنے واسطے اوسپر نفقہ فرض کیا جاوے کہ محتاج ہون و چچا درجواب کہا کہ اوس عورت کا بہائی ہے وہ بنفقہ میرے سے اولی ہے و دو شاہد لایا و گواہی دئے ایک مرد پر کہ وہ برادر عورت ہے و عورت و مرد مذکور منکر ہین تو قاضی چچا کو نفقہ سے بری کردیوے و عورت سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تیرے لئے نفقہ برادر پر فرض کرتا ہون ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۶۹۶ دعوی دار کیا جو قبضۂ یک مرد مین بوجہ خریدی مرد دوسری سے و مدعی علیہ دفع دعوی مدعی مین کہا کہ مین نے یہ گھر کو اس مدعی سے خرید کیا تہا پس مدعی نے دفع دعوی مدعی علیہ مین کہا کہ جو بیع کہ درمیان میرے و مدعی علیہ ہوے تھے اوسکو ہمنے اقالہ یعنی واپس کر لئے تہی تو یہ دفع صحیح ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۹۷ ایسا ہی حکم ہے اگر مدعی نے ابتداء سے دعوی دار قابض پر بطور ملک مطلق کیا و مدعی علیہ نے دفع دعوی مین کہا کہ مین نے خرید کیا تہا اس خانہ کو اس مدعی سے و مدعی نے دفع دعوی مدعی علیہ مین کہا کہ ہمنے اقالہ کر لئے تھے اوس بیع کو کہ درمیان ہمارے جاری ہوی تہی تو یہ دفع صحیح ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۹۸ ایسا ہی ہے جب کہا مدعی نے دفع دعوی مدعی علیہ مین کہ کہ تو نے اقرار کیا تھا کہ تو نے میرے سے یہہ مکان خرید نکیا ہے تو یہ دفع صحیح ہوگا ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۶۹۹ دعوی کیا اوپر دوسری کے کہ میرے باپ کے تیرے پر ایسا مال ہے و باپ نے فوت ہوا قبضہ کرنے کوئی شئے کے اوس مال سے و تمام مال میرا ہوا کیونکہ اوسکا وارث ہون و سوا ہی میرے اوسکا کوئی وارث نہین ہے و مدعی علیہ نے کہا کہ جس دین کا تو دعوی کرتا ہے

تیرے باپ کا میرے پر بحکم ضمانت فلان سے تہا و فلان نے جمیع مال بزندگی پدر تیرے تیرے باپ کو ادا کر دیا ہے و مدعی نے اوسکو سچا پایا کہ دین بوجہ ضمانت فلان سے تہا مگر ادا ر فلان سے انکار کیا و مدعی علیہ نے بینہ اپنے دعوی پر لایا تو یہ دفع صحیح ہے واسطے دفع دعوی مدعی کے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ اگر کہا مدعی علیہ نے اسصورت مین کہ تیرا باپ نے مجھے کفالت سے اپنے زندگی مین خارج کر دیا ہے دیا کہا مدعی علیہ نے کہ تو نے بعد موت پدر تیرے مجھے ضمانت سے خارج کر دیا ہے و بینہ اپنے دعوی پر لایا تو دعوی مدعی دفع ہوتا ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ دعوی کیا اوپر دوسرے کے کہ میرے باپ کا تیری پر ایسا مال تھا و پدر میرا قبل قبضہ کرنے کوئی شئے کے اوس سے مر گیا ہے و تمام مال میرا ہوا بوجہ میراث کے پدر سے کیونکہ سواے میرے وارث نہین ہے و مدعی علیہ نے دفع دعوی مین کہا کہ باپ تیرا فلان کو میرا حوالہ دیا تھا بمال جو تیرے پدر کا میرے پر تھا و مین نے حوالہ قبول کر کے تمام مال محتال لہ کو دیا ہون و محتال لہ نے تصدیق مدعی علیہ کیا تو جواب دہی مدعی علیہ سے دفع نہین ہوتی ہے جب تک کہ بینہ اوپر حوالہ کے قائم نکرے پس جب بینہ اوپر حوالہ کے قائم کیا تو دفع

دعوی مدعی وخصومت اوسکی ہوتی ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ایک نے دعوی کیا دوسرے پر زرگرایہ فسخ کردہ کا بحکم میراث اپنے پدر سے و مدعی علیہ نے دفع مین کہا کہ مدعی نے اقرار کیا ہے کہ باپ اوسکا میرے سے یہہ مال قبضہ کیا ہے بعد موت پدر اپنے و بینہ قائم کیا و شہود نے گواہی دئے کہ مدعی نے اقرار کیا ہے کہ باپ میرا قبضہ کیا ہے و بیان نکئے کہ بعد موت پدر اقرار کیا ہے تو بینہ مسموع ہوگا ۱۲ عالمگیری

مسئلہ دعوی کیا دوسری پر زمین کا و کہا کہ زمین فلان کی تھی مرگیا و میراث واسطے بہن میرے جو فلان تھے چھوڑا و فلانہ بعد اوسکے مرگئے و مین وارث اوسکا ہون و بینہ قائم کیا تو مسموع ہو وگر مدعی علیہ دفع مین کہا کہ فلانہ نے قبل فلان مورث اپنے مرگئی ہے تو دفع صحیح ہوا ۱۲ عالمگیری

مسئلہ دعوی دین دوسرے پر کیا و مدعی علیہ منکر و مدعی بینہ لایا کہ دس روز تو نے میرے پہلے مہلت مانگا تہا و طلب مہلت اقرار ہی تیرے سے بمال میرے و مدعی علیہ کہا کہ تو نے مجھے معاف کرکے بیس روز ہوے و بینہ گذارا اسبات پر تو دفع نہوگا ۱۲ عالمگیری

فصل بیان مین اوس شخص کی جو مدعی علیہ نہین ہوتا ہے

قاعدہ ۲۶۰ دعوی کیا ایک مرد نے ایک شئے کا جو قبضہ ایک مرد مین ہے کہ وہ شئے ملک اپنی ہے و مدعی علیہ قابض کہا کہ وہ شئے فلان غائب کی ہے میرے پاس امانت رکہا ہے ویا میرے پاس ہن رکہا ہے ویا عاریت دیا ہے ویا کرایہ سے دیا ہے ویا مین اوس سے غصب کیا ہون و اپنی بیان پر بینہ قائم کیا ویا قابض نے بینہ لایا کہ مدعی نے اقرار کیا ہی کہ وہ شئے فلان کی ہے تو جواب دہی مدعی اوس سے دفع ہوی ۱۲ ہدایہ وعالمگیری و در مختار

فائدہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کہے کہ اگر مدعی علیہ قابض مرد صالح ہے تو خصومۃ اوس سے باثبات امور مذکورہ دفع ہوتی ہے وگر حیلہ بازی مین مشہور ہے تو باقامۃ بینہ اوس سے خصومۃ دفع نہوگی و اوسی قول پر فتوی ہے ۱۲ عالمگیری و ہدایہ و درمختار

قاعدہ ۲۶۱ اگر مدعی علیہ نے بینہ قائم نکیا و صرف بیان امور مذکورہ کیا تو وہ خصم ہے ظاہر الروایۃ مین ہمارے اصحاب سے ۱۲ عالمگیری

قاعدہ ۲۶۲ اگر مقر لہ حاضر ہے و قابض کو اوسکے مقولہ مین سچا پایا تو خصومۃ قابض سے دفع ہوتی ہے و خصومت بطرف مقر لہ نقل کرتی ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل دعوی دور و اراضی

قاعدہ ۲۶۳ اگر مقر لہ غائب ہے و قابض نے بینہ قائم کیا و شہو

گواہی دے کہ ہم امانت رکھنے والہ کو پہچانتے نہین تو شہادت اونکی قبول نکیا جاسے وخصومت مدعی قابض سے دفع نہوگی بالاتفاق ۱۲ قاضی خان فصل مذکور وعالمگیری

قاعدہ ۱۲۶ اگر کہے شہود نے کہ ہم امانت رکھنے والہ کو بنام و نسب پہچانتے نہین مگر صورت اوسکی پہچانتے ہین تو شہادت اونکی جائز ہے قول ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ مین ۱۲ قاضی خان فصل مورد احاضی

مسئلہ اگر قائم کیا مدعی علیہ نے بینہ اسبات پر کہ فلان غائب مجھے یہ شئے کودیا ہے وشہود کہے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ فلان غائب مدعی علیہ کو دیا ہے وہمکو معلوم نہین کہ ملک فلان غائب ہے تو شہادت اونکی جائز ہے و قابض سے خصومت دفع ہوتی ہے ۱۲ فتاوی قاضی خان فصل مذکور۔

مسئلہ اگر اقرار کیا مدعی نے نزدیک قاضی کے کہ فلان غائب مدعی علیہ کو دیا ہے تو خصومت قابض سے دفع ہوتی ہے ۱۲۔ فتاوی قاضی خان فصل مسطور

مسئلہ اگر اقرار کیا مدعی نے کہ ایک مرد نے قابض کو یہ شئے دیا ہے و لیکن اوسکو پہچانتا نہین ہون تو خصومت درمیان دونون کے نہین ہے ۱۲ عالمگیری

اگر کہے شہود نے کہ یہ شئے دعوی بقبضہ فلان غائب تھے لاکن ہم نہین جانتے کہ اوسنے مدعی علیہ کو دیا ہے یا نہین و قابض کہا کہ اوسنے مجھے دیا ہے تو خصومت دفع ہو تی ہے ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۰۹ اگر اقرار کیا مدعی نے کہ شئے دعوی قبضہ فلان مین تھی وہین جانتا نہین کہ اوسنے مدعی علیہ کو دیا ہے یا نہین و قابض کہتا ہے کہ فلان نے میرے کو دیا ہے تو خصومت اونمین نہین ہے ۱۲ عالم گیری

مسئلہ ۱۱۰ اگر کہے شہود نے کہ قابض کے پاس فلان امانت رکہا ہے و مدعی علیہ کہتا ہے کہ میرے پاس یک مرد امانت رکہا ہے کہ اوسکو پہچانتا نہین ہون تو قابض جواب دہ مدعی ہو گا یعنی خصومت دفع نہوگی ۱۲ فتاوی قاضی خان

مسئلہ ۱۱۱ اگر کہا مدعی علیہ نے کہ نصف دار میرا ہے و نصف ودیعت فلان ہے و بینہ اسبات پر قائم کیا تو خصومت جمیع مکان مین دفع ہوی ۱۲ عالمگیری

مسئلہ ۱۱۲ اگر دعوی کیا قابض نے امانت کا و اوسکو اثبات امانت ممکن نہوی یہانتک کہ قاضی نے واسطے مدعی کے حکم کردیا تو قضا قاضی جاری ہوی و گر مدعی علیہ بعد حکم قاضی بینہ اوپر امانت رکہنے غیر کے لایا تو بینہ اوسکا مقبول نہو و غائب اپنے حجت پر ہے ۱۲ عالم گیری

قاعدہ ۲۶۵ اگر قابض کہا کہ مین فلان غائب سے خرید کیا ہون ویا اوسنے مجھے ہبہ کیا ہے ویا مدعی دعوی ملک مطلق نکیا بلکہ مدعی نے مدعی علیہ پر دعوی فعل کیا با ینطور کہ کہا مدعی نے کہ مدعی علیہ میرے سے غصب کیا ہے ویا میرے سے دزدی کیا ہے ویا دزدی گئی ہے و مدعی علیہ قابض نے دفع مین کہا کہ میرے پاس فلان غائب امانت رکھا ہے و بینہ لایا تو خصومت جمیع صورت مین دفع نہین ہوتی ہے ۱۲ ہدایہ و درمختار

مسئلہ ۱۷۱۳ اگر کہا مدعی نے کہ میرے سے غصب کیے گئے ویا فلان نغصب کیا ہے و قابض کہا کہ فلان امانت رکھا ہے تو خصومت دفع ہوتی ہی ۱۲ درمختار

مسئلہ ۱۷۱۴ اگر کہا مدعی نے کہ فلان غائب سے خرید کیا ہون تا قابض نے کہا دفع مین کہ وہے غائب نے بذات خود میرے پاس امانت رکھا ہے تو خصومت ساقط ہوی اگرچہ مدعی علیہ بینہ نلائی ۱۲ ہدایہ و درمختار

مسئلہ ۱۷۱۵ اگر مدعی علیہ بجواب کہا صورت بالا مین کہ وکیل وہی فلان غائب امانت رکھا ہے تو خصومت بلا بینہ دفع نہوگی ۱۲ درمختار

مسئلہ ۱۷۱۶ صورت سابقہ مین اگر مدعی کہا کہ خرید کیا مین تسے و فلان نے مجھے وکیل بقبض کیا ہے و بینہ لایا تو مدعی احمق ہے باامساک تسے ۱۲ ہدایہ و درمختار

فصل بیان مین جرح اوپر شہود مدعی کے

قاعدہ ۲۶۶ شہادت اوپر فسق کے جو خالی اثبات حق اللہ دیا حق عبد سے ہے تو قبول نکیا جاوے و نہ قاضی اوسپر حکم کرے ۱۲ درمختار و ہدایہ

مسئلہ ۱۷ گواہی دے شہود مدعی علیہ نے اوپر شہود مدعی کے کہ شہود مدعی فاسق ہین ویا زانی ہین ویا سود خوار ویا شرابخور ہین ویا اوپر اقرار اونکی کہ وہ گواہی زور دئیے ہین ویا اجرت لیکر گواہی دئیے ہین ویا اوپر اقرار اون کے کہ مدعی دعوی مین مبطل ہے ویا اونکی اقرار پر کہ ہمکو اس حادثہ مین شہادت نہین ہے تو ایسی گواہی قبول نکیا جاوے ۱۲ درمختار

قاعدہ ۲۶۷ اگر گواہی اوپر جرح مرکب کے دے تو قبول کیا جاوے کیونکہ حق اللہ ویا حق عبد ہے ۱۲ درمختار

مسئلہ ۱۸ گواہی دئیے اوپر اقرار مدعی کے بفاسق ہونے شہود اپنی ویا اوپر اقرار مدعی کے کہ شہود گواہی زور دئے ہین ویا باقرار مدعی کہ اونکو شہادت دینے پر بکرایہ لیا ہے ویا اوپر اقرار شہود کے کہ جس مجلس مین یہ معاملہ ہوا حاضر نہ تھی ویا غلامان ہین ویا محدود فی قذف ہین ویا ابن مدعی ویا پدر او سکا ہے ویا شہود نابینا ہین

ویا شرب قمر کئے ہین وزمانہ قدیم نہوا ہے ویا میرے سے وزدی کئے
ہین ویا شریک مدعی ہین مال مین ویا مدعی اونکو بکرا یہ لیا ہے ومیرے مال جو
اوسکی پاس تہا دیا ہے ویا مین شہود کو کچہہ دیا تہا کہ گواہی بزور ندیوین
وگواہی بزور دے وین طالب وسکا ہون جو دیا ہون تو قبول کی جا ی
ان صورتان مین ۱۲ در مختار

الحمد للہ علی الاتمام والصلوٰۃ علی رسولہ سید الانام والہ الکرام وصحبہ العظام
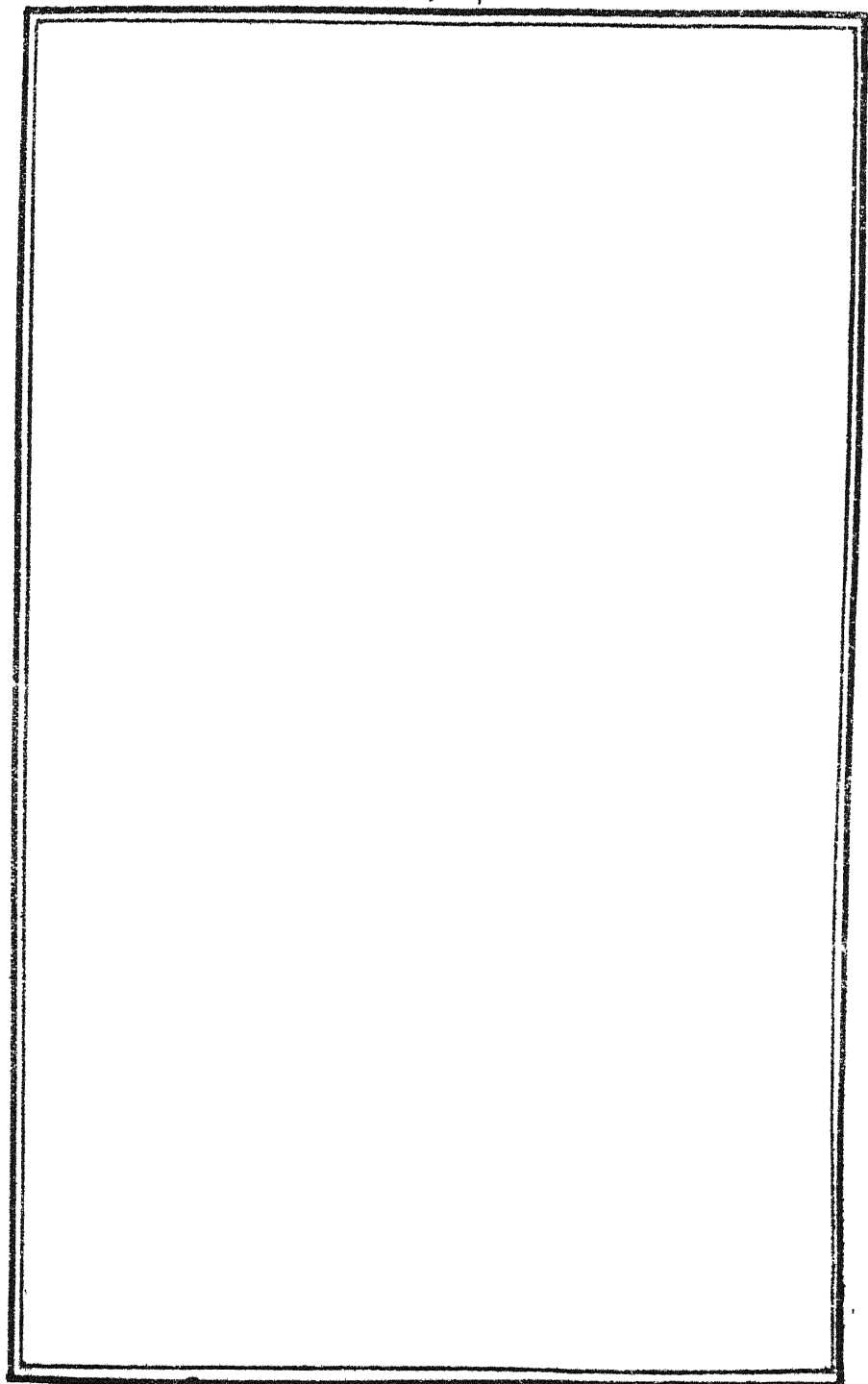
تقریظات علماء دین کرو وکلاء درجہ اولی مین

حمد و صلوۃ کے بعد تراب نعال آل النبوی سید محمد رضوی گزارش کرتا ہے اگرچہ ہر فقہ کی کتاب مین بعبارت عربیہ مسایل شہادت کا ایک باب ضرور مُدوّن ہوتا ہے تاہم خاص مسایل شہادت کے متعلق کوئی مستقل کتاب جامع و رایج متداول مین ایدی الناس نہین ہے جسکے عبور و عثور سے بے نیازی مسایل شہادت کے متعلق ہو جاوے جب زبان عربی مین ہی ایسی مستقل کتاب متداول و معروف و معمول بہا نہین ہے تو بیچاری زبان اردو کو جو عربی زبان کی زلہ ربا و دست نگر ہے ایسی کتاب کی عزت کب اور کہان حاصل ہو سکتی تہی چونکہ زبان عدالت و حکام و وکلا حیدرآباد کی اردو ہے اور ہر روز اس قسم کے مسایل کی چہوٹی سی چہوٹی عدالت سے لیکر اعلی سے اعلی درجہ کی عدالت تک از حد ضرورت واقع ہوا کرتی تہی جو اکثر بوجہ مستقل کتاب کے نہ ملنے اور خصوص زبان اردو مین اس قسم کا سرمایہ کثرت سے نہونے کے اردو دان اشخاص کو نہایت تکلیف ہوا کرتی تہی اسلئے بنظر تیسیر و ترفیہ مخلوق قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول فاضل اریب کامل ادیب جامع فضایل و فواضل باعتناے

عالم علامۂ شریعت رسالت پناہی فاضل اعلیٰ شکوہ حاکم معدلت پژدہ بدر تابندہ
فلک ہدایت و حضر سالی مہر درخشندہ سپہر معرفت وخداد انی عالی جناب مولوی
سید ابو تراب صاحب نائب اول عدالت دیوانی بلدہ نے کتاب
مستقل الموسوم بہ ناصر السلطنۃ مرتب فرمایا ہے جسکا ماخذ کتب معتبرہ
مثل ہدایہ۔ و در المختار۔ و رد المحتار۔ و اشباہ النظائر و الفروی و حامدیہ۔ و عالمگیری
و قدوری و جامع الفصولین۔ و نور الانوار۔ و قاضی خان۔ و شرح وقایہ ہین اور
حقیقت مین ایسی جامع کتاب ہے جو خاصتًا زبان اردو مین بہت کم آجتک لکھی
گئی ہے اس کتاب مین جناب مولف نے ایسے ایسے جزئیات و کلیات
مسایل شہادت کے جمع کیے ہین جس سے عدالتین کسی حالتین مستغنی
نہین رہ سکتین اور اکثر فتاوی بھی اس جامعیت سے مزین و محلے نہین
ہین۔ اب چونکہ ایسی کتاب تالیف ہوچکی ہے عمومًا تمام اشخاص کو اور
خصوصًا اردو خوان کو ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اور ایک ایسی کتاب کے
نہونے سے جو شکایت و تکلیف ہوا کرتی تھی آیندہ ہمیشہ کے لئے ایسی شکایت
کا خاتمہ جناب مولف نے فرمایا ہے۔ جزاء اللہ فی الدارین خیراً جزاء کاملاً خیراً کثیراً
یقین قوی ہے کہ طبع کے بعد فصل خصومات کے صیغہ مین ایک اعلیٰ اور
بیش بہا دستور العمل بنانیکے قابل یہہ کتاب لاجواب ہوگی فقط۔

نحمدہ و بہ نستعین و نصلی علی خیر الاولین و الاخرین

اس ملک مین گو قانون شہادت سرکار عظمت مدار پر بعض وقت عمل ہوتا ہے۔ مگر از بسکہ عام قانون اس سلطنت کا شرع اسلام ہے اسوجہ سے امور متعلقہ شہادت مین بہی شرع شریف پر عمل ہونا ضرور ہے لیکن عام فہم اردو زبان ملک مین کوئی ایسی کتاب اسوقت موجود نہی جس سے ہر وقت مدد لیجا سکے اور ایسی کتاب کی نہایت ضرورت تہی کہ مولانا العلامہ سیدنا الفہامہ العالم العامل والفاصل بین الحق والباطل جناب مولوی سید ابو تراب صاحب نائب اول عدالت دیوانی بلدہ نے یہہ کتاب تصنیف فرمائی۔ جو بنظر عام فہم اور جامعیت مسایل کے بہت مفید ہے۔ اور جناب مصنف کے مثل دوسرے تصنیفات کے جو پہلے طبع و شایع ہو چکی ہین اس سے بہی اہل ملک وطلاب اور وکلا وغیرہ کو بہت کچہہ فایدہ پہونچنے کی امید ہے اور عند الضرورت مسایل مطلوبہ کے نکالنے مین آسانی ہوگی۔

اقل الخلیقہ بل لاشی فی الحقیقۃ عبداللہ الغفار السید محمد غلام جبار وکیل عفی عنہ

میری دانست مین اس تصنیف سے جناب افضل الفضلاء مصنف صاحب نے تکلیف شاقہ گوارہ فرماکر فایدہ عام پہونچایا۔ اسکا شکر خصوصاً طبقہ اسلام اور عموماً

کافۂ انام پر واجب و لازم ہے۔ اسوقت تک کوئی جامع و مانع کتاب الہی خاص مسئلہ شہادت مین عام فہم اردو زبان مین ہرگز نہین ہوی۔ اسوجہہ سے حکام عالی مقام و وکلا و عوام کو سخت ضرورت تہہ کیوقت محض تائید غیبی سے حضرت مصنف نے نعمت غیر مترقبہ عطا فرمائی۔ جو ہر طرح مستغنی من الفیضات ہے جو عقود بڑی بڑی عربی کتابون سے نہایت تجسس و تلاش سے علما و فضلا حل نکر سکتے اوسکو ایسے خوبی سے ترتیب دیا ہے کہ ابجد خوان بھی بہت آسانی سے نکال سکتے ہین۔

غریب الوطن سید محمد مظہر حسن وکیل

کتاب ناصر السلطنۃ فی بیان الشہادت مولف جناب مولانا مقتدانا جناب مولوی سید ابو تراب صاحب نائب اول دیوانی بلدہ سلمہ اللہ تعالے اپنی خوبی مین بے مثال ہے جس سے مستفید ہر خاص و عام ہے گو کتب معتبرہ یعنے فتاوی عالمگیری و قاضی خان وغیرہ بہت سے کتب عربی موجود ہین۔ انمین سے مسایل کو تلاش کرکے نکالنا سخت دشوار ہے الحمدللہ اس کتاب سے یہہ دقت دفع ہو گئی بابت فی مسئلہ شہادت ہر امر کی بابت مل سکتا ہے۔ اور خوبی یہہ ہے کہ جناب مصنف صاحب نے مسایل کتب معتبرہ سے حوالہ اور تطبیق فرمادی ہے کتنے بڑے فایدہ کی بات ہوی ہے۔ کہ جب مسئلہ شہادت اس کتاب سے نکالا تو یہہ کہنا چاہیے کہ گویا خاص اصل فتاوی سے نکالا ہے۔

اور کام مین لائے ہین گویا اس کتاب کا یہہ حال ہے کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے۔ میری زبان کو طاقت نہین ہے کہ جو اسکی تعریف کرون اور یہہ قلم کو اسقدر قدرت نہین جو تحریر کرے لہذا اس کلمہ دعائیہ پر ختم کرتا ہون کہ اللہ جل شانہٗ مصنف صاحب کو جزاے خیر دیوے۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ حررہ محمد نیاز علی علوے قاضی زادہ وکیل۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسول خیر خلقہ وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد یہہ ہیچمدان خوشہ چین زلہ ارباب علم وہنر احقر العباد سراپا خاکسار مسمی میر عاشق علی وکیل بصد ادب بخدمت صاحبان دانش وسخن دست بستہ گزارش کرتا ہے کہ کتاب موسومہ **ناصر السلطنۃ** فے بیان شہادت کو احقر نے اکثر جائے دیکھا کمال درجہ با محاورہ سلیس اردو عام فہم زبان مین مرتب پائی ہے گویا بچہ کی بہی سمجھہ مین اسکتی ہے۔ ادستاد کی کوئی ضرورت نہین بلکہ خود ہی ادستاد ہے۔ عبارت مختصر مسایل پسندیدہ فتاوی عالمگیری درالمختار ہدایہ برجندی وغیرہ کی نہایت خوش اسلوبی سے برمحل ترتیب پائی ہین جو شخص کتاب مذکور سے مشرف ہو تو میری رائے مین کتب مذکورہ کی بالکل

ضرورت نہین ہے گویا فقیر امیر عہدہ دار امیدداران وکالت جوڈیشل وغیرہ
کے لئے بڑی کارآمد گویا اکسیر ہے - اس کتاب مستطاب کے مولف
افضل الفضلا اکمل الکملا اشرف العلما عالم باعمل ہادی دین متین رہرو
شرع مستقیم خداترس خداپرست منصف مزاج خلیق سلیم الطبع حلیم المزاج
مولانا مولوی جسکا نام نامی فیض گرامی جناب **سید ابوتراب** صاحب نائب
اول عدالت دیوانی بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد دامت فیضہ وزاد برکاتہ -
بہ نفس نفیس بکوشش بلیغ وسعی فراوان سے زیب رقم فرمایا - یہہ کتاب قابل اسکی
ہے کہ امتحان وکالت مین مشروط اور شایع کیجائے تاکہ ہر خاص و عام مستفید ہون
یہہ ہماری خوش قسمتی کا باعث ہے کہ ایسے صاحب عدالت مین رونق بخش ہین
پس اب مین اسی کلمہ دعائیہ پر اپنا کلام قطع کرتا ہون کہ خداوند تعالی اس تالیف
کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ہر خاص و عام اوس سے مستفیض ہوتے رہین
اور تا یوم التناد مولف موصوف بصحت و فلاح معہ ترقیات روز افزون قایم
و برقرار رہین امین ثم امین یا رب العالمین فقط آپکا احقر العباد میر عاشق علی وکیل

حیدرآباد
مطبع عزیز دکن
١٣١٠

طبع خاص مطبع عزیز دکن
ہے لہذا واسطے سند کے
فقط

تقریظ افضل العلماء مولوی سید افضل حسین صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت

باسمہ سبحانہ

الحمد للہ عالم الغیب والشہادۃ والصلوٰۃ علی من شہد لہ الحصی بالنبوۃ والسیادۃ

تمام تعریف اللہ کو جو جاننے والا پوشیدہ و ظاہر کا ہے۔ و رحمت کاملہ نازل ہو اوپر اوس کے جسکے لئے گواہی دے کنکر نے نبوت و سرداری کی

اما بعد فاشہد باللہ ان ہذا المجلۃ لا یکاد یوجد مثلہا فی الاسفار العربیۃ فضلاً عن الکتب الہندیۃ

بعد حمد و نعت پس گواہی دیتا ہوں بخدا کہ یہ کتاب بزرگ نہ پایا جاویگا مانند اوس کا کتب عربیہ میں چہ جائے کتب ہندیہ کی

لما مست الحاجۃ الی کتاب حافل فی مسائل الشہادۃ لم یزل العمال والقضاۃ والوکلاء

جب واقع ہوئی حاجت بطرف کتاب جامع کے مسائل شہادت میں ہمیشہ عاملان و قاضیان و وکیلان

واہل الخصومات یبغونہا و یمدون الاعناق دونہا حتی انتدب لہا واجاب المولوی السید ابو تراب

و خصمان جستجو اوس کی کرتے تھے۔ اور دراز کرتے ہیں گردنہا کو قریب اوسکی یہانتک کہ پکارا گیا اوسکے واسطے و قبول کیا مولوی سید ابو تراب نے

فشمر عن ساق الجد وابتدر لنیل المجد یقتفی آثارہا و یجتنی اثمارہا و ینتقی نخبہا و یسبک ذہبہا

پس دامن کھینچا بلندی کوشش سے و سرعت کی واسطے تحصیل بزرگی کے پیروی آثار اوسکے کرتے تھے چنتے تھے میوہ اوسکے و جمع کی منتخب اوسکی و سونا اوسکا گداز کرتے

فانتخبہا من کتب یدور علیہا رحی التحقیق و وضح معانیہا ببیان انیق فاجتمع عندہ

پس انتخاب کیا مسائل کو کتابان کا اوپر پھرتے تھے چکی تحقیق کی و ظاہر کیا معانی اونکو ساتھہ بیان استوار کی پس جمع ہوئی نزدیک اوسکے

کراریس اوردہا فی لسان جرت بہ الخطاب بلاد و لن حماہا اللہ من الفتن فللہ درہ

کئی اصول اوسکو وارد کیا زبان میں جو جاری ہے ساتھہ اوسکے کلام بستیاں کی میں بچاوے اسکو اللہ فتنہ سے واسطے اللہ کے ہو نیکی اوسکی

فقد اجاد و افاد و جہد و استقصی و مہد و استقصی و بالغ فی الاستقراء و غاص فی الدراما لفائز بالدرر

تحقیق نیک کیا و فائدہ دیا و کوشش کی و کامل کیا و بچھایا و انتہا کیا جمع جزئیات میں و غوطہ کیا دریا میں پس لایا موتی

وما ادرک ما الدرر ہی المسائل الغرر یحتاج الیہا عند القضاء والفتیا

تو کیا سمجھا ہے تو کہ وہ مسائل روشن ہیں کہ محتاج ہوتے ہیں اوسکے وقت حکم و فتوی کے

قد نالها وہی معلقۃ بالثریا ثم عرضہا علی فحدوت فی بیدائہا مطایا الافکار

تحقیق پایا اونکو حالانکہ آویزان تھی ثریا سے پس پیش کیا اونکو میری پر چلایا مین بیابانون مین اوسکے شتران نظر کے

فالفیتہا من لعبیۃ المفتاق و منیۃ المشتاق سوادہا فرع یزین المتن و بیاضہا

پس پایا مین اونکو وہ مطلوب محتاج ہین وآرزو مشتاق ہین سیاہی اونکی شاخ ہی زینت دیتی ہی متن کو و سفیدی اونکی کشادہ کرنیوالی

حد ینشرح بہ الصدر قد استوعب فی ابواب الشہادۃ ولم یال جہدا فی الافادہ

کہلتا ہی جس سے سینہ تمام گہیر لیا ابواب شہادت کو و قصور نکیا کوشش کو فائدہ دینے

والاجادۃ فجزی اللہ عنا قائلہ اجتہادہ و رائہ مرادہ خیر الجزاء مادام

و نیک کرنے مین پس جزا دیوے اللہ ہمارے طرف سے بقدر کوشش اوسکے و جستجو مراد اوسکی بہتر جزا

الافتاء والاستفتاء فقط

جب تک فتوی دینا و فتوی طلب کرنا ہے ✦

صحیح نامہ کتاب ناصر السلطنت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	عادر	عذر	۳۲	۱۲	یہہ کہ	پہ چہ کہ	〃	۱۲	تیسرا	تیسری
〃	۱۴	گوبا	گویا	۳۵	۴	ہوا	ہو	۵۶	۱	جائی	جانا
〃	۱۵	ردالمختار	درمختار	۳۷	۳	بالنہ	باطلہ	〃	۷	ثبوت	ثبوب
۶	۱۱	قدفکہ	قذف التوکیل	۳۸	۱۲	نعنی	یعنی	〃	۹	بشرط	بشرز
۷	۳	طلنہ	طت	〃	۱۴	نش	یش	〃	۱۵	فسح	فسخ
۸	۳	معن	معین	〃	۱۵	رویہ	رد یہ	۵۷	۹	قرشا	قابل قبول
۱۱	۴	زنا	زنان	۴۰	۳	گواہی	گوئی	〃	۱۱	رکتا	رکھا
〃	۱۶	خبار	خیار	〃	۶	رہر	وہرایک	〃	۱۱	بنجبار	بخیار
۱۲	۲	گوابھی	گواہی	۴۰	۹	کئے	لئے	〃	۱۷	توتو	تو
〃	۷	ئھا	تھا	۴۱	۱۴	اوسکے	اوسکے نہ	۵۸	۸	یہہ	نہ یہہ
〃	〃	〃	〃	۴۴	۱۱	نش	مشہ	۵۹	۳	اور	•
۱۴	۶	نسب	بدنسب	〃	۱۲	بینہ	دینہ	۶۳	۱۷	گوہی	گواہی
〃	۸	جلم	حکم	〃	۱۳	پچھنے	یعنی پچھنے	۶۴	۲	وارث	باپ
〃	۱۰	بتاوی	بناوی	〃	〃	کہے	کئے	〃	۳	ہنو	ہے
〃	۱۶	مردکو	دومردکو	۴۵	۶	قص	قصں	۶۵	۲	واقع	ودفع
۱۷	۸		ناجائز	۴۶	۱۳	یہ ہی	جو یہہ ہے	〃	۱۳	پروش	پرورش
۲۰	۱۲	اختبار	اختیار	۴۹	۱۵	پہپیان	پہیان	۶۶	۱۰	پروش	پرورش
۲۱	۱	بانغ	یا بیع	۵۰	۶	ذقع	دفع	۶۷	۴	بوقت	بوقف
〃	۶	تغیر	تعبیر	〃	۱۷	بمعنی	بمضی	〃	〃	بہ	یہہ
〃	۹	ما	یا	۵۱	۱	کا	کے	〃	۷	اگر	کہ اگر
۲۴	۸	بالبقب	یابلقب	۵۲	۱۲	•	قاعدہ اے قیام شہادت تا وقت قضا بشرط جواز قضا سے قاضی خان	۶۸	۱۰	آگر	اگر
〃	۱۲	مسئلہ ۳۲	مسئلہ ۳۹					۷۰	۶	قاان	خان
۲۵	۳	ربا	ویا					〃	۱۴	برابر	دہ برابر
۲۷	۳	ونقروی	انقروی					〃	〃	وقاصی	قاضی
۲۸	۲	کہ		۵۲	۱۲	کا ا	کا	۷۱	۴	فرض	قرض
۲۹	۱۱	وزاید	ویازاید	۵۴	۶	ہمارے	کہ ہمارے	〃	۶	سےبے	سے بے
۳۲	۶	یہہ		〃	۱۱	پانسو	پانسو ہیں	۷۲	۷	کے	کے تو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱۷	برج	حرج	رر	۱۱	ومدعی	تو قبول کیا جائے	رر	۵	نر	نر
۷۶	۲	مردود	وہرد				اتفاقاً ومدعی	۱۰۲	۶	ہواہی	ہووی
رر	۷	وہ	کردہ	رر	۱۴	تو قبول کیا جائے اتفاقاً		رر	۱۴	باب	باپ
۷۷	۱۳	کو	کود	۸۹	۱	قبضے	لشئے	۱۰۴	۲	وگر	اگر
۷۹	۹	ہوتے	ہوے	رر	۴	سنے	سے	۱۰۵	۱۰	مکمبل	مکمل
رر	۱۱	حکم ہے	حکم	رر	۷	بس	لس	۱۰۷		بالا رسطر اول	۱۰۴
رر	۱۶	وقاضی حکم	دقاضی	رر	۹	یہہ	بہ				قاعدہ الکیہ بچار اگر
۸۰	۳	اوسکو	اوسکے	رر	۶	باالا	بالا				مدعی دعوی اکثر کا
۸۱	۱	ورنہ	ونہ	۹۰	۳	یہہ	بہ				دوحال بیان کردہ
رر	۷	دیئے	دیئے کہ	رر	۴	اگر	وگر				شہود سے کرے تو
۸۲	۳	وراثت	وراثت	رر	رر	نہ بینہ	بینہ				حکم باقل کریں وگر
رر	۶	میرہی ہے	میرے	۹۱	۶	یاوس	باوس				دعوی اقل کیا تو گواہی
رر	۷	دیا	دیا	رر	۹	قص	قض				اکثر باطل ہے ۱۲
رر	۸	تائب	نائب	رر	۱۱	فائدہ	قاعدہ				خلاصہ درمختار
رر	۹	در	درد	رر	رر	عید	عبد	۱۰۷	۱۰	مخنلف	مختلف
رر	۱۵	جب	جیسا	رر	۱۳	فائدہ	قاعدہ	۱۸	۳	نہ کہی	نہ کئے
۸۳	۹	اخبا	اخیا	رر	رر	نالف	مخالف	رر	۴	خصاص	قصاص
رر	۱۴	نصی	لبنی	رر	رر	جتب	جت	رر	۷	مفرد	منفرد
۸۴	۱۴	دنہ کہے	نہ کہے	۹۲	۱۵	ومعنی	ومعنی ہیں	۱۰۹	۹	بصورت	وبصورت
۸۵	۲	بس	پس	۹۳	۲	معنیا	معنی	۱۱۱	۱۵	قص	قض
۸۶	۱۱	عورتا	عورتان	۹۵	۱۴	حاجت	وحاجت	۱۱۲	۲	د مادر	مادر
رر	۱۵	نہ میرے	میرے	۹۶	۷	دکہائی	دیکھا جائے	۱۱۴	۱۶	بہ	یہہ
۸۷	۴	رسبابب	اسباب	رر	۱۷	اداکیا	لیا	۱۱۵	۹	زوج	وزوج
۸۷	۷	نہ کہی	نہ کہین	۹۷	۱	ٹہیرا	ٹہیرایا	رر	۷	حال	مال
رر	۱۳	منرکور	مذکورہ	۹۹	۱۱	ہرات	برات	۱۱۶	۳	دیک	دیایک
۸۸	۱۰	ناسیہ	بابیہ	۱۰۰	۱	گوہی	گواہی	رر	۱۵	طلاق	طالق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۷	۳	کیا	نہ کیا	۱۴۱	۳	لکھا	لکھنا	〃	〃	جوہان	جوبامان
۱۱۸	۱	طلائی	طلاق	〃	۱۰	ولد	وار	۱۵۵	۱۵	فلان	کہ فلان
۱۱۹	۲	کے	کر	〃	۱۵	کے	کبیت کیا	〃	۱۷	استحناً	استحی
〃	〃	کہرن	گیہون	۱۴۲	۵	اپتا	اپنا	۱۵۶	۵	〃	〃
〃	۶	نیشا	نیا	〃	۶	قص	قض	〃	۱۱	فی	فہ
〃	۱۰	اعطا	عطا	〃	۱۵	〃	〃	〃	۱۶	خیفہ	حنیفہ و
〃	۱۲	منسئلہ ۳	مسئلہ ۲۶۳	۱۴۳	۳	〃	〃	۱۵۷	۲	ثواپ	ثوب
۱۱۹	۱۶	زاید	زید	〃	۵	〃	〃	〃	۵	وہی	وہبنر
۱۲۴	۱	غیریم	غریم	〃	۱۱	کیا	کیا تو	〃	۱۱	مین	ہبنی
〃	۷	ودر	۱۲ در	۱۴۴	۱۵	مسئلہ	مسئلہ ۲۷۲	۱۵۸	۷	والسلام	السلام
〃	۱۰	اوپر	۔	۱۴۶	۱۱	کیا	کہا	〃	۹	سبے	
۱۲۵	۸	کروکیل	وکیل	۱۴۷	۶	دے	وہی	〃	۱۱	رحمت	رحمہ
۱۲۸	۱۰	غضب	غصب	〃	۱۰	مسد	مندہ	〃	〃	نصرانی	نصرانی مین
۱۳۰	۱۱	شاہد	شاید	〃	۱۱	ہووے	ہوے	۱۵۹	۵	مین	مین
۱۳۲	۱۱	دے	دی	〃	۱۵	نوشتہ	انوشت	〃	۱۲	بہ شہادت	بہ شبہات
۱۳۲	۱۷	دایہ	داجہ	۱۴۹	۴	دے	دے	〃	۱۶	اوپرو	اوپر
۱۳۳	۹	ع	غ	〃	۱۰	کیا	کہا مجکو	۱۶۰	۱	دو	ودو
۱۳۴	۹-	دیا	ویا	۱۵۰	۴	دوسرے	ودوسرے	۱۶۱	۱	غ	ع
۱۳۵	۲	کربستی	بستی	〃	۱۲	ہے	ہے تو	〃	۶	کہتے	رہ کہتے
〃	۱۲	قاعدہ	مسئلہ	۱۵۱	۸	کر	کر	۱۶۲	۱۳	می	
〃	۱۷	اگر	مسئلہ ۳۴۳ اگر	۱۵۲	۱	کابان	کاتبان	۱۶۴	۱۱	ربت	رہبت
۱۳۸	۱۵	اگر دعوی کیا	اگر کہا	〃	۹	بیے	بیہ	۱۶۵	۱	بہ	یہ
〃	۱۶	تمکو دیسینا	والپس دیر	۱۵۳	۴	سوالا	سوالی	〃	۵	بنقل	بنقل
۱۴۰	۱۰	مسئلہ		〃	۱۷	شہادت	توشہادت	〃	۶	وا	و
〃	۱۶	قص	قض	۱۵۴	۸	فعل	فصل	〃	۱۰	وکسر	وکر
۱۴۱	۱	توہن	وسن	〃	۹	سے	یعنی	۱۶۶	۱۳	کہبو	کہبہو

گزارش منجانب مہتمم مطبع عزیز دکن حیدرآباد

ہمارا مطبع اس بلدۂ حیدرآباد واقع دیوڑھی نواب مختار الملک مرحوم
مین ایک زمانہ سے قائم ہے اور آجتک اس مطبع مین اقسام کے کتب
عربی و فارسی و اردو و مرہٹی و تلنگی و کنڑی وغیرہ
طبع ہوئین اور ہو رہی ہین - پس جن حضرات کو جس فن اور جس زبان مین کتاب یا
اشتہارات و رقعات وغیرہ طبع کروانا منظور ہو تو ہم بخوشخطی اور حسب
وعدہ نہایت ہی عجلت کے ساتھ دوسرے مطبعون کے بہ نسبت ارزان چھاپ سکتے ہین